ٹائیٹل طبع اوّل

هٰذه رسالةٌ مبارکةٌ المُسمّاةُ

کرامات الصّادقینؑ

ولمن یات برسالة مثلها فله اِنعام
الفٍ من الورق غیر مقلّدٍ
کانَ اَومن المقلّدین
و انّها

قَدْ طُبعتْ بفضلِ اللهِ ورحمته فی فنجاب فریس سیالکوٹ
باهتمام
المنشی غلام قادر الفصیح مالک المطبع فالحمد لله ربّ العالمین۔

التنبیه

ایها المکفرون الذین اصرّوا علی تکذیبی وهموا بتمزیق جلابیبی اعلموا هداکم الله ان هذه الرسالة معیار لتنقید امری وامرکم فان کنتم لا تتناهون عن سبکم ولا تخافون قهر ربکم وتظنون انکم اعلام الشریعة واشیاخ الطریقة وعلماء الملة وفضلاء الامة فأتوا برسالة من مثله ان کنتم صادقین وان لم تفعلوا وو الله لن تفعلوا فاتقوا الله الذی ترجعون الیه واتقوا نارًا اتاکل احشاء المجرمین۔ وو الله انی ما الفت هذه الرسالة الا لکسر نخوتکم واطفاء شعلة رعونتکم وکنت اطیق علی رویة ذلتی ومساغ غصتی ولکنی اردتُ ان اظهر کیفیة علمکم علی المنصفین۔ فنثلتُ کنانتی وقضیتُ من درر البیان لبانتی فان ناوحتم واتیتم بکلام من مثله فلکم الالف بل ازید علیه عشرین درهما للغالبین۔ وو الله انی ما اری فیکم الا اجبال القرایح واکداء المائح والمائح وما اری عندکم من ماء معین۔ واعجبنی انکم مع کونکم خاوی الوفاض من المعارف الدینیّة تستکبرون ولا تستحیون ولا تنتهجون محجة المتقین۔ فو الذی بعثنی لالزامکم وافحامکم لقد سئلت الله ان یحکم بینی وبینکم ویوهن کید الکاذبین۔ وما عرضت علیکم درهمًا ودینارًا الا اختبارًا فان ناضلتمونی تفسیرا ونظما فهو لکم حتمًا واعلموا ان الله یخزیکم ویری الخلق جهلکم ویریکم ما کنتم تکذبون وتستعلون مستکبرین۔ وقد نظمتُ هذه القصائد بارتجالٍ من غیر انتحال فی بلدة عنبرسر وکان ثم مشاهدی حزب من المسلمین۔ ولکنی امهلکم الی شهرین من وقت اشاعة هذه الرسالة وارقب ما تجیبون اتولون الدبر او تکونون من المناضلین ان شیخ البطالة دعانی غضبا فنهضتُ الیه عجلان وقلت ثم ثم انی اتیت الان ودانیته بالمصباح المتّقد ولکنی اعلم انه من قوم عمین۔ وهذه رسالة قد اودعت دقائق القرآن وضمخت بطیب العرفان وسیق الیه شرب من تسنیم الجنان وسفرت عن مرأی وسیم وأرج نسیم وتراءت بوجهٍ حسین۔ لمعاتها ازرأت بالجمان وصلیت القلوب بالنیران وهیجت البلابل فی صدور المعاندین وکتبتها لئلا یبقی للجدال مطرح ولا للمراء مسرح ولیتبین الحق ولیستبین سبیل المجرمین۔ وآخر دعوانا انِ الحمدُ للهِ ربّ العالمین ۞

ہزار روپیہ انعام کے وعدہ پر
رسالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمدُ للّٰہِ الذی لا تُدرکہُ الابصار وھو یُدرِکُ الابصار۔ وتتباعد الافکار عن فھم کنھہ تباعد اللیل من النھار۔ الذی دعی الناس بالقرآن و رسولہ المصطفٰی الی مأدبۃ الجفلٰی۔ من اھل الحضارۃ و الفلاۃ۔ و الصّلٰوۃ و السّلامُ علٰی حبیبہ محمد خاتم النّبیّین وفخر المرسلین۔ الذی جاء بالحجج و البراھین۔ و اسعف الناس بحاجاتھم و یمّم اصلاح العالمین۔ فکم من مُخلّق اسلے الھویٰ دخل فی الرُّوحانیّین۔ وکم من ذی لسان سلیط۔ و غیظ مستشیط صار من المھذ بین المطھرین۔ اللّٰھم فصلّ علی ھذا الرسُول النّبی الاُمّی الّذی فاق الرسل کلّھم فی کمالاتہ۔ وحاز کلّ فضیلۃ فی سیرہ وصفاتہ۔ والف بین قلوب اممٍ کانوا یدا جون ولا یخلصون۔ و اصلح قومًا کانوا یشرکون ولا یوحّدون۔ و طھر اناسًا کانوا یفجرون ولا یتّقون۔ وینیخون مطایا نفوسھم ولا یسیرون فی سبل اللّٰہ ولا یتیقّظون۔ وکان رصلی اللّٰہ علیہ وسلم ، اُمّیا لم یقرء شیئًا من علوم الدّنیا والدین وبلغ اشدہ

فی قوم امیین وعمین۔ ولم یر (صلی اللہ علیہ وسلم) وجہ العالمین العارفین۔ بل لم یرم عن وجارہ۔ ولاظعن عن الفہ وجارہ۔ومع ذلک سبق العالِمین والعالَمین فی عقلہ وعلومہ وبرکاتہ وفیوضہ وانوارہ۔ حتی غمرت مواھب ھدایتہ المشارق والمغارب۔ والاجانب والاقارب۔ واطال کل ذی ذیلٍ ذیلہ الی برکاتہ۔ وامتدت ایدی الناس الی افاداتہ وخیراتہ۔ فاری الناس سُبل السلام۔ ونجاھم من المسالک الشاغرۃ وطرق الظلام۔ وطھرھم من شعب النّفاق والشقاق والنزاع والمشاجرۃ وسِیَر اللیام۔ وبصر العیون۔ واحسن الظنون۔ ونَجّی المسجون۔ حتی القی فی روع الناس الاستسلام۔ وثَبَّط جذبات کفرھم وثبت الاقدام۔ ونشطھم الی الثبات والاستقامۃ واقامَ فابصروا اوروْا سبلھم ومنازلھم وتخیروا المناخ۔ ووَرَدُوا الورد النقاخ۔ وزُکوا ومحُصوا وطھروا حتی سموا خیار الناس۔ وخلصوا من کل نوع النعاس۔ وکملوا فی العلم الباطنی والخبر الروحانی الی ان اترعوا بالمعروف الاکیاس۔ وحصحص فیھم نوریُنیر الناس۔ وبدّلت شیمھم وقرائحھم۔ ونورت نفوسھم ونشرت مدائحھم۔ واعتلقوا بالنبی الکریم اعتلاق الاثمار بالاعواد ولوّوا اعنتھم من طرق الفساد الی مناھج السداد۔حتی وصلوا منازل القربُ المحبۃ والوداد۔ وبلغوا وانتھوا الی کمالات قدرھا اللہ للعباد۔

فالحمد للہ الذی ھدی عبادہ بھذا الرسول النبی الامّی المبارک واحیٰ بہ العالمین۔

اما بعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر یک غلبہ تاریکی کے وقت خدا تعالیٰ اِس اُمت مرحومہ کی تائید کے لئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو خاص کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرما دیتا ہے یہ عاجز بھی اِس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مُجدّد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا میں پھیل رہے تھے اُن کے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسایل اِس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جب تک خاص عنایت الٰہی اُن کو عطا نہ کرے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور ناقص الفہم علما کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پا کر منبع اسرار کو کافر ٹھہراتے رہے ہیں۔ اسی راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے بھی قدم مارا اور ہرچند نصوص قرآنیہ و حدیثیہ سے سمجھایا گیا۔ مگر ایک ذرہ بھی صدق کی روشنی اُن کے دلوں پر نہ پڑی بلکہ برعکس اس کے تکفیر اور تکذیب کے بارہ میں وہ جوش دکھلایا کہ نہ صرف کافر کہنے پر کفایت کی بلکہ اکفر نام رکھا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلود جہنم پر فتوے لکھے۔ اِس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمیں کھا کر بلکہ مسجد میں جو خانۂ خدا ہے بیٹھ کر اُن پر ظاہر کیا کہ مَیں مسلمان ہوں اور اللہ جلشانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہوں مگر ان بزرگوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے۔ خاصکر اُن میں سے جو میاں محمد حسین بٹالوی ہیں انہوں نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کہا کہ اگر مَیں بچشم خود نشان بھی دیکھوں تو مَیں ہرگز مسلمان نہ سمجھونگا اور ہمیشہ کافر کہتا رہونگا۔ چنانچہ بعض نشان بھی ظاہر ہوئے مگر حضرت بطالوی صاحب نے انکا نام استدراج یا نجوم رکھا اور ہر ایک طور سے لوگوں کو دھوکے دیئے۔ چنانچہ منجملہ اُن دھوکوں کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور مع ذالک دجال اور مفتری جو خدا تعالیٰ سے بھی کچھ مدد نہیں پا سکتا اور اپنی عربی دانی کو بہت کرّ و فر سے بیان کیا۔ تا اِس وجہ سے اس کی عظمت دِلوں میں جم جائے اور اِس عاجز کو ایک جاہل اور اُمّی اور علوم عربیہ سے

بیگانہ اور ملعون اور مفتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک ظنی کی بند ہو جائیں۔
لیکن عجیب قدرت خداوند تعالیٰ ہے کہ اِس امر میں بھی اُس نے نہ چاہا کہ بٹالوی صاحب اور
اُن کے ہم مشرب علماء کی کچھ عزت اور راستی ظاہر ہو۔ سو اگرچہ مَیں درحقیقت اُمیوں کیطرح ہوں
لیکن محض اُس نے اپنے فضل سے علم ادب و دقائق و حقائق قرآن کریم میں میری **وہ مدد** کی
کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ مَیں اُس خداوند کا شکر ادا کر سکوں اور مجھ کو بشارت
دی کہ اگر میاں بٹالوی یا کوئی دُوسرا اُسکا ہم مشرب مقابلہ پر آئے تو شکست فاش اُٹھا کر
سخت ذلیل ہوگا۔ اِسی بنا پر مَیں نے **اشتہار** دیا کہ میاں بٹالوی پر واجب ہے کہ
میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی **تفسیر** عربی فصیح بلیغ میں لکھے جو دس جزو سے
کم نہ ہو اور نیز ایک **قصیدہ** نعت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو سو شعر ہو
اور ایسا ہی میرے پر واجب ہوگا کہ مَیں بھی اُسی سُورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلیغ میں لکھوں۔
اور نیز سَو شعر کا قصیدہ بھی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کروں۔ اور پھر اگر
عندالمقابلہ والموازنہ میاں بٹالوی صاحب کی تفسیر اور اُن کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدہ
سے افصح اور ابلغ اور اتم اور اکمل ثابت ہوا تو مَیں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا۔ اور
سمجھ لوں گا کہ خدا تعالیٰ نے بٹالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دونگا۔ اور اگر مَیں
غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار کرنا پڑیگا کہ وُہ اپنے ان بیانات میں سراسر کاذب اور
دروغگو تھے کہ یہ شخص مفتری اور دجّال اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا
جاہل کہ ایک صیغہ بھی درست طور پر نہیں آتا اور ساتھ اِس کے مَیں نے یہ بھی لکھا تھا کہ
اگر کوئی شخص ہم میں سے اِس مقابلہ سے مُنہ پھیرے یا بیجا حُجتوں اور حیلوں سے اِس
طریق آزمائش کو ٹال دیوے تو اُس پر خدا تعالیٰ کی **دس لعنتیں** ہوں۔ مگر افسوس کہ
بٹالوی صاحب نے ان لعنتوں کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ اور کئی عہد اور وعدے توڑ کر
آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اوّل ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمائش کی نظر سے

دیکھیں گے کہ وہ سہو اور نسیان سے مُبرّا ہیں یا نہیں اور کوئی غلطی صَرف اور نحو کی رُو سے اُن میں پائی جاتی ہے یا نہیں اگر نہیں پائی جائیگی تو پھر بالمقابل تفسیر لکھنے اور ننوا شعر کا قصیدہ بنانے میں کچھ عذر نہ ہوگا۔ مگر دانشمندوں نے سمجھ لیا کہ بٹالوی صاحب نے اپنی جان بچانے کیلئے یہ حیلہ نکالا ہے کیونکہ اُن کو خوب معلوم ہے کہ عربی یا فارسی کی کوئی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہیں ہو سکتی اور حیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوئی لفظ گو سہو کاتب ہی ہی حجت پیش کرنے کیلئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بہت ہاتھ پَیر مار کر اور مثل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کرکے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کاتب یا فرض کرو اتفاقاً کسی غلطی کے نکلنے سے یہ حجت ہاتھ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے اب بحث کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعویٰ ہے۔ جو شخص عربی یا فارسی میں مبسوط کتابیں تالیف کریگا ممکن ہو کہ حسب مقولہ مشہورہ قلما سلم مکثار کے کوئی صَرفی یا نحوی غلطی اُس سے ہو جائے اور بباعث خطا نظر کے اُس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے۔ اور یہ بھی ممکن ہو کہ سہو کاتب سے کوئی غلطی چھپ جائے اور بباعث ذہول بشریت مؤلف کی اسپر نظر نہ پڑے پھر اس یکطرفہ نکتہ چینی میں دونوں فریق کی علمی طاقتوں کا موازنہ کیونکر ہو۔ غرض بٹالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے بقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ علم تفسیر اور علم ادب میں قسّام حقیقی نے ان کو کچھ بھی حصّہ نہیں دیا اور بجز لعن طعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھ بھی اُن کے دل اور دماغ اور زبان کو لوازم انسانیت نہیں ملی۔ اِسی وجہ سے اوّل مجھے اُن کے اِس قسم کے تعصبات کو دیکھ کر دل میں یہ خیال آیا تھا کہ اب ہمیشہ کے لئے ان سے اعراض کیا جائے۔ لیکن عوام کا یہ غلط خیال دُور کرنے کے لئے کہ گویا میاں محمد حسین بٹالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اِس بزرگ کے ہم مشرب ہیں علم ادب اور حقائق تفسیر کلام

الٰہی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں قرین مصلحت سمجھا گیا کہ اب آخری دفعہ **اتمام حجّت** کے
طور پر بطالوی صاحب اور اُن کے ہم مشرب دُوسرے علماء کی عربی دانی اور حقایق شناسی کی
حقیقت ظاہر کرنے کیلئے یہ رسالہ شائع کیا جائے اور واضح رہے کہ اس رسالہ میں **چار قصائد**
اور ایک تفسیر **سُورۃ فاتحہ** کی ہے اور اگرچہ یہ قصائد صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے
گئے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ **چند ساعت** میں۔ لیکن بطالوی صاحب اور اُن کے ہم مشرب
مخالفوں کے لئے محض اتمام حُجّت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرار شرعی
قانونی شائع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس رسالہ کی اشاعت سے **ایک ماہ کے عرصہ** تک اسکے
مقابل پر اپنا فصیح بلیغ رسالہ شائع کر دیں جس میں اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہوں جو
ہمارے اِس رسالہ میں ہیں اور ایسے ہی حقایق اور معارف اور بلاغت کے التزام سے
سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اِس رسالہ میں لکھی گئی ہے تو اُن کو **ہزار روپیہ**
انعام دیا جائے گا۔ ورنہ آئندہ اُن کو یہ دم مارنے کی گنجایش نہیں ہو گی کہ
وُہ ادیب اور عربی دان ہیں یا قرآن کریم کی حقایق شناسی میں کچھ بھی اُن کو مس
ہے۔ اور مَیں نے سُنا ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھ کر اِس
عاجز کو ایک طرف تو کاذب اور دجّال اور کافر ٹھہراتے ہیں اور ایک طرف یہ بھی کہتے ہیں
کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور علم عربی سے بکلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے بتمامتر صفائی ظاہر
اور ثابت ہو جائے گا کہ اِس بیان میں یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق۔ اور چونکہ اِن لوگوں کے
دِلوں میں دیانت اور خداترسی نہیں اِس لئے اَب مَیں نہیں چاہتا کہ بار بار اُن کی طرف
توجہ کروں۔ اور اگرچہ مَیں ایک صریح کشف کے رُو سے ایسے متعصب اور کجدل لوگوں
کے ساتھ مباحثات کرنے سے روکا گیا ہوں جس کا ذکر میری کتاب **آئینہ کمالات اسلام**
میں چھپ چکا ہے۔ لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہے اور بلحاظ تورّع و تقوےٰ
آئندہ یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ اگر اب میاں محمد حسین بطالوی یا کسی دُوسرے مولوی نے

بغیر کسی حیلہ وحجت کے میرے اِن قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایک ماہ تک اپنے قصائد اور تفسیر شائع نہ کی تو پھر ہمیشہ کے لئے اس قوم سے اعراض کرونگا۔ اور اگر اس رسالہ کے مقابل پر میاں بٹالوی یا کسی اور اُنکے ہم مشرب نے سیدھی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورہ فاتحہ تالیف کر کے بصورت رسالہ شائع کر دی تو مَیں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ثالثوں کی شہادت سے یہ ثابت ہو جاوے کہ اِن کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقائق اور حقائق کے متعلق ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے ہر پہلو سے بڑھ کر ہے تو مَیں ہزار روپیہ نقد اُن میں سے ایسے شخص کو دُونگا جو روزِ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شائع کرے اور نیز یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ بعد بالمقابل قصائد اور تفسیر شائع کرنے کے اگر اِن کے قصائد اور اِن کی تفسیر نحوی و صرفی اور علم بلاغت کی غلطیوں سے مبرّا نکلے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھ کر نکلے تو پھر باوصف اپنے اِس کمال کے اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالینگے تو فی غلطی پانچروپیہ انعام بھی دُونگا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کر سکتا ہے مگر نکتہ نمائی مشکل۔ تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دُوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منظور نہیں ہوگی بلکہ وُہی تفسیر لائق منظوری ہوگی جس میں حقائق و معارف جدیدہ ہوں بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔ اللہ جلّشانہ، قرآن کریم کی تعریف میں صاف فرماتا ہے کہ اس میں ہریک چیز کی تفصیل ہے پھر معارف اور حقائق کا کوئی حصّہ کیونکر اُس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوا اِس کے خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دے رہا ہے کہ جو کچھ اُس سے صادر ہُوا ہے خواہ ایک مکھی ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک ایماندار یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ ایک مکھّی یا مچھّر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفر اُسکے خواص عجیبہ کے دریافت

صہ۸ کرنے کے بارہ میں سوچتے چلے جائیں تب بھی اُن کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ جس قدر اُن میں خواص تھے اُنہوں نے معلوم کرلئے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک محدود ہیں جو ایک جاہل مُلّا اُنپر سرسری نظر ڈالکر دعویٰ کرسکتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں تھا مَیں نے معلوم کرلیا۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اُسکی مخلوقات میں سے ایک پتّہ بھی ایسا نہیں جسکو چند معلومہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اسکی ہریک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسی وجہ سے ہریک مخلوق میں صفت بینظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دُنیا اسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اُنکے لئے میسّر نہ ہو جیساکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ فرمادیا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہیں ہوسکتا۔ کیوں قادر نہیں ہوسکتا اِسکی یہی تو وجہ ہے کہ مکھی میں بھی اِس قدر عجائبات صنعت صانع ہیں کہ انسانی طاقتوں بلکہ تمام مخلوق کی قوتوں سے بڑھ کر ہیں پھر خدا تعالیٰ کا کلام کیوں ایسا گرا ہوًا اور ادنیٰ درجہ کا سمجھا جاوے کہ جو اپنے خواص اور حقائق کے رُو سے مکھی کے درجہ پر نہیں۔ کیا یہ وُہی کلام نہیں جسکے حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجنّ علےٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القراٰن لا یاتون بمثلہ و لو کان بعضھم لبعض ظھیرا[۱]۔ یعنے اگر جن و انس اِس بات پر اتفاق کرلیں کہ اِس قرآن کی نظیر بناویں تو ہرگز بنا نہیں سکیں گے اگرچہ وُہ ایک دُوسرے کی مدد بھی کریں۔ بعض نادان مُلّا اخزاہم اللہ کہا کرتے ہیں کہ یہ بے نظیری صرف بلاغت کے متعلق ہے۔ لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دِلوں کے اندھے ہیں۔ اِس میں کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رُو سے بھی بے نظیر ہے۔ لیکن قرآن کریم کا یہ منشاء نہیں ہے کہ اُس کی بے نظیری صرف اسی وجہ سے ہے بلکہ اُس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وُہ متصف کیا گیا ہے۔ اُن تمام

[۱] بنی اسرائیل : ۸۹

صفات کے رُو سے وہ بینظیر ہے مگر یہ حاجت نہیں کہ وُہ تمام صفات جمع ہو کر بینظیری پیدا ہو بلکہ ہر یک صفت جُداگانہ بینظیری کی حدتک پہنچی ہُوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جنکی رُو سے قرآن کریم بینظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ذیل میں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

الر۔ تلك اٰيات الكتاب الحكيم[1] يهدى الى الحق والى طريق مستقيم[2] ان هو الا ذكر للعالمين۔ لمن شاء منكم ان يستقيم[3] ما فرطنا فى الكتاب من شئ[4] هذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون[5] فلا اقسم بمواقع النجوم وانه لقسم لو تعلمون عظيم۔ انه لقراٰن كريم فى كتاب مكنون لا يمسّه الا المطهرون[6] اصلها ثابت وفرعها فى السماء تؤتى اكلها كل حين[7] ان هذا القراٰن يهدى للتى هى اقوم[8] انه لقول فصل[9] لا ريب فيه[10] حكمة بالغة[11] ومهيمنًا[12] هُدًى للناس وبيّنات من الهُدٰى والفُرقان[13] وانه لتذكرةٌ للمتّقين[14] وانّه لحقّ اليقين[15] وما هو على الغيب بضنين[16] قد جاءكم من الله نورٌ وكتابٌ مبين۔ يهدى به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ويخرجهم من الظلمات الى النور باذنه ويهديهم الٰى صراطٍ مُّستقيم[17] هو الذى ارسل رسوله بالهُدٰى ودين الحق ليظهره على الدّين كُلّه[18] يايها الناس قد جاءكم بُرهان من ربّكم وانزلنا اليكم نورًا مُّبينًا[19] اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام دينًا[20] اللهُ نزّل احسن الحديث كتابًا متشابهًا مثانى تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الٰى ذكر الله ذلك هدى الله يهدى به من يشاء[21] قل الله يهدى للحق[22] انزل الكتاب بالحق والميزان[23]۔

[1] یونس: ۲ [2] احقاف: ۳۱ [3] تکویر: ۲۸-۲۹ [4] انعام ۳۹ [5] جاثیہ ۲۱ [6] الواقعہ: ۷۶-۸۰ [7] ابراھیم ۲۵ [8] بنی اسرائیل: ۱۰ [9] الطارق ۱۴ [10] بقرہ: ۳ [11] قمر: ۶ [12] مائدہ: ۴۹ [13] البقرہ ۱۸۶ [14] حاقہ ۴۹ [15] حاقہ ۵۲ [16] تکویر ۲۵ [17] مائدہ ۱۶-۱۷ [18] الصف: ۱۰ [19] نساء: ۱۷۵ [20] مائدہ ۴ [21] زمر ۲۴ ...

انزل من السماء ماءً فسالت اودیة بقدرها[۱] وما انزلنا علیك الکتاب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیه[۲] هو الذی ینزل علیٰ عبده اٰیاتٍ بیّناتٍ لیخرجکم من الظلمات الی النور[۳] یا ایها الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور[۴] کتاب انزلناه الیك مبارك لیدبروا اٰیاته ولیتذکر اولوا الالباب[۵] وتنذر به قومًا لدًا[۶] وکل شیءٍ فصلناه تفصیلا[۷] وبالحق انزلناه وبالحق نزل[۸] وانه لکتاب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه[۹] جعلناه نورًا نهدی به من نشاء من عبادنا[۱۰] تبیانًا لکل شیءٍ[۱۱] روحًا من امرنا[۱۰] بلسان عربی مبین[۱۲] فیها کتب قیمة[۱۳] قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل هذا القراٰن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا[۱۴]

خلاصہ ترجمہ ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ راہ راست کی تمام منازل طے کرا دیتا ہے اور ذکر للعالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اُسکے کمالات مطلوبہ یاد دلاتا ہے اور ہر یک رتبہ کا آدمی اُس سے فائدہ اُٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک فلسفی۔ یہ اُس شخص کیلئے اُترا ہے جو انسانی استقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام اُن سب شاخوں کا پرورش کرنیوالا اور حد اعتدال پر لانیوالا ہے۔ اور انسانی قویٰ کے ہر یک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ کوئی صداقت اِس سے باہر نہیں۔ اسکی تعلیمیں بصیرت بخشتی ہیں اور ایمان لانیوالوں کو وہ راہ دکھاتی ہیں جس سے ایمان قوی ہوتا ہے اور رحمانیت اور رحیمیت الٰہی اُن کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ ایمان سے عرفان کے درجہ تک پہنچتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں مواقع النجوم کی قسم کھاتا ہوں اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اور قسم اِس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اسکی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہیں

۱ الرعد:۱۸ ۲ النحل ۶۵ ۳ الحدید:۱۰ ۴ یونس:۵۸ ۵ صٓ:۳۰ ۶ مریم:۹۸ ۷ بنی اسرائیل:۱۳ ۸ بنی اسرائیل:۱۰۶ ۹ حٰمٓ السجدہ ۴۲:۴۳ ۱۰ الشوریٰ:۵۳ ۱۱ نحل:۹۰

بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں اور اسکے دقائق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں (اِس جگہ اللہ جلشانہ نے مواقع النجوم کی قسم کھاکر اِس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علو شان کی وجہ سے کم نظروں کے آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جائے وہ اُنکو دیکھتے ہیں اور اِس آیت میں اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے دقائق عالیہ کیطرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جنکو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں سے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے نافرمانی کی حالت میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وُہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وُہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔ مگر حقایق معارف چونکہ مدار ایمان نہیں صرف زیادت عرفان کے موجب ہیں اِس لئے صرف خواص کو اُس کوچہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب اور رُوحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔) پھر بعد اس کے فرمایا کہ کلمات قرآن کے اس درخت کی مانند ہیں جس کی جڑھ ثابت ہو اور شاخیں اُس کی آسمان میں ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنا پھل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اُس کو قبول کرتی ہے اور آسمان میں شاخوں کے ہونے سے یہ مراد ہے کہ بڑے بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہیں اور ہمیشہ پھل دینے سے یہ مراد ہے کہ دائمی طور پر رُوحانی تاثیرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن اُس سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے جس میں ذرا کجی نہیں اور انسانی سرشت سے بالکل مطابقت رکھتی ہے اور درحقیقت قرآن کی خوبیوں میں سے یہ ایک بڑی خوبی ہو کہ وہ ایک کامل دائرہ کیطرح بنی آدم کی تمام قویٰ

پرمحیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ میں سیدھی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی
فطرت سے نہایت نزدیک ہے یعنی جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اُن تمام
کمالات کی راہ اُس کو دکھلا دینا اور وہ راہیں اُسکے لئے میسر اور آسان کر دینا جن کے حصول
کیلئے اُسکی فطرت میں استعداد رکھی گئی ہے اور لفظ اقوم سے آیت یھدی للّتی ھی اقوم[1]
میں یہی راستی مراد ہے۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن کریم تمام جھگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ اور
یہ قول بھی اِس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اس میں تمام اقسام حکمت الٰہی کے موجود ہیں۔
کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے خالی ہو وہ عام طور پر الٰہیات کے مخطیوں
اور مصیبوں کیلئے قاضی اور حَکم نہیں ٹھہر سکتی بلکہ اُسی وقت حَکم ٹھہریگی کہ جب جامع جمیع
علوم حکمیہ ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہے اور اسکی تعلیمات میں شک اور شبہ کو
راہ نہیں یعنی علوم یقینیہ سے پُر ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن وُہ حکمت ہے جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی
ہے اور تمام الٰہی کتابوں پر حاوی ہو اور تمام معارف دینیہ کا اُسمیں بیان موجود ہو وہ ہدایت کرتا ہے
اور ہدایت پر دلائل لاتا ہے اور پھر حق کو باطل سے جُدا کرکے دکھلا دیتا ہو اور وہ پرہیزگاروں
کو انکی نیک استعدادیں جو اُن میں موجود ہیں یاد دلا دیتا ہے اور اُسکی تعلیم یقین کے مرتبہ پر
ہے اور وہ غیب گوئی میں بخیل نہیں ہے یعنی اُس میں امور غیبیہ بہت بھرے ہوئے ہیں اور
پھر صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکھتا ہے بلکہ اس کا سچّا پیرو بھی منجانب اللہ
الہام پاکر امور غیبیہ کو پا سکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہو جو بخیل نہیں ہے۔ اور
دُوسری کتابیں اگرچہ منجانب اللہ بھی ہوں مگر اب وہ بخیل کا ہی حکم رکھتی ہیں جیسے انجیل
اور توریت کہ اب ان کی پیروی کرنے والا کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیوں
سے ایک ٹھٹھا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی ایمانداروں کی علامتیں انجیل نے ٹھہرائی ہیں کہ
وہ ناقابل علاج بیماروں یعنی مادرزاد اندھوں اور مجذوموں اور لنگڑوں اور بہروں کو
اچھا کریں گے اور پہاڑوں کو حرکت دے دینگے اور زہر کھانے سے نہیں مرینگے یہ علامتیں

[1] بنی اسرائیل: ۱۰

عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں بلکہ حضرت عیسٰی نے یہ بات کہکر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان ہو تو یہ تمام کام جو میں کرتا ہوں تم کرو گے بلکہ مجھ سے زیادہ کرو گے اِس بات پر مہر لگادی کہ تمام عیسائی بے ایمان ہیں اور جب بے ایمان ہوئے تو انکو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین کے بارے میں بحث کریں جبتک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کرلیں۔ کیونکہ ان کی حالت یہ گواہی دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرار دادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں اور یا وہ شخص کاذب ہے جس نے ایسی علامتیں ان کے لئے قرار دیں جو انمیں پائی نہیں جاتیں اور دونوں طور کے احتمال کی رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے بکلی دُور و مہجور و بے نصیب ہیں مگر قرآن کریم نے اپنے پیرؤں کے لئے جو علامتیں قرار دی ہیں وہ صدہا مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں جس سے ثابت ہوگیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا برحق کلام ہے۔ لیکن اگر عیسائیوں کو ایماندار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جھوٹی پیشگوئیوں کے سہارے سے اپنے گروہ کو قائم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اِس تقریر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتیں حضرت مسیح کی طرف سے ہیں تو انہوں نے ایمانداروں کی یہ نشانیاں لکھدیں۔ پھر اگر کوئی ایمانداری کو چھوڑ دے تو حضرت مسیح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت مسیح نے اِن علامات کے لباس میں عیسائیوں کے بے ایمان ہوجانے کے زمانہ کی ایک پیشگوئی کر دی ہے یعنی یہ کہہ دیا ہے کہ جب اے عیسائیو تمہارے پر ایسا زمانہ آوے کہ تم میں یہ علامتیں نہ پائی جاویں تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہوگئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان نہ رہا۔ اسمیں شک نہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے عیسائیوں کے بعض خواص افراد میں یہ علامتیں پائی جاتی تھیں اور خوارق اُن سے ظہور میں آتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت میں جب وہ لوگ بہ باعث نہ قبول کرنے اُس آفتاب

صداقت کے بے ایمان ہوگئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ رہا۔ تب عموماً بے ایمانی کی علامتیں اُن میں ظاہر ہوگئیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ جب تک عیسائی اقاموا التوراۃ والانجیل کا اپنے تئیں مصداق ثابت نہ کریں یعنی ایمانداری کی علامتیں نہ دکھلائیں تب تک بار بار اُن سے یہی مواخذہ کریں کہ وہ اُن علامات قرار دادہ انجیل کے رُو سے اپنا ایماندار ہونا ہمیں دکھلا دیں اُن سے یہ پُوچھنا چاہیئے کہ تم کس دین کی طرف بلاتے ہو۔ آیا اِس انجیلی دین کی طرف جس کے قبول کرنیوالوں کی یہ علامتیں لکھی ہیں کہ رُوح القدس اُن کو ملتی ہے اور ایسے ایسے خوارق وہ دکھاتے ہیں اگر وُہی دین ہے تو بہت خوب وہ علامتیں دکھلاؤ۔ اور اول اپنے تئیں ایک ایماندار عیسائی ثابت کرو۔ اور پھر اُس روشن اور مُدلّل ایمان کی طرف دُوسروں کو بلاؤ اور جبکہ اُس ایمان کی علامتیں ہی موجود نہیں تو نجات جس کا ملنا اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہوگی جیسا کہ تمہارا ایمان باطل ہے۔ اور جھوٹے ایمان کا ثمرہ سچی نجات نہیں ہو سکتی بلکہ جھوٹی نجات ثمرہ ہوگی جو جہنم سے بچا نہیں سکتی۔ غرض کوئی عیسائی بحیثیت عیسائی ہونے کے بحث کرنے کا حق نہیں رکھتا جب تک انجیلی نشانیوں کے ساتھ اپنے تئیں سچا عیسائی ثابت نہ کرے۔ وانّیٰ لہم ذالک۔

پھر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول ایک نور ہے جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر یک حقیقت کو بیان کرنیوالی ہی خدا اِسکے ساتھ اُن لوگوں کو سلامتی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ انکو ظلمات سے نور کیطرف نکالتا ہی اور سیدھی راہ جو اُس تک پہنچتی ہے اُنکو دکھلاتا ہے۔ وُہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا اِس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اے لوگو! قرآن ایک بُرہان ہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تم کو ملی ہے اور ایک کُھلا کُھلا نُور ہے جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے۔ آج تمہارے لئے دین کامل کیا گیا اور تم پر سب نعمتیں پُوری کی گئیں۔

اور میری رضامندی اسمیں محدود ہوگئی کہ تم دین اسلام پر قائم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کامل اور پسندیدہ کلام تمہاری طرف اُتارا اس کتاب میں یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات نہ باہم اختلاف رکھتی ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت سے منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کے لئے اسکی فطرت اور اُس کے قویٰ کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسب حال اس کتاب کی تعلیم ہے اور یہ صفت توریت اور انجیل کی تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ توریت میں حد سے زیادہ سختی اور انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست دشمن دونوں کے حق میں ایسے طور سے تجویز کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تھی کہ سیدھے اور عام قانون قدرت کے موافق توریت کے احکام اُن قوموں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اِسی لحاظ سے توریت نے اندرونی طور پر یعنی اپنی قوم کے ساتھ یہ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگذر گویا یہودیوں کے لئے حرام کی طرح ہو گئے۔ دانت کے عوض اپنے بھائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق اللہ میں بھی بہت سخت اور گویا فوق الطاقت تکلیفیں جن سے معیشت اور تمدن میں حرج ہو رکھی گئیں۔ ایسا ہی بیرونی احکام توریت کے بھی زیادہ سخت تھے جن کی رُو سے مخالفوں اور نافرمانوں کے دیہات اور شہر پھونکے گئے اور کئی لاکھ بچے قتل کئے گئے اور بڈھوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور ضعیف عورتوں کو بھی تہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم میں حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگذر فرض کی طرح ٹھہرائے گئے۔ چنانچہ بیرونی طور پر اگر دشمن دین حملہ کریں تو انجیل کی رُو سے مقابلہ کرنا حرام ہے گو وہ اُنکے رُوبرو اُنکے قوم کے غریبوں اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیں اور اُنکے بچوں کو قتل کر ڈالیں اور اُنکی عورتوں کو پکڑ کر لیجائیں اور ہر طرح سے بے حرمتی کریں اور اُن کے معابد کو پھونک دیں اور اُنکی کتابوں کو جلا دیں غرض کیسے ہی اُنکی قوم کو تہ و بالا کردیں مگر دشمن مذہب کے

ساتھ لڑائی کا حکم نہیں۔ ایسا ہی اندرونی طور پر بھی انجیل میں قوم کی باہمی حفظ حقوق کیلئے یا مجرم کو پاداش جرم کے لئے کوئی سزا اور قانون نہیں۔ اور صرف رحم اور عفو اور درگذر کے پہلو پر اگرچہ چلن مت سے بہت کم مگر تاہم اِس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دُوسرے پہلوؤں کا گویا خیال ہی نہیں۔ اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کھاکر دُوسری بھی پھیر دینا ایک نادان کی نظر میں بڑی عمدہ تعلیم ہوگی مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی زمانہ کے لوگوں نے اِس پر عمل بھی کیا۔ اور اگر بفرض محال عمل کیا تو کیا یہی آبادی رہی اور لوگوں کی جان و مال اور امن میں کچھ خلل نہ ہوا۔ کیا یہ تعلیم دُنیا کے پَیدا کرنے والے کے اُس قانون قدرت کے مطابق ہے جس کی طرف انسانوں کی طبائع مختلفہ محتاج ہیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ تمام طبائع جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جُھک گئیں اور ہر یک سلطنت نے انسداد جرائم کے لئے یہی قانون مرتب کئے جو مجرموں کو قرار واقعی سزا دیجائے اور کسی ملک کا انتظام بجز قوانین سزا کے مجرد رحم سے چل نہ سکا۔ آخر عیسائی مذہب نے بھی اس رحم اور درگذر کی تعلیم سے بیزار ہو کر وُہ خونریزیاں دکھلائیں کہ شاید اُنکی دُنیا میں نظیر نہیں ہوگی اور جیسے ایک پُل ٹوٹ کر ارد گرد کو تہ آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگذر کی تعلیم کو چھوڑ کر کام دکھلائے۔ سو اِن دونوں کتابوں کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم میں قانون قدرت کے قدم بہ قدم چلا ہے۔ رحم کی جگہ جہاں تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر یک پہلو سے کامل ہے اور اس کی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر واقعہ ہیں جو انسانیت کے سارے درخت کی آبپاشی کرتی ہیں نہ کسی ایک شاخ کی۔ اور تمام قویٰ کی مُربّی ہیں نہ کسی ایک قوّت کی۔ اور درحقیقت اسی اعتدال اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے۔ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا[1]۔ پھر بعد اس کے مَثَانِيَ کے لفظ میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور

[1] الزمر: ۲۴

رُوحانی دونوں طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ قرآن میں اِس قدر عظمت حق کی بھری ہوئی ہے کہ خداتعالیٰ کی آیتوں کی سُننے سے اُن کے دِلوں پر قشعریرہ پڑ جاتا ہے اور پھر اُن کی جلدیں اور اُن کے دل یادالٰہی کے لئے بہ نکلتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز میزان حق یعنی یہ حق بھی ہے اور اِس کے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہوسکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خداتعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اُتارا۔ پس اپنے اپنے قدر پر ہریک وادی بہ نکلی یعنی جسقدر دُنیا میں طبائع انسانی ہیں قرآن کریم اُنکے ہریک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنیوالا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اِس آیت میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم اِس قدر وسیع دریائے معارف ہے کہ محبت الٰہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم کو اِسلئے اُتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں اختلاف ہوگئے ہیں اُن کا اظہار کیا جائے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نُور کی طرف نکالتا ہے۔ اور اُس میں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے والے اُمور اس میں بھرے ہوئے ہیں اور اس لائق ہے کہ اِس کو تدبّر سے دیکھا جائے اور عقلمند اس میں غور کریں اور سخت جھگڑالو اِس سے مُلزم ہوتے ہیں اور ہریک شئے کی تفصیل اِس میں موجود ہے اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اُترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اِس کے آگے پیچھے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اِس میں ہریک شئے کا بیان موجود ہے اور یہ رُوح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیرمتبدل اِس میں موجود ہیں ان کو کہدے کہ اگر جن و انس اس کی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کی بیان کی گئی ہیں اگر کوئی ان کی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ اُن کیلئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دُوسرے کی مدد بھی کریں +

اب اس مقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت ہی کے رو سے بینظیر نہیں بلکہ اپنی ان تمام خوبیوں کی رُو سے بینظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنے تئیں قرار دیتا ہے اور یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اُس کی صرف ایک خوبی ہی بیمثل نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ہر یک خوبی بیمثل ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود حقایق اور معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ ما قدروا القرآن حق قدرہ میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پاک اور سچی کلام کو شناخت کرنے کے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بیمثل ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جَو کا دانہ ہے وہ بھی بینظیر ہے اور انسانی طاقتیں اُسکا مقابلہ نہیں کرسکتیں اور بیمثل ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یعنی ہر یک چیز اُسی حالت میں بینظیر ٹھہر سکتی ہے جبکہ اُس کی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے اور جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر یک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک درخت کے پتّے کی عجائبات کی ہزار برس تک بھی تحقیقات کی جائے تو وہ ہزار برس ختم ہوجائیگا مگر اُس پتّے کے عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اس میں سِرّ یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں غیر محدود عجائبات اور خواص کا پَیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو کان البحر مدادًا لکلمات ربّی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربّی ولو جئنا بمثله مددًا[۱] اپنے ایک معنے کی رُو سے اسی امر کی مؤیّد ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رُو سے تمام کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بناء پر یہ آیت ہے کہ کلمته القاھا الٰی مریم[۲] کیونکہ ابن مریم میں دُوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہو اور اس کی اولاد بھی کیونکہ ہر یک چیز کن فیکون کے کلمہ سے پَیدا ہوئی ہے اِسی طرح مخلوقات کی صفات اور خواص بھی کلمات ربّی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رُو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں۔

[۱] الکھف : ۱۱۰ [۲] النساء : ۱۷۲

سو اِن معنوں کے رُو سے اِس آیت کا یہی مطلب ہُوا کہ خواص مخلوقات بیحد اور بے نہایت ہیں اور جبکہ ہریک چیز اور ہریک مخلوق کے خواص بیحد اور بے نہایت ہیں اور ہریک چیز غیر محدود عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کیونکر قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف اِن چند معانی میں محدود ہوگا کہ جو چالیس پچاس یا مثلاً ہزار جزو کی کسی تفسیر میں لکھے ہوں یا جس قدر ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں۔ نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہ پر لانا میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے۔ اگر عمداً اُسپر اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے۔ یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنے بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور حق ہیں۔ مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے اُن سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ بھی نہیں۔ یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدود عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لئے اُترا ہے جو اُمّی تھے اور بھی اِس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض اُمّیوں کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر یک رتبہ اور طبقہ کے انسان اُن کی اُمت میں داخل ہیں اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا[1]۔ پس اِس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہریک استعداد کی تکمیل کے لئے نازل ہُوا ہے اور درحقیقت آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[2] میں بھی اِسی کی طرف اشارہ ہے۔ پس یہ خیال کہ گویا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اُس سے بڑھ کر ممکن نہیں بدیہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام کے لئے ضروری ہے کہ اس کے عجائبات غیر محدود اور نیز بے مثل ہوں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ

[1] اعراف: ۱۵۹ [2] احزاب: ۴۱

اگر قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ اُن کو اِن اسرار سے محروم رکھا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بکلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلومات عرفانیہ خدا تعالیٰ کے ارادہ میں اُن کے لئے بہتر تھے وہ اُن کو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اِس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتیں جو مدارِ ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ میں متعجب ہوں کہ اِن ناقص الفہم مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ خدا تعالیٰ پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھ آئندہ زمانہ میں بعض آلاء و نعماء حضرت باری عزّ اسمہٗ ظاہر ہوں پہلے زمانہ میں بھی انکا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ بعض نعماء الٰہی پچھلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں اُن کا اثر اور وجود پایا نہیں جاتا۔ دیکھو جس قدر صدہا نباتات جدیدہ کے خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور سہولت معیشت کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے اُن کا کہاں وجود تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقائق دقائق قرآنی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اِسکا جواب یہ ہے کہ اِس رسالہ کے آخر میں جو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اِسکے پڑھنے سے تمہیں معلوم ہو گا کہ اِس قسم کے حقائق اور معارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہریک زمانہ میں اُس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیر کسی غرض خود نمائی اور خود ستائی سے نہیں لکھی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تا میاں بٹالوی اور اُنکے ہم خیال لوگوں کی نسبت منصف لوگوں پر یہ ظاہر ہو کہ وُہ اپنے اِس اصرار میں کہ یہ عاجز مُفتری اور دجّال اور ساتھ اِسکے بالکل علم ادب سے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقائق و معارف سے بے نصیب ہے

اور وہ لوگ بڑے اعلیٰ درجہ کے عالم فاضل ہیں کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دُور ہیں اگر میاں بطالوی اپنے ان بیانات اور ہذیانات میں جو اُس نے اِس عاجز کے نادان اور جاہل اور مُفتری ہونے کے بارہ میں اپنے اشاعۃ السنۃ میں شائع کئے ہیں دیانتدار اور راستگو ہے تو کچھ شک نہیں کہ اب بلا حجت وحیلہ اِن قصائداور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اسی قدر اور تعداد اشعار کے لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر بھی شائع کریگا۔ تا سیہ رُوئے شود ہر کہ در وغش باشد۔ اور ایسا ہی وُہ تمام مولوی جنکے سر میں تکبّر کا کیڑا ہے اور جو اِس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کافر اور مُرتد خیال کرتے ہیں اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتے ہیں اِس مقابلہ کیلئے مدعو ہیں چاہے وُہ دہلی میں رہتے ہوں جیساکہ میاں شیخ الکل اور یا لکھوکے میں جیساکہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور میں یا کسی اور شہر میں رہتے ہوں اور اب اُنکی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کریں اور ہزار روپیہ لیویں انکو اختیار ہے کہ بالمقابل جوہر علمی دکھلانے کے وقت ہماری غلطیاں نکالیں ہماری صرف ونحو کی آزمائش کریں اور ایسا ہی اپنی بھی آزمائش کرادیں لیکن یہ بات بیحیائی میں داخل ہے کہ بغیر اِسکے جو ہمارے مقابل پر اپنا بھی جوہر دکھلاویں یکطرفہ طور پر اُستاد بن بیٹھیں۔

اِس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ شیخ بطالوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارات سے غلطیاں نکالی ہیں اگر اِن سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور بیحیائی اِس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صحیح اسکی نظر میں غلط اور فصیح اسکی نظر میں غیر فصیح دکھائی دیتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ یہ نادان شیخ کہانتک اپنی پردہ دری کرانا چاہتا ہے اور کیا کیا ذِلّتیں اِسکے نصیب ہیں بعض اہلِ علم ادیب اِس کی یہ باتیں سُنکر اور اِنکی اِس قسم کی نکتہ چینیوں پر اطلاع پاکر اسپر روتے ہیں کہ یہ شخص کیوں اِس قدر جہل مرکب کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ مَیں نے پہلے بھی لکھدیا ہے اور اب پھر ناظرین کی

اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بٹالوی نے میرے اِن قصائد اربعہ اور تفسیر سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور منصفوں کی رائے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر اُنکی صرفی نحوی اور بلاغت کی غلطیوں سے مُبرّا نکلی تو مَیں ہریک غلطی کی نسبت جو ان قصائد اور تفسیر میں پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف میں پائی گئی ہو پانچروپیہ فی غلطی شیخ بٹالوی کی نذر کرونگا اور مَیں ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ شیخ بٹالوی علم عربیت سے بکلّی بے نصیب ہے غلطیوں کا نکالنا اُن لوگوں کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہوں اور محاورہ اور عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو۔ اور ہزارہا اشعار عرب کے اُن کی نگاہ کے سامنے ہوں اور تتبع اور استقراء کا ملکہ انکو حاصل ہو مگر یہ بیچارہ شیخ جس نے اُردو نویسی میں ریش سفید کی ہے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے۔ کبھی کسی نے دیکھا یا سُنا کہ کوئی دو چار سو شعر عربی میں اس بزرگ نے نظم کر کے شائع کئے ہوں اور مجھے تو ہرگز ہرگز اسقدر بھی اُمید نہیں کہ ایک شعر بلیغ وفصیح بھی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لوازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی میں لکھ سکتا ہو ہاں اُردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھیں کہ اِس بزرگ کی عربیت کی حقیقت کھولنے کیلئے اِس عاجز نے پہلے اِس سے اپنے اشتہار میں لکھا تھا کہ شیخ مذکور میرے مقابل پر ایک تفسیر کسی سورۃ قرآن کریم کی بلیغ وفصیح عبارت میں لکھے اور نیز سَو شعر کا ایک قصیدہ بھی میرے مقابل پر بیٹھ کر تحریر کرے۔ اگر شیخ مذکور کو عربیت میں کچھ بھی دخل ہوتا تو وُہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ میں آتا اور پہلو بہ پہلو بیٹھکر اپنی عربی دانی کی لیاقت دکھلاتا۔ لیکن اسکے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۱۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۲ تک بغور پڑھنا چاہیئے کہ کیونکر اُس نے رکیک شرطوں سے اپنا پیچھا چھوڑایا ہے۔ چنانچہ ان صفحات میں لکھا ہے کہ اِس مقابلہ سے پہلے کتاب دافع الوساوس کی عربی عبارت کی غلطیاں ثابت کرینگے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفرو الحاد

پیش کرینگے اور نیز اُن پچاسی ۸۵ سوالات کا جواب طلب کرینگے جو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت کی نسبت مراسلت نمبر ۲ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء میں ہم لکھ چکے ہیں اور یہ بھی سوال کرینگے کہ کیا تم نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل اور جفر اور مسمریزم سے واقف نہیں ہو۔ اور پھر جوابات کے جواب الجواب کا جواب پُوچھا جائیگا اور اسی طرح سلسلہ وار جواب الجواب ہوتے جائینگے اور پھر یہ پُوچھا جائیگا کہ بالمقابل عربی میں تفسیر لکھنے کو اپنے ملہم اور مؤیّد ہونے پر دلیل بتلاویں یعنی عربی دانی سے ملہم ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پھر کوئی دلیل اپنے الہامی اور مؤیّد من اللہ ہونے کی پیش کریں۔ پھر جب ان سوالات سے عہدہ برا ہو گئے تو پھر تفسیر عربی اور نیز قصیدہ نعتیہ میں مقابلہ کیا جائیگا ورنہ نہیں۔

اب اَے ناظرین للہ خود ان تینوں صفحوں ۱۹۰ ۔ اور ۱۹۱ ۔ اور ۱۹۲ اشاعۃ السنۃ مذکور کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ جواب اور ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کی طرف سے ہو سکتی ہیں جو حقیقت میں اپنے تئیں عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے فریق مقابل کو ایسا جاہل یقین رکھتا ہو کہ بقول اس کے ایک صیغہ عربی کا بھی اُس کو نہیں آتا۔ اور پھر خدا تعالےٰ سے بھی مدد نہیں پا سکتا۔ ہماری اِس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تھی کہ اِس شیخ چالباز نے جا بجا جلسوں اور وعظوں اور تحریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا تھا کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز ایک طرف تو اپنے دعوےٰ الہام میں مفتری اور دجّال اور کاذب ہے اور دُوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بیخبر ہے کہ ایک صیغہ بھی صحیح طور سے اِس کے مُنہ سے نکل نہیں سکتا۔ اور جن آسمانی نشانوں کو دیکھا تھا انکا تو پہلے انکار کر چکا تھا اور انکو رمل اور جفر قرار دے چکا تھا۔ اِس لئے خدا تعالیٰ نے اِس طور سے بھی اِس شخص کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص اہل علم اور اہل ادب میں سے ہوتا تو ان سَو دو سَو شرائط اور

حیلوں کی اسجگہ ضرورت ہی کیا تھی۔ تنقیح طلب تو صرف اسقدر امر تھا کہ شیخ مذکور اپنے ان
بیانات میں جو جا بجا شائع کرچکا ہو صادق ہو یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی بلیغ اور تفسیر
لکھنے میں شیخ سے کم رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت میں مَیں نے اقرار کر دیا تھا کہ مَیں
اپنی کتابیں جلادونگا اور توبہ کرونگا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اِس مقابلہ کے بارے میں
دِن بھی چالیس مقرر کر دئے تھے جنکے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس
دِن کے مقرر کرنے سے یہ منشاء ہے کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مر جائیگا۔ حالانکہ صاف
لکھا تھا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہو نہ یہ کہ چالیس دن کے بعد شیخ اِس جہان سے
انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اِس طور پر مقابلہ کرنا نہ چاہا اور بیہودہ طور پر بات
کو ٹال دیا اِسلئے ہمیں اب اِس مقابلہ کیلئے دُوسرا پہلو بدلنا پڑا۔ اور ہم فراست
ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخصاحب اِس طریق مقابلہ کو بھی ہرگز
قبول نہیں کرینگے اور اپنی پُرانی عادت کے موافق ٹالنے کیلئے کوشش کرینگے۔ بات یہ
ہے کہ شیخصاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے
نام سے مشہور ہوگئے ہیں مگر اب شیخصاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس
رسالہ میں صرف شیخصاحب ہی مخاطب نہیں بلکہ وہ تمام مکفّر مولوی بھی مخاطب ہیں جو
اِس عاجز متبع اللہ اور رسول ؐ کو دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے ہیں۔ سو لازم ہے کہ
شیخصاحب نیازمندی کے ساتھ اُنکی خدمت میں جائیں اور اُنکے آگے ہاتھ جوڑیں اور
روویں اور اُنکے قدموں پر گریں تا یہ لوگ اس نازک وقت میں اُنکی عربی دانی کی پردہ دری سے
انکو بچالیں کچھ تعجب نہیں کہ کسی کو اُنپر رحم آجاوے۔ ہاں اِس قدر ضرور ہی کہ اگر حنفی مولوی
کے پاس جائیں تو اُسکو کہدیں کہ اب میں حنفی ہوں اور اگر شیعہ کی خدمت میں جائیں تو
کہدیں کہ اب میں شیعان اہلبیت میں سے ہوں چنانچہ یہی وتیرہ آجکل شیخ جی کا سُنا بھی جاتا
ہے لیکن مشکل یہ ہو کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر یک مکفر بد اندیش کی نسبت الہام ہوچکا ہے

کہ انی مھین من اراد اھانتك اسلئے یہ کوششیں شیخ جی کی ساری عبث ہونگی۔
اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخصاحب کی حمایت کے لئے اُٹھے گا۔ تو مُنہ کے بل گرایا جائیگا۔ خدا تعالیٰ اِن متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور اُنہیں دکھلائیگا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ مَیں اپنے مکروں اور چالاکیوں سے غالب آجاؤں گا اور مَیں راستی کو اپنے منصوبوں سے مٹا دوں گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت اُسے کہتی ہے کہ اے شریر میرے سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندھنا تجھے کس نے سکھایا۔ کیا تو وُہی نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تھا۔ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے ✦

بالآخر پھر مَیں عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلّشانہٗ کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے۔ اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ[1] پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی نسبت میرا ایمان ہے مَیں اپنے اس بیان کی صحت پر اسقدر قسمیں کھاتا ہوں جسقدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جسقدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہی خود اُسکی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہی اور تکفیر سے باز نہیں آتا وُہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اُس کو پُوچھا جائیگا مَیں اللہ جلّشانہٗ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وُہ یقین ہی کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دُوسرے پلّہ میں تو

بفضلہ تعالیٰ یہی پلّہ بھاری ہوگا۔

---

[1] احزاب : ۴۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

واعلموا یا معشر المسلمین ان هذا الشیخ قد کذبنی واکفرنی بغیر علم وھُدی واعتدی فی الاکفار وطفق یسبّنی ویحسبنی من الذین یدخلون جھنم خالدین فیھا ولیسوا منھا بخارجین۔ فقلت ویحک ایھا الشیخ الضّال اقفوت ما لیس لك به علمٌ والله یعلم انی من المؤمنین۔ وقد ربّانی ربّی وحبیبی و ادّبنی فاَحسن تادیبی و رحمنی واحسن مثوای وانّی من المنعمین ولم یزل ینتابنی فیضانه ویتواتر علیّ احسانه حتی خرجت من البیضة البشریة۔ وادخلت فی الرُّوحانیین۔ ومن بعد انزلنی ربّی لاصلاح الضّالین۔ لانصر الدین وارجم الشیاطین وانکنت فی شك من امری فسوف یریك ربّی اٰیاته فکن من الصابرین الذین یتقون الله ولا تکن من المستعجلین۔ فابٰی واستکبروارادان یکون اول المکفرین وما اقتصر علی التکفیر بل سبنی ولعننی وحسبنی من الملعونین۔ والله یعلم قلبی وقلبه وھو خیر المحاسبین۔ ثم دعوته للمباھلة لیحکم الله بیننا وھو خیر الحاکمین۔ فلم یباھل وفرّ وعلی الفرار اصرّ۔ ولم یکن فراره بنیة الصلاح بل لتوقی الافتضاح والافتضاح ملاقیه وان کان من الھاربین۔ وکان قد ادعی انه عالم ادیب وانا من الجاھلین۔ فدعوته للنضال فی کلام عربی مبین وقلت تعال انا ضِلُكَ فی النظم العربی ونثره

و اقول ما تقول و فی کلّ وادٍ معک اجول و انّی انشاء اللّٰہ من الغالبین، فاشاع فی شیاطینه انه قرن مجالی و قرین جدالی فلزقت به کالداء العضال لیبارزنی للنضال ان کان من الصّادقین۔ فخاف و ابیٰ۔ و نحت الحیل و تولّی ولا یُفلح الکاذب حیث اتیٰ۔ فالهمنی ربّی طریقا اخر لیهلک من کان من الهالکین۔ وهو اننی نظمت فی هٰذه الایام قصائد و تقفتها فی ثلثة ایام او اقل منها واللّٰہ علیه شاهد وهو خیر الشاهدین۔ و زیّنتها بالنکات المُهذّبة والاستعارات المستعذبة ملتزمًا جد القول و جزله و ایّدنی ربّی و علمنی سبلها و اِن کنت مِن الاُمّیین۔ فالاٰن وجب علی الشیخ المذکور ان یناضلنی فی ذلک و ینظم قصیدة فی تلک الامور بعِدّة ابیات هٰذه القصائد و اسالیب بلاغتها فان اتم شرطی فله الف من الدراهم المروجة انعامًا منی علیه[1] ولکل من ناضلنی من العلماء المکفرین و مع ذالک اوتیهم موثقا من اللّٰہ لاکتب لهم بعد غلبهم کتابا فیه اقر بانّهمُ العالمون الادباء وانی من الجاهلین الکاذبین المفترین ولکن لا یجب عليّ ایفاء هذا الشرط و اداء هذا الانعام الا بعد شهادة فرسان الصناعة و ارباب البراعة وتصدیق من کان جهبذ تنقید الکلام من الاُدباء الماهرین و ان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انّهم من الکاذبین الجاهلین المفندین وهذا اخر الحیل لسبر قلیب ذالک الشیخ المضل فانه اهلک خلقًا کثیرًا بغوائله فظلوا عمیًا وعورًا وکانوا علیٰ علمه منکبّین۔ و ارجو بعد ذلک ان ینجّیهم اللّٰہ من شره وهو خیر المنجین۔ والاٰن اکتب قصیدتی وما توفیقی الا باللّٰہ الذی هو ربّی و ناصری و معلّمی فی کلّ حین۔

---

[1] یظهر من سهو الکاتب۔ شمس

القصیدة الاولیٰ فی نعت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

یاقلبی اذکر احمدا ۔۔۔ عین الهدیٰ مفنی العدا

بدر منیر زاهرٌ ۔۔۔ فی کلّ وصف حُمّدا

ظالمون بظلمهم ۔۔۔ قد کذبوه تمردا

اطلب نظیر کماله ۔۔۔ فستبند من ملددا

نور من الله الّذی ۔۔۔ احیی العلوم تجددا

جمعت مرابیع الهدیٰ ۔۔۔ فی وبله حین الندیٰ

الیوم یسعی النکس ان ۔۔۔ یطفی هداه ویخمدا

یاقطر ساریة وغا ۔۔۔ دٍ قد عصمت من الردا

انا وجدناك الملاذ ۔۔۔ فبعد کهفٍ قد بدا

لا نتقی نوب الزمان ۔۔۔ ولا نخاف تهددا

کم من منازعة جرت ۔۔۔ بینی واقوام العدا

یا ایها الناس اتقوا ۔۔۔ یومًا یشیّب ثوهدا

والله انی ما ضللت ۔۔۔ وما عدلت عن الهدیٰ

برّاً کریماً محسنا ۔۔۔ بحر العطایا والجدا

احسانه یصبی القلوب ۔۔۔ وحسنه یروی الصدا

والحق لا یسع الوریٰ ۔۔۔ انکاره لما بدا

تاان راینا مثله للنائمین ۔۔۔ مسهّد ا

المصطفیٰ والمجتبیٰ ۔۔۔ والمقتدا والمجتدا

نسی الزمان رهامه ۔۔۔ من جُوْدِ هذا المقتدا

والله یبدی نوره ۔۔۔ یومًا وان طال المدی

ربیت اشجار الاسرة ۔۔۔ بالفیوض وقرددا

لا نتقی قوس الخطو ۔۔۔ ب ولا نبالی مرجدا

ونمد فی اوقات آفات ۔۔۔ الی المولےٰ یدا

حتی انثنیت مظفرا ۔۔۔ وموقرا ومؤیدا

الا مه ما تنقضی ۔۔۔ واسیره مایفتدیٰ

لکننی مذلم ازل ۔۔۔ ممن اذا هُدی اهتدیٰ

لله حمد ثم حمد ... قد عرفنا المقتدی
یاصاح ان الله قد ... اعطی لنا هذا اجدا
انجوں فی حومات نفسک ... تارکا سنن الهدی
یامن غدا للمومنــــین ... اشد بغضا کالعدا
یاخاطب الدنیا الدنیة ... قد هلکت تجلدا
الیوم تکفرنی وتحسبنی ... شقیا ملحدا
یامن تظنی المآء من ... حمق سرابا واهتدی
والله لو کشف الغطا ... ء وجدتنی عین الهدی

کادت تعقبنی ضلا ... لات فادرکنی الهدی
هو لیلة القدر التی ... تعطی نعیما مخلدا
هلا انتهجت محجة الا ... حیاء یاصید الردا
اخترت لذة هذه ... ونسیت مایعطی غدا
عادیت اهل ولایة ... وقفوت آثار العدا
وتری بوقت بعده ... فی زی احمد احمدا
السبر سهل هین ... ان کان فهم اوصدا
ونظمت فی سلک الرفا ... ق وجئتنی مسترشدا

القصیدة الثانیة

ایا محسنی اثنی علیك واشکر ... فدی لك روحی انت ترسی ومأزر
بفضلك انا قد غلبنا علی العدی ... بنصرك قد کسر الصلیب المبطر
فتحت لنا فتحا مبینا تفضلا ... بفوج اذا جاؤا فزهق التنصر
قتلت خنازیر النصاری بصارم ... واردی عدانا فضلك المتکثر
بوجهك ما انسی عطایاك بعده ... وفی کل نادنیا فضلك اذکر
تلبیك روحی دایما کل ساعة ... وانك مهما تحشر القلب یحضر
وتعصمنی فی کل حرب ترحما ... فدی لك روحی انت درعی ومغفر

ينوّر ضوء الشمس وجه خلائقٍ ولكن جنانى من سناك ينوّر

تحيط بكنه الكائنات و سرّها وتعلم ما هو مستبانٌ ومضمر

ونحن عبادك يا الٰهى وللجائ نخرّ امامك خشية و نكبّر

نصرتَ لافحام النصارى قريحتى وهدّمتَ مايعلى الخصيم ويعمر

واخذتهم وكسرتَ دايًا منضدا واتممت وعدك فى صليب يكسر

فسبحان من بار النصرة دينه واخزى النصارى فضله المتكثر

سقانى من الاسرار كاسًا روية وان كنتُ من قبل الهدى لا اعثر

غيور يبيد المجرمين بسخطه غفور يُنجّى التائبين ويغفر

وحيد فريد لا شريك لذاته قويّ عليّ مستعان مقدّر

له المُلك والملكوت والمجد كله وكل له ما بان فينا و يظهر

ودود يحب الطائعين ترحما مليك فيزعج ذى شقاقٍ ويحصر

يحيط بكيد الكائدين بعلمه فيهلك من هو فاسق ومزوّر

ولم يتخذ ولدًا ولا كفوٌ له وحيد فريد ما دناه التكثر

ومن قال ان له الٰهًا قادرا سواه فقد نادى الردى ويدمّر

وبشرنى قبل الجدال بلُطفه فقال لك البشرى وانت المظفر

ففاضت دموع العين منى تذللا وتصدت عنبرسرٍ قطرى يمطر

فجئت النصارى فى مقام جلوسهم فتحيّروا منهم خصيما و انظر

وظل النصارى ينصرون وكيلهم وكل تسلّح صائلًا لو يقدر

رئيت مبارزهم كذئب بظلمه يصول على سُبل الهدى ويزوّر

فخاصم ظلماً فی ابن مریم و اجتریٰ ... علی الله فیما کان یهذی ویهجر

وقال له ولد مسیح ابن مریم ... فسبحان رب العرش عما تصوروا

وقال بانّ الله اسم ثلثة ... ابٌ و ابنه حقاً و روح مطهّر

فقلت له اخسأ لیس عیسیٰ بخالق ... وخالقنا الرب الوحید الاکبر

اتثبت فی ملك له من بریةٍ ... من الارض او هو فی السماء مُدبّر

وان علیٰ معبودك الموت قد اتیٰ ... والٰهُنا حیّ و یبقیٰ و یعمر

ولیس لمستغنی الی الابن حاجة ... وحاشاه ما الاولاد شیئاً یوقر

اعیسی الذی لایعلم الغیب ذرة ... اِلٰه و تعلم انه لا یقدر

فاثنی علی ابلیس بالعلم والهدیٰ ... وقال هو الشیخ الذی لایُنکر

ویؤمن بالابن الوحید تیقّناً ... ومذهبه مثل النصاریٰ تنصّر

فقلت له یا ایها الضال من هویٰ ... اتثنی علی غولٍ یضِلّ و یُدْخِر

وما کان حامده بصیر قبلکم ... ولکنکم عمي فکیف التبصّر

فما تاب من هذیانه وضلاله ... وکان کدجّال یداجی و یمکر

وکم من خُرافات وکم من مفاسدٍ ... تقوّل خبثاً ذالك المتنصّر

وقال لي ان الله خَلْق وخالقٌ ... ومسیحنا عبدٌ و ربّ اکبر

فقلت له یا تارك العقل والنهیٰ ... اِلٰه وعبدٌ ذاك شيءٌ منکر

اذا قلّ دین المرء قلّ قیاسه ... ومن یؤمنن یُرشده عقلٌ مطهر

وانی اریٰ فی خبط عشویٰ عقولکم ... تقولون ما لا یفهم المتفکر

وانی اراکم فی ظلام دائم ... ومافی یدیکم من دلیل یُنوّر

وان هو الّا بدعة غير ثابت — واثباته مستنكرٌ متعذّرُ

اتعرف فی الصحف القديمة مثلهٗ — وقد جاء هديٌ بعد هدی ومنذر

اناجيل عيسٰی قد عفت آثارها — وحرّفها قوم خبيث مُعَيّرُ

نبذتم هدايته وراء ظهوركم — وهذا من الشيطانِ هديٌ اُخرُ

اقمتم جلال الله فی روح عاجز — وهيهات لا والله بل هو احقرُ

فقيرٍ ضعيف كالعبادِ وميّتٌ — نعم من عبادِ الله عبدٌ معزّزُ

وان شاء ربّی يبد الفا نظيرهٗ — وارسلنی ربّی مثيلاً فتنظرُ

وقد اصطفانی مثل عيسٰی ابن مريم — فطوبٰی لمن يأتين صدقًا ويُبصرُ

انبينا مَيت وعيسٰی لم يَمُت — اجزتم حدودا يابنی الغول فاحذروا

تُوفّی عيسٰی هكذا قال ربنا — فلا تهلكوا متجلدين وفكّروا

اتتخذ العبد الضعيف مهيمنا — اتعبد ميتًا ايها المتنصرُ

الا انّه عبد ضعيف كمثلنا — فلا تتبع يا صاح قومًا خُسّروا

ووالله يأتی وقت تصديق كلمتی — ويبدی لك الرحمٰن ما كنت تضمرُ

فلا تسمعن من بعد ذيبًا وعقربًا — يصول بوثب اوتدبّ وتأبرُ

مقامی رفيع فوق فكر مفكر — وقولی عميق لا يليه المُصَغّرُ

اذا قلّ علم المرء قلّ اعتقاده — وما يمدحن حُسنًا ضريرٌ معذّرُ

الا ربّ مجد قد يری مثل ذلّة — اذا ما تعالٰی شانه المُتستّرُ

الم تعلمن انّی جریٌّ مُبارزٌ — وان كنت فی شكٍ فبارز فنحضرُ

وبارزت احزاب النصاری كضيغم — بايدٍ وفی اليمنٰی حسامٌ مُشهّرُ

ومازلت ارميهم برمح مذرب   الا ان ابان الحق والحق اظهر
وانا اذا قمنا لصيد او ابد   فلا الظبي متروك ولا العير ينظر
وقتل خنازير البراری وخرشهم   اشاش لقلبی بل مرام اکبر
وفی مهجتی جیش وازعم انه   یکافئ جیش القدر او هو اکثر
اذا ما تکلمنا وباری مخاصمی   ولاحت براهینی کنار تزهر
فاوجس مبهوتا وایقنت اننی   نصرت وایدنی قدیر مظفر
وادرکته فی حمئة فدعوته   الی مشرب صاف وماء یطهر
فرد علیّ بباطلات من الهوی   ووالله کان کذی ضلال یزوّر
وقال لعیسیٰ حصنة فی التاله   وفی هذه سرّ علی العقل یعسر
وان ابن مریم مظهر لاب له   فنحسبه ربا کما هو یظهر
فقلت له هذا اختلاق وفریة   وماجاء فی الانجیل ما انت تذکر
وان الٰهك مات والله سرمد   قدیم فلا یفنی ولا یتغیر
وما لا یحد فکیف حد کالوری   ووجه المهیمن من مجالی مطهّر
ولیس تقاس صفاته بصفاتنا   ولا یدرکه بصر ولا من یبصر
تعالت شئون الله عن مبلغ النهیٰ   فکیف یصور کنهه متفکر
وان عقیدتکم خیال باطل   وما فی یدیکم من دلیل یوفر
وللخلق خلاق فتدعون ذکره   وتدعون مخلوقا ولم تتفکروا
ومن ذاق من طعم المنایا بقولکم   فکیف کحي سرمد یتصور
وقد نور الفرقان خلقا بنوره   ولکنکم عمي فکیف ابصّر

الا انّه قد جاء عند مفاسدٍ — اذا ما انتهى الليلاء فالصبح يحتشرُ[1]

ترىٰ صورة الرحمان فى خد رسوره — فهل من بصير بالتدبر ينظرُ

تراء الينا الحق المبين بقوله — وآياته درر ومسك اذفرُ

قل الان هل فى كتبكم مثل نوره — وفكر ولا تعجل ونحن نذكرُ

وان كنت تزعم ان فيها دلائلا — فجهلك جهل بين ليس يسترُ

وان قلت آمنا بما لا نعقل — فهٰذا الهدىٰ عند النهىٰ مستنكرُ

وسل اليهود وسل اكابر قومهم — اسُلّم نبيهم ابنك المتخيرُ

ومهما يكن فى كتبكم ذكر معجزه — وان خلته يخفى على الناس يظهرُ

جعارك خيط فاتق البئر والردا — ألموت يا صيد الردا تتجعرُ

اقلبك قلب اوصلاية حرة — اجهلك جهل او دخان مغبرُ

اكلت خشارة كل قوم مبطل — فتاكل ما اكلوا ولا تتخفرُ

ابا ربيت يا مسكين ذا الرمح بالعصا — وانّى اجاردنا وانىٰ محمرُ

اترغب عن دين قويم منور — وتتبع دينا قد دفاه التكدّرُ

وان لم تداو رجشرة البخل والهوى — فتهو نحيفا فى الهلاس وتخطرُ

وانى كماءٍ عند سلمٍ وخلة — وفى الحرب نارٌ جعظرى مثعجرُ

اذا ما نصبنا فى مواطن خيمة — فلا نرجعن عند الوغا ونجمرُ

ولو ابهترت[2] وقلت انى ضيغم — ففى اعينى ما انت الا جوذرُ

الا ايها الصيد الركيك الاعور — الام تحامى عنك سهمى وتافرُ

اعيسى الذي قد مات رب وخالق — اهٰذا هدى الانجيل او تستاثرُ

[1] سهو الكاتب والصواب "يجتشر" شمس

[2] يظهر ان هذا اللفظ "ابتهرت" شمس

أَعِيْسٰى إِلٰهٌ ايها العمى من هوى — و اين ثبوت بل حديث يُؤثر

ظننتم فانتم تعبدون ظنونكم — كشخص مثرعا شق لا يصبر

تركتم طريق الحق شُحًّا و خِسّة — و سيعلمن كل اذا ما بعثروا

عسٰى ان يزيل الله شح نفوسكم — ولكنه بغرشد يد مدُمِّر

ومن كان ذا حِجرٍ فيدرى حقيقةً — ومن كان محجوبًا فيهذى و يهجر

ستلغب يا جمهور قومٍ محقّرٍ — و محضيرنا يعدو ولا يتحسّر

قد استخر الشيطان نفسك كلها — فانت لغول النفسِ عبد مُسخّر

الا انّ ربّى قد راى ما صنعتهٗ — فنفسك سوف تحجّرن و تحوّر

اتُطفئ نورًا قد اريد ظهورها — لك البهر فى الدارين والنور يُبهر

و انّى ارٰى قد بار كيدك كُلّه — و يهتك ربى كلما هو تستر

اتترك اعنابا و تنقف حنظلا — و هذا و بال انت فيه متبّر

تباهير قفر فى عيونك مربع — و اسرّ كم سقط اللوٰى و حبوكر

عقيدتكم قد صار للناس ضحكة — ويضحك جمهور عليه و يُنكر

رأى الناس بالتحقيق ما فى بيوتكم — و اجّارُ بيتٍ من بعيد يظهر

ولا يظهرن انجيلكم نهج الهُدٰى — وهداه جمجمةٌ[1] و قول مكور

ومن تبعه ما وجد ريح تيقّنٍ — ولكن الى الالحاد والشّكّ يدحر

وما فيه الا ما يضل قلوبكم — و يهد ببيت[2] نجاتكم و يدمّر

ومن اين طفل للذى هو اطهر — ا آلله زوج ايها المتمذر

ولكننا لا نعرف الله هٰكذا — وحيدٌ فريدٌ قادرٌ مُتكبّر

[1] يظهر ان هذا اللفظ "جمجمة" شمس

[2] من سهو الكاتب والصحيح "بيت" شمس

وذلك للدّين القويم كرامة ... اذا ما تبعتَ هُداه فالله يؤثرُ

ويشغفك الله العزيز محبة ... ويأخذ قلبك حب حب وياطرُ

فطوبیٰ لمن صافا صراط محمد ... ولمثل هذا النور ما بان نيّرُ

وصلنا الى المولیٰ بهدي نبيّنا ... فدع ما يقول الكافر المتنصّرُ

وفی كل اقوامٍ ظلامٌ مُدمِّرٌ ... وانّ رسول الله بدرٌ منورُ

وانّ رسول الله مهجة مجتنی ... ومن ذكرہ الاحلیٰ كانی متمّرُ

فدع كل ملفوظ بقول محمد ... وقلّد رسول الله تنج وتغفرُ

وليس طريق الهدیٰ الّا اتباعهٗ ... ومن قال قولاً غيره فيتبّرُ

ومن ردّ من قل الحياء كلامه ... فقد رُدّ ملعونا وسوف يمذّرُ

ومن يرتقوىً غير هدی رسولنا ... فذالكم الشيطان يعتو ويشغرُ

وما نحن الّا حزب ربٍ غالبٍ ... الّا انّ حزب الله يعلو وينصرُ

ووالله انّ كتابنا بحر الهُدیٰ ... وتالله انّ نبيّنا مُتبقِّرُ

ويبقیٰ الیٰ يوم القيامة دينه ... له ملتٌ بيضاء لا تتغيّرُ

ونوثر فی الدارين سنن رسولنا ... وسُنّت خير الرسل خير وازهرُ

فلما عرفت الحق دع ذكر باطل ... ولو للصداقت مثل بكرٍ تُنهرُ

الا ايها الثرثار خف قهر قاهر ... ويعلم ربّی ما تسرّ و تجهرُ

ولا تقفُ ما لا تعرفن وجوهه ... وثابر علیٰ الحق الذی هو اظهرُ

ووالله ما كان ابن مريم خالقا ... فلا تهلكوا بغياً وتوبوا واحذروا

ولا تعجبن من انه ليس من اب ... ولمثل هذا الخلق فی الدود تنظرُ

بل الدود اعجب خلقة من مسيحكم
ويخلق ربّی ما يشاء و يقدر

الا رب دود قد ترى فی مربّع
تكوّن فی ليل وتنمو وتكثر

وليست لها ام بارضٍ ولا ابٌ
ففكر هذا ك الله هادٍ اكبر

وانكنت لا تدع الجدال وتنكر
فبارزلنا انا الى الحرب نعكر

وانّ لنا المولیٰ ولا مولےٰ لكم
فتنظر انا نغلبن و ننصر

ووالله انّی اكسرنّ صليبكم
ولو مزّقت ذرات جسمی واكسر

ووالله ياتی وقت فتحی ونصرتی
ووالله انّی فائز و مُعزّز

ووالله يثنیٰ فی البلاد امامنا
امام الانام المصطفیٰ المتخيّر

ومافی يديك بغير قول مُدلسٍ
تكدّ وتستقری المحال وتفجر

وكتبك قفرٌ حشوها الكفر والردا
مُحرفةٌ فی كل عامٍ تغيّر

فتلك براهين على سخفِ دينكم
وقد قلت تحقيقًا ولو انت تبسر

لقد زين الشيطان اقواله لكم
يوسوسكم فی كل حين ويمكر

وقد ذكّر الاخيار من قبل قومكم
ولاخُريات الناس نحن نذكر

وكيف يساوی دين عيسٰے لديننا
ولا يستوی دخن ونجم ازهر

وقد جاء يوم الله فاليوم ربّنا
يدقق اجزاء الصليب ويكسر

وقلتُ له لا تحسبِ العبد خالقًا
وكل امرء عن قوله يستفسر

وقلت له لا تستر الحق عامدًا
سيُبدِی المهيمن كل ما كنت تستر

وقلت له لما ابی ان شانُنا
بلاغ فبلغنا وانك منذر

وان كنت لم تسمع فزدنی تجاسر
لتسعر نار الله ثم تدمّر

فزد فی جراءات و زد فی تقاعس ۔ و زد فی عمایات تنتفنی و تُبتر
ولیس عذاب الله عذبًا کما تریٰ ۔ سیحرق فی نار اللظی من یفجر
غیور فیاخذ مشرکًا بذنوبه ۔ ولیس له احد شفیعًا ومازر
رفیع علیّ کیف یُدرك کنهه ۔ اذا ما ترقت عیننا تتحیر
اتعصون بغیًا من به الخلق اٰمنوا ۔ اتنسون یومًا ما به الناس انذروا
وکیف یکون العبد کابن لربه ۔ فسبحان رب العرش عما تصوروا
وقد مات عیسٰے لیس حیًّا واننّا ۔ نردّ علی من قال حي ونجحر
واخبرنی ربّی بموت مسیحکم ۔ وکان هو الاولیٰ واکفی واجدر
وکم من دواب الارض یحي مدة ۔ علیٰ ظهرها فاعجب لهذ او فکروا
وان جنود الانبیاء وحزبهم ۔ الوف فهل ترین کابنك آخر
فان کان للرحمٰن ولد کقولکم ۔ فشجرة نسل الله تنمو وتکثر
ابُدّل سنة ربّنا بعد مدة ۔ ایمکن فی سنن القدیم تغیر
وقانون سنن الله فی بعث رسله ۔ مبین فهل ابصرت اولا تُبصر
وان لم تر الیوم الهدی فتریٰ غدًا ۔ ظلامًا مهیبًا فیه تهوی وتندر
اتخلع جهلًا ربقة العقل والنهیٰ ۔ لاقوال قوم قد اضلوا ودُمّروا
اتترك ما جاءت به الرسل من هدےٰ ۔ الا تتبعن قومًا هدوا وتبصروا
علیکم بسبل الله من قبل ساعة ۔ تریکم لظی النار التی هی تسعر
عذاب الیم لا انتهاء لحرقه ۔ وان ینضجن جلد فیُخلق اٰخر
ینبئك العلام ما کنت تضمر ۔ ویبدی لك النور الذی الیوم تنکر

الا ایها الناس اتقوا الله ربکم	وان عذاب الله ادهی و اکبر
الم یاتکم نذر وآیات ربکم	نری بغیکم ودموعنا تتحدر
ولکل نبأ مستقر ومظهر	ولکلّ ما یاتیك وقت مُقدّر
ویحکم رب العرش بینی وبینکم	وها انا قبل عذاب ربّی اخبر
وقوم مضوا من قبل ضالین من هوے	فانتم قبلتم کلما هم زوّروا
اخذتم طریق الشرك والفسق والردا	وثرّت خطایاکم فلم تستغفروا
فارسلنی ربّی الیکم لتهتدوا	ولتقبلوا ما قال رَبّی وتُغفَرَ[له]
فان شئت ماء الله فاقصد مناهلی	فیعطك من عین وعین تنور
واغلظ حجب ما تراك علی الهدیٰ	تعال علیٰ قدم الضلال فتزهر
وفیك فساد لو علمت اجتنبته	وذا لکم الشیطان یغوی ویحصر
ذبیت عن الدین الحنیفی شکوککم	وازعجت اصل اصولکم ثم تنکر
وقلتم لنا دین بعید من النهی	وهذا فساد ظاهر لیس یستر
وکل امرء بالعقل یفهم امره	کما بالعیون یشاهدون ویبصر
وعقل الفتی نصف ونصف حواسه	وکصفق اید منهما العلم یظهر
تصدیت فی نصر الضلال تعمدا	فبارز لحرب اللهِ ان کُنت تقدر
وما انت الا عابد الحرص والهویٰ	تشمر ذیلك للحطام وتهجر
رایت لك الرویا وانك میت	وان کلام الله لا تتغیر
وعدة وعد الله عشر وخمسة	اذا ما انقضت فاعلم بانك محضر
وتعمی وتحضر عند ذی العرش مجرمًا	وتسال عما کنت تهذی وتکفر
وما قلت من تلقاء نفسی تجاسرا	بل الآن نبأنی العلیم المقدر

له تغفروا ـ شمس

فبلّغت تبليغا و آليتُ حِلفةً | علیٰ صدق ما اظهرت فانظرْ ننظرُ

فان اكُ صديقا فربّي يعزّني | وان اكُ كذابا فسوف احقّرُ

واعلم ان مهيمنی لا يضيعنی | واعلم ان مويّدی سوف ينصرُ

فتوفی السّفهاء من اهل الهوىٰ | وكل امرءٍ عند التخاصم يسبر

ذووا فطنةٍ يدرون بحثی وبحثه | وما فی السماء فسوف يبدو ويظهرُ

وان يسلمن يسلم والّا فميّت | وهذا ان منّا آيتان ونشكرُ

ووالله هذا من الٰهی ومن يحش | الی اشهر مذكورة فسينظر

وتحت رداء الله روحی ومهجتی | وما يعرفنی احد وربّی يبصرُ

ولست بربی كاذبا تارك الهدی | ولست بربی كالذی هو يهذرُ

وهنّانی ربّی بنهج محبة | علی ما تضوع مسك فتحی وعنبر

وذلك من بركات روح رسولنا | نبی له نور منير و ازهرُ

رؤف رحيم آمر مانع معًا | بشير نذير فی الكروب مبشرُ

له درجات لا شريك له بها | له فيض خير لا تضاهيه ابحرُ

تخيره الرحمٰن من بين خلقه | ذكاء بجلوته و بدر منوّرُ

وكان جلال فی عرانين وبله | خفی الغار من انفاقهن الممطرُ

رؤف رحيم كهف امم جميعها | شفيع الوریٰ سلّی اذا ما اضجروا

الاماهر فتانی ثناء رسولنا | له رتبة فيه المدائح تحصرُ

وان امان الله فی سبل هديه | فطوبیٰ لشخص يقتفی ما يومرُ

سقی فيهج العرفان كل مصاحب | فبنشوة الصهباء سُرّوا وابشروا

وقد راح والمخلوق فی ظلماته … وجهلاته مثل الاوابد ینفر
فاکملهم قولا وفعلا ومیسما … وایقظهم فاستیقظوا وتطهروا
رسول کریم ضعّف الله شانه … وبدر منیر لا یضاهیه نیّر
وکافح امر المسلمین بنفسه … وعلّمهم سنن الهدی فتبصروا
بأمّته احفی من الاب بابنه … شفیع کریم مشفق ومحذّر
فمن جاءه طوعًا وصدقا فقد نجا … ومن اعرض عن احکامه فیدمّر
ولم یتقدم مثله فی کماله … واخلاقه العلیا ولا یتاخّر
فدع ذکر موسیٰ واترکن ابن مریم … ودع العصا لما تراء المفقّر
له رتبة فی الانبیاء رفیعة … فطوبی لقوم طاوعوه وخیروا
وعسکره فی کل حرب مبارز … اذا ما التقی الجمعان فانظر وننظر
وجاء بقرآن مجید مکمل … منیر فنور عالما وینور
کتاب کریم حاز کل فضیلة … ویسقی کؤس معارف ویوفر
وفیه رأینا بینات من الهدیٰ … وفیه وجدنا ما یقی ویُبَصّر
کعین کحیل زینت صفحاته … بناظرة من عینِ خلد ینظر
طریٌ طلاوته ولم تعف نقطة … لما صانه الله القدیر الموقّر
فیا عجبا من حُسنه وجماله … اری انه در ومسك وعنبر
وان سروری فی إدارة کأسه … فهل فی الندامی حاضر من یُکرر
وریاه قد فاق الحدائق کلها … نسیم الصبا من شانه تتحیر
اذا ما تلا من آیة طالب الهدی … یری نوره یجری کعین ویمطر

وفیه من الله اللطیف عجائب ... اشاهدها فی کل وقت وانظر
ایعجب من هذا سفیه مشرد ... والهاه عن نور ظلام مکدر
الیٰ قوله یرنو الحکیم تلذذا ... ویعرض عنه الجاهل المتکبر
کتاب جلیل قد تعالیٰ شانه ... ید الی رؤس المنکرین ویکسر
هو السیف فی ایدی رجال مواطن ... فلن یعصم درع منه فوجًا ومغفر
کلام یفل المرهفات بحدّه ... یبشرنا فی کل امر وینذر
بدیّة قوم مُنکر مغلولة ... وهدت هراواهم وسرّوا وکسّرا
یباهون مرجحین جهلا ونخوة ... وسوف تراهم مدبرین فتبشر
فدًا لك رُوحی یا حبیبی وسیّدی ... فدا لك رُوحی انت ورد مُنضّر
وما انت الا نائب الله فی الوریٰ ... واعطاك ربّك هذه ثم کوثر
ویعجز عن تحمید حُسنك مومن ... فکیف محمدك الذی هو یُکفر
یکفّرنی شیخ وتتلوه اُمّةٌ ... وما ان اراه کحاقل یتدبّر
یری ظهره عند النضال کثعلب ... وکالذئب یعوی حین یهذی ویهجر
غبی عتی اضرم الجهل غیظه ... کجلمود صخرٍ جهله لا یغیر
وکفرنی بالحقد من غیر مرة ... نقلت لك الویلات انك اکفر
ویسعی لایذائی ویسعیٰ بزوره ... علیّ حریص کالعدا لو یقدر
عجبت له ما یتقی الله ذرّة ... اشقوة هذا المرء امر مُقدّر
فطورًا یردّ البیّنات وتارةً ... یحرّف قول المصطفیٰ ویغیّر
قصدت هداه ترحمًا فتمایلا ... علی الرجس والبلوی فکیف اطهر

وقال يمين الله مالك ناصر ‌ ‌ ‌ فآليت انّ الله معنا فنظفرُ
ولما أُريد علاجه من نصيحة ‌ ‌ ‌ بسب ويبدی کلما کان يضمرُ
وجاهدت لله الکريم لهديه ‌ ‌ ‌ فما قل من اوهامه بل تکثّرُ
عجبت لختم الله کيف اضله ‌ ‌ ‌ يردّ النّصوص کانّهٗ لا يُبصِرُ
خيالاته کالنائمين ضعيفة ‌ ‌ ‌ نؤمٌ فيبغض کُلّ من هو يُسهرُ
وانا نسهّده ودادًا وشفقةً ‌ ‌ ‌ فيهجونِ من جهل ولا يتخفّرُ
له کتب السب والشتم حشوها ‌ ‌ ‌ شرير فيستقری الشرور ويفخرُ
يغوص کدلو عند حوض فيرجعن ‌ ‌ ‌ بحماءٍ ومايسقيه ماء اتفکرُ
بعيد من التقوی فتسمع انه ‌ ‌ ‌ کباقورة الاضحی بعيد ينحرُ
لقد زين الشيطان اقواله لهٗ ‌ ‌ ‌ يوسوسه وقتًا ووقتا يکورُ
واکفرنی بخلًا وجهلًا ونأةً ‌ ‌ ‌ ووافقه خلق ضرير مدعثر
يقولون انا قادرون علی الاذی ‌ ‌ ‌ فقلنا اخسئوا ان المهيمن اقدرُ
فيا علماء السوء ما العذر فی غدٍ ‌ ‌ ‌ أيُلعن مثلی مسلم ويُکفّرُ
وما غيظکم الا لعيسی واسمه ‌ ‌ ‌ ايدعی بهذا الاسم شخص محقّرُ
وما تعلمون شئون ربّی وفضله ‌ ‌ ‌ ويعلم ربی کلّ نفس وينظرُ
انعمة ربّی فی يديکم محاطة ‌ ‌ ‌ ويفعل ربی ما يشاء ويظهر
انحن نفرّ من النّبی وبابه ‌ ‌ ‌ خف الله يا صيد الردا کيف تجسرُ
انترك قرآنا کريمًا ودرره ‌ ‌ ‌ فما لك لا تدری صلاحا وتفجرُ
اخترت رجسا بعد خمسين حجة ‌ ‌ ‌ وقد کُنتَ تشهد ان احمد اطهرُ

وتعلم اني حذر ايان ومتقى ... وتعلم زأرو بعده تتنمر

تبصر خصيمي هل ترى من دلائل ... على ما تقول وفكرن كيف تكفر

انحن تركنا قبلة الله شقوة ... انبذ صحف الله كفرا ونهجر

انرغب عن دين النبي المصطفى ... ودينا مخالف دينه فنتخير

سيخزى المهيمن كاذبا تارك الهدى ... كلا تا امام الله والله ينظر

واني انا الرحمان ناصر حزبه ... ومن كان من حزبي فيعلى وينصر

هذا الهام من الله تم

وما كان ان تخفى الحقائق دائما ... وما يكتم الانسان فالدهر يظهر

وليس خفاء مغلق في ديننا ... وما جاء من هدي مبين فنوثر

سيكشف سر صدورنا وصدوركم ... بيوم يقود الى المليك ويحشر

فمن كان يسعى اليوم في الدين مفسدا ... فيحرق في يوم لظاه تسعر

وانا على نور وانتم على اللظى ... وما يستوي عمي وقوم يبصر

ومن كان محجوبا فياتي موسوس ... فيكبه في هوة ويدمر

وما يصطفي الله العليم من ورا ... وما يجتبي الفساق رب اطهر

فذرني وخلاقي ولست مصيطرا ... علي ولا حكم وقاض فتامر

وآثرني ربي واخزاك خالقي ... فقد ضاع يا مسكين ما كنت تنذر

اليست تقات الله شرط المومن ... فما لك يوم الاخذ لا تتذكر

وعدوت حتى قلت لست بايب ... وان الهدى بعد التقى متوعر

انفتي بما لم ينزل الله من هدى ... وتكفر من القى السلام وتجسر

ووالله بل تالله لوكنتَ مخلصًا ۔۔۔ اريتك اٰيات ولكن تزوِّرُ

ولوقبل اكفارى سالت امانة ۔۔۔ لعمري هديت وصرت شيخا يبصرُ

ولكن ظننتَ ظنون سوء بعجلةٍ ۔۔۔ كخولٍ هوىً والخول لا يتطهرُ

هل العلم شئ غيرتعليم ربنا ۔۔۔ واىّ حديث بعده تتخيّرُ

كتاب كريم احكمت اٰياته ۔۔۔ وحياته يحي القلوب ويزهرُ

بدع الشقى فلا يمسُّ نكاته ۔۔۔ ويروى التقي هدىً فينمو ويثمرُ

ومتعنى من فيضه لطف خالقى ۔۔۔ فانى رضيع كتابه ومخفرُ

كريم فيؤتى من يشاءُ علومه ۔۔۔ قدير فكيف تكذّبنّ وتهكرُ

واني نظمت قصيدتى من فضله ۔۔۔ لتعلم فضل الله كيف يخيّرُ

تعال بميدان النضال شجاعة ۔۔۔ ليظهر علمك فى الجدال وتسبرُ

تريدون ذلتنا ونحن هوانكم ۔۔۔ فيكرم ربّى من يشاء وينصرُ

اتطلب مني آية الخزى والردى ۔۔۔ ويأتيك امر الله فَجأً فتُبْتَرُ

وحمدتنى من قبل ثم ذممتنى ۔۔۔ فقد لاح انك خيتعور مزوّرُ

وانى انا الخطار ان كنت طاعنا ۔۔۔ رماحي مثقفة وسيفى مذكرُ

وانّا جهرنا بسُر دين محمّدٍ ۔۔۔ وانت تسب هوىً فِى السّبّ تجهرُ

متى ندن منك ترحما تتباعد ۔۔۔ ونريد حل العقد رحما فتحترُ

وسبلك صعب لكن انت غثاءه ۔۔۔ وغيثك حصرٌ لكن انت تدعثر

وماان ارفيك[له] التخوف والتقى ۔۔۔ وان الفتى يخشى اذا ما يُذعرُ

ومن كذب الصديق هُتّك سره ۔۔۔ ومن اكثر التكفير يومًا سيكفرُ

له ارىٰ ـ شمس

وان تضربن على الصلاة زجاجة ... فلا الصخر بل ان الزجاجة تكسر

فهل فی اناس مُکفرین مُدبّر ... بدبر فی قولی و فی الكتب ینظر

وو الله انّي آيس من صلاحهم ... وما ان اری شخصا یکفّ و یحذر

وقُلت لشیخ قد تقدم ذكره ... الام تکفرنا و تهجو ونصعر

تعال نباهل فی مقام معین ... لیُهلك من هو كاذب ومزور

حلفت یمینا من لعان موكدٍ ... فانی بمیدان اللعان ساحضر

فاذا انیٰ بعد الترصد یومنا ... فقمتُ ولم اكسل وماكنت اقصر

خرجنا وخلق كان یسعیٰ ورائنا ... لینظر كیف یباهلن و یکفر

فجاء ولکن لم یباهل مخافةً ... واعرض حتی لامرمن هو یبصر

ولم یتمالك ان یباهل كالفتیٰ ... وظل یرینا ظهر جبن ویدبر

وجاشت الیه النفس خوفا وخشیة ... وقد خفت ان یغشی علیه ویُخطر

ووجدته بحرًا وموجس خیفة ... كان حسامی یهجمن و یبتر

فقلت له لما ابی انّ حجّتی ... لقد تم والله العلیم سیاظر

وانْ شِئتَ سل من كان فینا حاضرا ... وما قلت الا ما هو المتقرّر

وباهلنی من غزنویین مُكفر ... وقوفا كذی شجرات ارض یشجر

فقمت بصحبی لِلدّعاء مباهلًا ... وكان معی ربّی یرانی و ینظر

نصعّد صرخ الصادقین الی السّما ... لما اخذتهم رقّةٌ و تاثر

فاعجب خلقا جیشهم وبکائهم ... فبكوا بمبکاهم وقام المحشر

وظلّ المباهل یقذفن مكفّرا ... فیا عجبًا من دینهم كیف كفّروا

وما الكفر الا ما يسميه ربنا	فذرهم يسبوا كيف شاؤا و يكفروا
وانّا توكلنا على الله ربنا	وقد شد ازر العبد رب مُبَشِّرُ

واخر دعوانا انِ الحمدُ كلّه
لِربّ يرى حالِي وقالِي وينصرُ

القصيدة الثالثة المباركة الطيبة في نعتِ رسول الله صلى الله عليه وسلم

بكَ الحول يا قيّوم يا منبع الهدى	نوفق لي ان اثني عليك واحمدا
تتوب على عبدٍ يتوب تندما	وتنجي غريقا في الضلالةِ مُفسِدا
كبير المعاصى عند عفوكَ تافهٌ	فما لك في عبد الم ترددا
تحيط بكنه الكائنات وسرّها	وتعلم منهاج السوى ومحرّدا
ونحن عبادك يا الٰهي وملجائي	نخر امامك خشية وتعبدا
وما كان انَ يخفى عليكَ نحاسنا	وتعلم الوان النحاس وعسجدا
وكم من دهي اهلكتهم من شرورهم	واخذتهم وكسرت دايا منضدا
وكم من حقير في عيون جعلتهم	باعين خلق لولوءًا اوزبرجدا
وتعمر اطلالا بفضل ورحمة	وتهدم من قهر منيفا ممردا

وما کان مِثلُك قدرةً وترحمًا ۔۔۔ ومثلك ربّي ما اریٰ متفردا

فسبحان من خلق الخلائق کلها ۔۔۔ وجعل کشیءٌ واحد متبددا

غیور یُبید المجرمین بسخطه ۔۔۔ غفور ینجی التائبین من الردیٰ

فلا تامنن من سخطه عند رحمه ۔۔۔ ولا تیئسن من رحمه ان تشددا

وان شاء یبلو بالشدائد خلقه ۔۔۔ وان شاء یعطیهم طریفا ومتلدا

وحید فرید لا شریك لذاته ۔۔۔ قويٌ عليٌ فی الکمال توحّدا

ومن جاءه طوعا وصدقا فقد نجا ۔۔۔ وادخل وردا بعد ما کان ملبدا

له الملك والملکوت والمجد کله ۔۔۔ وکل له ما لاح اوراح او غدا

ومن قال ان له الٰها قادرا ۔۔۔ سواه فقد تبع الضلالة واعتدیٰ

هدی العالمین وانزل الکتب رحمة ۔۔۔ وارسل رسلا بعد رسل واکدا

وانت الٰهی ما منی و مفازتي ۔۔۔ وما لی سواك معاون یدفع العدا

علیك توکلنا وانت ملاذنا ۔۔۔ وقد مسنا ضرّ وجئناك للندا

ولك آیات فی عباد حمدتهم ۔۔۔ ولا سیما عبد تسمیه احمدًا

له فی عبادة ربه علی مرجل ۔۔۔ وفاق قلوب العالمین تعبدا

ومن وجهه جلی بعیدا واقربا ۔۔۔ واصاب وابله تلاعا وجدجدا

له آیتا موسیٰ وروح ابن مریم ۔۔۔ وعرفان ابراهیم دینا ومرصدا

وکان الحجاز وما سواه کمیت ۔۔۔ شفیع الوریٰ احییٰ وادنی المبعدا

وکان مکاوحة وفسق شعارهم ۔۔۔ یباهون مرتجین فی سبل الردیٰ

فلم یبق منهم کافر الا الذی ۔۔۔ اصرّ بشقوته علی ما تعودا

شريعته الغراء امور معبد ۔۔۔ غيور فاحرق كل دير وجلسدا

واتى بصحف الله لا شك انها ۔۔۔ كتاب كريم يرفد المسترفدا

فمن جاءه ذلا لتعظيم شانه ۔۔۔ فيعطى له فى حضرت القدس سوددا

فيا طالب العرفان خذ ذيل شرعه ۔۔۔ ودع كل متبوع بهذا المقتدىٰ

يزكى قلوب الناس من كل ظلمة ۔۔۔ ومن جاءه صدقا فنوره الهُدىٰ

ولما تجلى نوره التام للورىٰ ۔۔۔ ولوح وجه المنكرين وسودا

تراء اجمال الحق كالشمس فى الضحى ۔۔۔ ولاح علينا وجهه الطلق سرمدا

وقد اصطفيت بمجتبى ذكر حمده ۔۔۔ وكان لنا هذا المتاع تزودا

وفوضني ربّي الى فيض نوره ۔۔۔ فاصبحت من فيضان احمدٌ احمدا

وهذا من الله الكريم المحسن ۔۔۔ وما كان من الطافه مستبعدا

ووالله هذا كله من محمدٌ ۔۔۔ ويعلم ربّي انه كان مرشدا

وفى مجتبى فور وجيش لامدحا ۔۔۔ سلالة انوار الكريم محمّدا

كريم السجايا اكمل العلم والنهىٰ ۔۔۔ شفيع البرايا منبع الفضل والهدىٰ

تبصر خصيمى هل ترى من مشاكه ۔۔۔ بتلك الصفات الصالحات باحمدا

بشير نذير آمر مانع معًا ۔۔۔ حكيم بحكمته الجليلة يقتدىٰ

هدى الهائمين الى صراط مقوم ۔۔۔ ونوّر افكار العقول وايّدا

له طلعة يجلوا الظلام شعاعها ۔۔۔ ذكاء منير برجه كان برجدا

له درجات ليس فيها مشارك ۔۔۔ شفيع يزكّينا ويُدنى المبعدا

وماهو الا نائب الله فى الورىٰ ۔۔۔ وفاق جميعًا رحمة وتوددا

تخيره الرحمان من بين خلقه ۔۔۔ واعطاه ما لم يعط احد من الندىٰ

وقد كان وجه الارض وجها مسودا ۔۔۔ فصار به نورًا منيرا واغيدا

وارسله البارى بآيات فضله ۔۔۔ الىٰ حزب قوم كان لدًّا ومفسدا

وملكٍ تابّط كل شرٍ قومه ۔۔۔ وكُلٌّ تلا بغيًا اذا راح او غدا

بلوبة مكة ذات حففت عقنقل ۔۔۔ بلاد ترى فيها صفيحًا مُصمّدا

وما كان فيها من زروعٍ ودوحة ۔۔۔ ترى كالظليم ثراه ازعرار بدا

تكنّف عقوة داره ذاتَ ليلة ۔۔۔ جماعت قوم كان لدا ومفسدا

فادركه تائيد ربّ مهيمن ۔۔۔ ونجّاه عون الله من صولة العدا

تذكرت يومًا فيه اخرج سيدى ۔۔۔ ففاضت دموع العين منى بمنتدىٰ

الىٰ الآن انوار ببرقه بيثرب ۔۔۔ نشاهدُ فيها كلّ يوم تجددا

فوجه المدينة صار منه منورا ۔۔۔ وبارك حرّ الرمل وطئا وقرددا

حَفًا في جناني نورا من ضيائه ۔۔۔ فاصبحت ذا فهم سليم وذا الهدىٰ

وارسلنى ربّيْ لتائيد دينه ۔۔۔ فجئت لهذا القرن عبدًا مجدّدا

له صحبة كانوا مجانين حبه ۔۔۔ وجعلوا اثرى قدميه للعين اثمدا

واروا انشاطًا عند كل مصيبة ۔۔۔ كعوجاء مرقال توارى تخددا

واذا مر بينا اهاب بغنمه ۔۔۔ فراعوا الى صوت المهيب توددا

وكان وصال الحق في نياتهم ۔۔۔ وخطراتهم فلاجله مدوا اليدا

وراوا حيات نفوسهم فى موتهم ۔۔۔ فجاؤا بميدان القتال تجلدا

وجاشت اليهم من كروبٍ نفوسهم ۔۔۔ وانذرهم قوم شقى تهدّدا

فظلوا ينادون المنايا بصدقهم ... وما كان منهم من ابى اوتردّدا
وفاضت لتطهير الاناس دماؤهم ... من الصدق حتى اثر الخلق مرصدا
واحيوا اللياليهم مخافة ربهم ... واذابهم يوم يُشيّب ثوهدا
تناهوا عن الاهواء خوفا وخشية ... وبانوا لمولٰهم قياماً وسجدا
تلقوا علوماً من كتاب مقدس ... حكيم فصافاهم كريم ذوالندیٰ
كنوقٍ كرائم ذات خصل تجلدوا ... وتربعوا كلأ الاسرة اغيدا
اتعرف قوماً كان ميتا كمثلهم ... نؤماً كاموات جهولا يلنددا
فايقظهم هذا النبى فاصبحوا ... منيرين محسودين فى العلم والهدے
وجاؤا ونور من وراء يسوقهم ... اليه ونور من امامٍ مقودا
ولوكشف باطنهم ترى فى قلوبهم ... يقيناً كطبقات السماء منضدا
تداركهم لطف الالٰه تفضلا ... وزكّى بروح منه فضلا وايّدا
ففاقوا بفضل الله خلق زمانهم ... بعلم وايمان ونور بالهُدے
وهذا من النور الذى هو احمد صلعم ... فدًى لك رُوحى يا مُحمّد صلعم سرمدا
امرتَ من الله الذى كان مرشدا ... فاحرقتَ بدعات وقومتَ مرصدا
وجئتَ لتنجية الانام من الهوىٰ ... فواهًا لمنجى خلص الخلق من ردے
وتورّمت قدماك لله قائما ... ومثلك رجلا ما سمعنا تعبدا
جذبت الى الدين القويم بقوة ... وما ضاعت الدنيا اذالدين شيدا
وارسلك البارى بآيات فضله ... لکے تنقذ الاسلام من فتن العدا
يحب جنانى كل ارض وطئتها ... فيا ليت لى كانت بلادك مولدا

واكفرني قومي لجئتك لاهفا ۔۔۔ وكيف يكفّر من يوالي محمّدا
عجبت لشيخ في البطالة مفسدٍ ۔۔۔ اضل كثيرا بالشرور وبعّدا
سلوه يمينا هل اتاني مباهلا ۔۔۔ وقد وعد جزما ثم نكث تعمّدا
فخذ يا الهي مثل هذا المكذب ۔۔۔ كاخذك من عادى وليا وشدّدا
اضل كثيرا من صراط منور ۔۔۔ تباعد من حق صريح وابعدا
قد اختار من جهل رضاء خلائق ۔۔۔ وكان رضى الباري اهم واوكدا
وما كان لي بغض وربّي شاهد ۔۔۔ وفي الله عاديناه اذ حال مرصدا
يسب وما ادري على ما يسبّني ۔۔۔ ايلعن من احيى صلاحا وجدّدا
نعم نشهدن ان ابن مريم ميّت ۔۔۔ اهذا مقال يجعل البرّ ملحدا
وهل من دلائل عندكم تؤثرونها ۔۔۔ فان كان فاتوني بتلك تجلّدا
انحن نخالف سبل دين نبيّنا ۔۔۔ وقد ضل سعيا من قلى دين احمدا
سيكشف سر صدورنا وصدوركم ۔۔۔ بيوم يسود وجه من كان مفسدا
فمن كان يسعى اليوم في الارض مفسدا ۔۔۔ فيحرق في يوم النشور مزوّدا
اليس تقات الله فيكم كذرة ۔۔۔ اتخشون لومة حبّكم ومفنّدا
وقد كان ربي قدّر الامر رحمة ۔۔۔ فحصت باذن الله ثوبا مقددا
رايت تغيظكم فلم آل لجّة ۔۔۔ ووطئت ذوقا امعزا منوقّدا
ولست بذي علم ولكن اعانني ۔۔۔ عليم رآني مستهاما فايّدا
ووالله اني صادق غير مفتر ۔۔۔ وايّدني ربّي وما ضاع عني سُدى
وما قلت الا ما امرت بوحيه ۔۔۔ وما كان هجس بل سمعت مندّدا

الکتم حقا کالمداجی المخامر ... مخافة قوم لا یریدون مرصدا

تعالیٰ مقامی فاختفی من عیونهم ... وربّی یریٰ هذا الجنان المجردا

وفی الدین اسرار وسبل خفیة ... یلاحظها من زاده الله فی الھُدیٰ

وھذا علی الاسلام ادھی مصائب ... یکفّر من جاء الانام مجدّدا

اتکفر رجلاً قد انار صلاحهٗ ... ومثلک جھلا ما رایت ضفنددا

اتکفر رجلاً ایّد الدین حجة ... ودا فارؤس الصائلین وارجدا

انحن نفر من الرسول ودینه ... وبید ولکم آیاتنا الیوم او غدا

ووالله لولا حب وجه محمدٌ ... لما کان لی حول لامدح احمدا

ففی ذاک آیات لکل مکذب ... حریص علی سب والوی کالعدا

وکم من مصائب للرسول اذوقها ... وکم من تکالیف سئمت توددا

وغم یفوق ظلام لیل مظلم ... وھول کلیل السلخ یبدی تھددا

وضرٍّ کضرب الفاس اصلت سیفه ... وخوف کاصوات الصراصر قد بدا

فاسئم تلک المحن من ذوق مھجتی ... واسئل ربّی ان یزید تشدّدا

وموتی بسبل المصطفیٰ خیر میتة ... فان فُزتُھا فساحشرن بالمقتدی

سأدخل من عشق بروضة قبرهٗ ... وما تعلم ھذا السرّ یا تارک الھدیٰ

القصیدة الرابعة

الا ایها الواشی الام تکذب ۔ و تکفر من هو مومن و تونّب

و آلیت انّی مسلمٌ ثم تکفر ۔ فاین الحیا انت امرؤ او عقرب

الا اننی تبر و انت مذهب ۔ الا اننی اسد و انک ثعلب

الا اننی فی کل حرب غالب ۔ فکدنی بما زوّرت فالحق یغلب

و بشرنی ربّی و قال مبشرا ۔ ستعرف یوم العید و العید اقرب

و نعمّنی ربّی فکیف اردّہ ۔ و ھذا عطاء اللہ و الخلق یعجب

و سوف تری انی صدوق موید ۔ و لست بفضل اللہ و انت تحسب

و یبدی لک الرحمان امری فینجلی ۔ اھذا ظلام او من اللہ کوکب

یری اللہ ما ھو مختفی فی قلوبنا ۔ فیفضح من ھو کاذبٌ و یکذبُ

و یعلم ربّی من ھو الشرّ منزلا ۔ و من ھو عند اللہ برٌّ مقربُ

الام تری زورا کصدقٍ ممحّصٍ ۔ و تستجلب الحمقیٰ الیہ و تجذبُ

و قاسمتھم ان الفتاوی صحیحة ۔ و علیک وزر الکذب ان کنت تکذبُ

و ھل لک من علم و نص محکم ۔ علی کفرنا او تخرصن و تنتغب

کمثلک امم قد ابید و ابذنبھم ۔ فتحسّسن من نبأھم ما اعقبوا

اتغدف فی حربی قنا عادوننا ۔ و تترک ما اممت جُبنًا و تھرب

وما البحث الا ما علمت وذقته ۔ وتلك وهاذٔ للمنايا تقوّبُ

وما فى يديك بغير فلس مذهب ۔ تضلّ اميمًا بالسّراب وتخلب

وشاهدت انّك لست اهل معارف ۔ وتلهو وتهذى كالسكارىٰ وتلعب

متى نبد اخلاقًا فتبد ذميمة ۔ وتترك ماهو مستطاب واطيبُ

وعاديتنى وطويت كشحًا على الاذى ۔ ورميت حقدًا كلما كنت تحجبُ

وكنت تقول ساغلبن بحجتى ۔ وماكنت تدرى انك اليوم تغلبُ

ولستُ بعادٍ مسرفٍ بل اننى ۔ عزوف علىٰ ايذاءكم اتجنّبُ

وانّي امام الله فى كُلّ ساعة ۔ وينظر ربّى كلماهو اكسبُ

فان كنت عاديت الخبيث تدينا ۔ فتكرم عند مليكنا وتقربُ

وان كنت قد جاوزت حد تورع ۔ وتقفوت ما لم تعلمن فتعتبُ

فسوف ترى فى هذه ضرب ذلة ۔ ويوم نكال الله اخزى واعطبُ

ومن كان لاعن مومنٍ متعمدا ۔ فعليه ذِلّة لعنةٍ لا تنكبُ

اتامر بالتقوى وتفعل ضِدّه ۔ وتنكث عهدًا بعد عهدٍ وتهربُ

ولي لك فى اعشار قلبى لوعةً ۔ فكفرٌ وكذب اننى لست اغضبُ

الا ايّها الشيخ اتق الله الذى ۔ يهدّ عمارات الهوىٰ ويخرب

اذا ما توقد قهره يهلك الورىٰ ۔ فما حيص من ابرحسام يعضب

اتعوى كمثل الذئب والله اننى ۔ اراك كانّك ارنب اوثعلب

وما ان ارىٰ في خيط كيدك قوة ۔ ويصلح ربّي ما تهدّ وتشعب

المتحرفن رويآى كيف تحققت ۔ واصدق رويًا مومنٌ لا يكذب

ويأتيك من آثار صدقى بكثرة ... نليرقبن اوقاتها المترقّب
فان كنتُ كذابا فانت منعّم ... وان كنتُ صديقًا فسوف تُعذّبُ
اتكفرني فى امر عيسٰى تجاسرًا ... وكذبتني خطاءً ولستَ تصوبُ
تُوفّي عيسٰى هكذا قال ربنا ... صريحًا فصدّقنا ولا نتريب
وكيف نكذب آية هى قوله ... وتصديق كلمته اهم واوجب
نهى خالقى ان نحيين ابن مريم ... وتلك التى كفرت منها وتنصب
ولم يبق لى فى موته ريح ريبة ... لما الهمنى مَلِك صدوق مثوب
اقول ولا اخشى فانى مثيله ... ولو عند هذا القول بالسيف اضرب
ووالله انى جئت حين مجيئه ... وهو فارس حقا وانى محقبُ
وقد جاء فى القرآن ذكر وفاته ... وما جاء فيه هو الذى هو اصوب
ولو كان فى القرآن امر خلافه ... لآثرته دينا ولا اتجنبُ
ولكن كتاب الله يشهد انهٗ ... تناول من كاس المنايا فتعجبُ
امن غير منبع هديه نطلب الهدٰى ... وكل من الفرقان يعطى ويوهبُ
فنومن بالله الكريم وكتبه ... فاين بجحدك يا مكفّر تذهبُ
ويعلم ربّي كلما في عيبتى ... عليم فلا يخفى عليه مغيّبُ
وهذا هدى الله الذى هو ربّنا ... فان كنت ترغب عن هدًى لا نرغب
وان سراجى قوله وكتابه ... فان اعصه فسناه من اين اطلب
وان كتاب الله بحر معارف ... ونجذن فيه عيون ما نستعذب
وكم من نكات مثل غيد تمتعت ... بها مهجتى من هدي ربّي فجربوا

اذا ما نظرتُ الیٰ ضیاءِ جمالہٗ   فاذا الجمال علی سنا البرق یغلب

رئیتُ بنورٍ نورہ فتبینت   علیّ حقائقه ففیها اُقَلّبُ

یصدّ عن الطغویٰ یهدی الی التقیٰ   خفیر الیٰ طرق السلامة یجلبُ

یجر الی العُلیا وجاء من العلیٰ   کما هو امرٌ ظاهر لیس یحجبُ

وسر لطیف فی هداہ ونکتة   کنجم بعید نورها تتغیّبُ

ومن یأته یقبل ومن یُهدَ قلبه   الیٰ ما من الفرقان لا یتذبذبُ

یضئ القلوب ویدفعن ظلامها   ویشفی الصدور وسوادہ ویهذبُ

فقلت له لما شربتُ زلاله   فدًی لك رُوحی انت عینی ومشربُ

وکم من عمینٍ قد کشفت غطاءهم   ونجیتهم عما یعفی ویشغبُ

الا رب خصم خاض فیه عداوةً   فالهاه عن خوض سناہ الموثبُ

وان یفتحن عیناك وهاب الهدےٰ   فکایّن تری من سرہ لك معجب

وانی کعقل الناس نور کنورہ   وان النهی ببیانه یتهذب

ووالله یجری تحته نهر الهدیٰ   ومن اکثر الامعان فیه فیشرب

ومن یمعن الانظار فی الفاظه   فالیٰ سناہ التام یصبُ ویسحب

ومن یطلب الخیرات فیه ینلنه   ویری الیقین التام والشك یهرب

ومن یطلبن سبل الهدیٰ فی غیرہ   یکن سعیه لعنًا علیه فیعطب

ومن یعص فرقانًا کریمًا فانه   یُطع السعیر وفی الجحیم یقلبُ

وما العقل الا خبط عشواء ما یصب   یجدہ وما یخطی فیهذی ویلغبُ

ومهما تکن من عین ماءٍ باردٍ   تراه حثیثا عین صاد فیشربُ

وقد جئتُ بالماء المعين وعذبه ۔۔۔ فاين النهی لا تشربن ونشربُ
وسوف يريك الله نورَ تطهری ۔۔۔ ويريك مَنْ مناصد وقٌ وطيبٌ
خف الله عند الطعن فی اولياءه ۔۔۔ اولئك قوم من قلاهم فيشجبُ
تعالَ وتب مما منعتَ فاننی ۔۔۔ اصانع من يتلق حباً و اصحبُ
ولستُ مدعثر من جفايل اننی ۔۔۔ عروف علیٰ ايذائكم التحبب
وفی السلم والاسلام انی سابق ۔۔۔ واذا اترا مبيتم فسهمی مثقب
واذا انضاربتم فسيفی قاطع ۔۔۔ واذا انطاعنتم فرمحی مذرب
وان المزوّر لا ينجيه مكره ۔۔۔ وان يختف فی غار عميق فيثغب
تذكر نصيحة غزنوی صالح ۔۔۔ وعليك سبل الرفق والرفق اعذب
وكم من امور الحق قلّبتَ جرأة ۔۔۔ فسوف تری يومًا الیٰ ما تُقلّب
وان كنت ذی علم فارنی كما له ۔۔۔ وما ينفعن بعد الغزاة تصيب
وانّی علیٰ علم وزدت بصيرة ۔۔۔ من الله فی امری وانت مكذّب
خف الله حزمًا يا ابن مرء احبّنی ۔۔۔ فدع ما يلازمه عدو ومخيبُ
وما يمنعنّك من رجوع وتوبةٍ ۔۔۔ األيتَ جهلاً حلفةً فتثربُ
وان كنت ذا عسرٍ وضمر معيلا ۔۔۔ فان شاء ربّی ترزقن فتخطبُ
ووالله ان شقاك هيج لی البكا ۔۔۔ لدی عين احياء نموت ونتغب
الا تعرفن قصص الذين تمردوا ۔۔۔ فما لك تدری سم ذنب وتذنب
اتُدام بين الاقربين كباطر ۔۔۔ وان غداة البين ادنی واقربُ
ومثلك جافٍ قد خلا ومكذبٌ ۔۔۔ فاباد هم ربٌّ قدير معذب

سيسلب منك الضعف والشيب قوة ... وما ان ارى عنك الغواية تسلبُ

فاكفر وكذب ايها الشيخ دائمًا ... واني بفضل الله رجل مهذبُ

والهمنى ربي واعطى معارفًا ... فبنوره الاجلى الى الحق اندبُ

اتغفل من قهر الحسيب واخذه ... وتذعرنا من جور خلق وترعبُ

نجاتك من جذبات نفسك مشكل ... يُزل الغلام الخفر بكر هوزب

الى الله مرجعنا فيظهر خبأنا ... على الاشقياء وكل امر مرتبُ

فقد كذبوا بالحق لما جاءهم ... فسوف يريهم ربّنا ما كذبوا

وقد كذبت قبلى عباد ذووا التقىٰ ... فصبروا على ما كذبوا وترقبوا

فلما نسوا الحواء ما ذكروا به ... أُسِعت وجوه قلوبهم ما قلبوا

تحامونِ بالحقد المدمر كلهم ... وامهم الشيخ السفيه المجبُ

وكيف اخاف عناد قوم مفسد ... ويعنا منى ربّي عليهم ويصحبُ

فابغى رضا ربّي وما اخشى العدا ... ولحرب اعداء الهدى اتاهبُ

ولكل نبأ مستقر معين ... وما تبسل نفس قبل وقت يكتب

وان هدى الله العليم هو الهدىٰ ... ويعلم ما ندعن وما نحن نكسب

ويدرى اناسا كفرونا وكذبوا ... اذا ادركوا النضا لهم وتحزّبوا

قلانى الورى حتى الاقارب كلهم ... نمنهم كثعبان ومنهم عقرب

وما نتقى حرًا بتلك الهواجر ... رفى الله ما نوذى وترمى ونجذب

وانى بحضرته اموت بفضله ... فان لم ينلنا العز فالذل الطيب

الا كل مجد قد طرحت كجيفةٍ ... وفي كل اوقاتى الى الله اجلب

والیه اسعی من جنانی ومہجتی   ولغیرہ منی القلا والتجنب
وانّی اعیش بهذه کمسافر   وفی کل آن من هوی اتغرب
ومالی الی غیر المهیمن رغبة   وعن کل ماهو غیر ربّی ارغب
الا ایها الشیخ الذی یتجنب   تری ان تتب منّی الهوی والتحبب
ولست براض ان الاعن لاعنا   فاختار نهج العفو والقلب مغضب
رئیت بساتین الهدی من تذلل   وانی بآلامی عذیق مرجب
تسب وان اعذرك فیما تسبنی   ولکن امام الله تعصی وتذنبُ
تصول علی لهتك عرضی واعتلی   واعطانی الرحمٰن ماکنتُ اطلب
تری عزتی یومًا فیومًا فتنشوی   وتهذی کانّك بالهراوی تضرب
اری ان نشزی فیك کالرمح راعج   ویلا عجنك شاننا المترقبُ
ولولم یکن فی القلب غیر تغیظ   فلا القلب الا جمرة تتلهب
ولا تحسبن قلبی الی الضعن مائلًا   تعاشیب ارضی خُلّة وتحبب
کمثلك عادما رئیت ولا عنًا   اقولك قول اوسنان مذرب
اردتَ وبالی لکن الله صائنی   تندم فقد فات الذی کنت تطلب
ولست علی مسیطرًا وحیا سبًا   ومایعطین الرب افانت تسلب
ترفق فان الرفق للناس جوهر   وما یترکن سیف فبالرفق یُجلب
ولا تنشرین جهلًا اجاج عداوة   ووالله ان السلم احلی واعذب
ومن کان لا یتأدبن من ناصح   فله دواهی الدهر نعم المودب
ایا لاعنی ماکنت بدعًا من الهوی   لکل من العلماء رایٌ ومذهب

علیّ لربّی نعمة بعد نعمة ۔۔۔ فلا زلت فی نعمائه اتقلبُ
وان رسُول الله شمس منیرة ۔۔۔ وبعدَ رسُولِ الله بدرٌ وکوکبُ
جرت عادة الله الذی هو ربنا ۔۔۔ یری وجه نور بعد نور یذهبُ
کذلک فی الدُّنیا نری قانونه ۔۔۔ نجوم السما تبدو اذا الشمس تغرب
خف الله یا من بارز الله من هوی ۔۔۔ وان الفتی عند التجاسر یرهبُ
ولا تطلبن ریحان دنیاک خسّة ۔۔۔ وشوک الفیافی منه اشهی واطیبُ
یزید الشقی شقاوة طول امنه ۔۔۔ ویرخی المهیمن حبله ثم یجذبُ
اذا ما قصدت اشاعة الحق فی الوریٰ ۔۔۔ صددت وتبدی کل خبث وثعلب
وانت تری الاسلام قفرا کانه ۔۔۔ مقابر اموات وارض سبسب
تصول العدا من جهلهم وعنادهم ۔۔۔ علی صحف مولینا وکلٌ یکذبُ
وهدی کسمطی لولوء وزبرجد ۔۔۔ به الطفل یلهو من عناد ویجدبُ
ومِن کل طرف تمطرن سهامهم ۔۔۔ فهذا علی الاسلام یوم عصبصب
نریٰ هذه من کل قوم بعیننا ۔۔۔ فتذرف عین الروح والقلب یشجب
فقمت فعادانی عدای ومعشری ۔۔۔ فلی من جمیع الناس لعن مرکّب
ولم یبق الا حضرة الوتر ملجأً ۔۔۔ ومن باب خلّاق الوریٰ این اذهب
فان ملاذی مستعان یحبّنی ۔۔۔ ویسقین من کاس الوصال فاشربُ
غیور فیاخذ راس خصمی اذا اعتدیٰ ۔۔۔ غفور فیغفر زلتی حین اذنب
وانی بری من ریا حین غیره ۔۔۔ وعذاب شوک منه عذب وطیّبُ
یحب التذلل والتواضع ربنا ۔۔۔ فمن ینزلن عن فرس کبر یرکب

وللصابرين يوسّع الله رحمةً ... ويفتح ابواب الجدىٰ ويُقرّبُ

تعرفته حتى اتتنى معارف ... وان الفتى فى سؤله لا يَلغبُ

رئيناه من نور النبى المصطفىٰ ... ولولاه ماتبنا ولا نتقرب

له درجات فى المحبة تامة ... له لمعات زال منها الغيهب

ذكاء منير قد انار قلوبنا ... وله الىٰ يوم النشور معقب

وفى الليل بعد الشمس قمر منور ... كما فى الزمان نشاهدان ونجرب

ولله الطاف على مَنْ احبّهٗ ... فوابله فى كل قرن يسكب

وشيمته قد افردت فى فضائل ... وقد فاق احلام الورىٰ افتجب

ورعى واتى الصحب لبنًا سائغًا ... وليس كراعى الغنم يرعى ويحلب

وليس التقى فى الدين الا اتباعه ... وكل بعيد من هداه يقرب

ولوكان ماء مثل عسل بطعمه ... فوالله بحر المصطفىٰ منه اعذبُ

مدحتك يامحبوب مِن صدق مهجتى ... ولولاك ماكنا الى الشعر نرغب

وانا لجئنا فى عطائك راغبا ... ومن جاء بابك سائلًا لا يثرب

ووالله حبّك للنجاة لمومن ... دليل وعنوان فكيف نخيب

وآثرت حبك بعد حب مهيمنى ... وتصبى جنانى من سناك وتجلب

ونستصغر الدنيا وخضراءها معًا ... فلا نجتني منها ولا نستخلبُ

الا ايّها الشيخ الذى اكفرتنى ... وانى بزعمك كافر ثم هيدب

فتلك بعون الله مني قصيدة ... محبّرة ونظيره منك أطلب

وهذى ثلث قد نظمنا وهديته
به[1] بحر خفيف لِلاحبّاء انسب

[1] من سهو الكاتب "ببحر" الشمس

فان کنت ذیعلم فآت نظیرها
وان تعجز ن جهلا فکبرك اعجب

تفسیر سورة الفاتحة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خضعت الاعناق لکبریاءہ۔ وتحیرت الابصار من مجدہ وعلاءہ۔ المقدس عن الانداد والاضداد والشرکاء۔ المنزّہ عن الاشباہ والاقران والنظراء۔ ھو الذی ارسل رسلاً لاصلاح الوری ونجا کل من قفا اثرھم واقتدی۔ واختار من اختارھم وتبعھم وما انثنی۔ فرضی عنہ وثنا۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء محمد المصطفیٰ الذی ھو سیّد قوم انکسرت اراداتھم البشریة وازیلت حرکاتھم الطبعیة وجرت فی بواطنھم الابحر الروحانیة ونفخ اللہ فیھم رُوحہ وو الاوصافا ھو امام مصالیت اللہ الذین خیبوا شیطانا ذاالمکاید حتی اَخْفق اخفاق الصائد۔ وھو الذی کف عن العیث والنزء ذئبا اکل غنم انبیاء بنی اسرائیل ونسا الی الحق وعصم وھدی فالسلام علیٰ ھذا الجری البطل المظفر فی الاولیٰ والاخری۔

امابعد فاعلم ارشدك اللہ تعالیٰ ان ھذا الکتابُ بلغةٌ لکل من اراد

ان يسلك فى حدائق فاتحة الكتاب و يعلم حقايق نكاته و شاجنة معارفه على نهج الصواب وكلما اودعتهٗ من درر البيان فانى تفردت به من مواهب الله الرحمٰن وفُهّمتُ من الملهم المنّان۔ وليس فيه شئ من لُفاظات موائد المتقدمين ولا من خشارة ملفوظات السابقين۔ و خُثَارِ الماضين الا النادر الذى هو كالمعدوم وماعداذالك فهو من ربّى الذى اسبغ عليّ من باكورة العطاء و الهمنى مِن نكاتٍ مالم تعط احد من العلماء ليشد ازرى ويضع عنى وزري و يؤيّد نى فى اِزْرَاءِ القادحين۔ و يتم حجتى على المنكرين المستكبرين۔ فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله هو ربنا وملجأنا اناتبنا اليه وهو ارحم الراحمين۔

واعلم ايها الناظر فى هذا الكتاب انا تركنا تفسير البسملة ولم نكتب فيه شيئا لان تفسير الفاتحةِ قد احاطت بتفسيرها واغنا عنها ببيان مبين۔ والآن نشرع فى المقصود متوكّلين على الله النصير المعين۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ هو الثّناء باللسانِ على الجميلِ للمقتدر النبيل علىٰ قصد التبجيل۔ والكامل التام من افراده مختصٌ بالربّ الجليل۔ وكل حمدٍ من الكثيرِ و القليلِ يرجع الىٰ ربّنا الذي هو هادى الضال ومعزّ الذليلِ وهو محمود المحمودين۔

والشكر يفارق الحمد بخصوصيّته بالصفات المتعدية عند اكثر العلماء والمدح يفارقه فى جميلٍ غير اختياري كما لا يخفٰى علىَ البُلغاء

والادباء الماهرين۔

وان الله تعالیٰ افتتح کتابه بالحمد لا بالشکر ولا بالثناء لان الحمد يحيط عليهما بالاستيفاء وقد ناب منابهما مع الزيادة فى الرفاء وفى التزئين والتحسين۔ ولان الكفار كانوا يحمدون طواغيتهم بغير حق ويوثرون لفظ الحمد لمدحهم ويعتقدون انهم منبع المواهب والجوائز ومن الجوادين۔ وكذالك كان موتاهم يحمدون عند تعديد النوادب بل فى الميادين والمآدب كحمد الله الرازق المتولى الضمين فهذا رد عليهم وعلىٰ كل من اشرك بالله وذكر للمتوسمين۔ وفى ذٰلك يلوم الله تعالىٰ عبدة الاوثان ويهود والنصارىٰ وكل من كان من المشركين۔ فكانه يقول ايها المشركون لم تحمدون شركاءكم وتطرون كبراءكم اهم اربابكم الذين ربوكم وابناءكم ام هم الراحمون الذين يرحمونكم ويردّون بلاءكم ويدفعون ماساءكم وضرّاءكم ويحفظون خيرًا جاءكم ويرحضون عنكم قشف الشدائد ويداوون داءكم ام هم ملك يوم الدين۔ بل الله يربى ويرحم بتكميل الرفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتنجية من الاعداء وسيعطى اجر العاملين الصالحين۔

وفى لفظ الحمد اشارة اُخرىٰ وهى انّ الله تبارك وتعالىٰ يقول ايها العباد اعرفونى بصفاتى وتعرّفونى بكمالاتي فانى لست كالناقصين بل يزيد حمدي على اطراء الحامدين۔ ولن تجد محامدًا الا فى السموات

ولا في الارضين الا و تجدها في وجهي و ان اردتَ احصاء محامدی
فلن تحصيها و ان فكرت بشق نفسك و كلفت فيها كالمستغرقين - فانظر
هل ترى من حمد لا يوجد في ذاتی وهل تجد من كمال بُعّد منی و من
حضرتي فان زعمت كذالك فما عرفتنی و انت من قوم عمين - بل
انني اعرف بمحامدی وكمالاتی و يری و ابلي بسحب بركاتي - فالذين
حسبونی مستجمع جميع صفات كاملة و كمالاتٍ شاملةٍ وما وجدوا
من كمالٍ و ما رؤا من جلال الى جولان خيال الا ونسبوها اليّ وعزوا
اليّ كل عظمة ظهرت في عقولهم و انظارهم وكل قدرة تراءت امام
افكارهم فهم قوم يمشون على طرق معرفتي و الحق معهم و اولٰئك
من الفائزين - فقوموا عافاكم الله و استقروا محامده عز اسمه وانظروا
وامعنوا فيها كالاكياس و المتفكرين - و استنفضوا واستشفوا انظاركم
الى كل جهت كمال و تحسسوا منه في قيض العالم وحه كما يتحسس
الحريص امانيه بشحه فاذا وجد تم كماله التام و رياه - فاذا هو اياه -
وهٰذا سرّ لا يبيد و الا على المسترشدين -

فذالكم ربكم و مولٰكم الكامل المستجمع لجميع الصفات الكاملة
و المحامد التامة الشاملة ولا يعرفه الا من تدبر فی الفاتحة و استحان
بقلب حزين - وان الذين يخلصون مع الله نية العقد ويعطونه صفقة
العهد و يطهرون انفسهم من الضغن و الحقد تفتح عليهم ابوابها
فاذا هم من المبصرين -

ومع ذالك فيه اشارة الى انه من هلك بخطاه فی امر معرفت الله تعالیٰ
او اتخذ الٰهاً غيره فقد هلك من رفض رعايت كمالاته وترك التانق فی عجائباته

والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادة المبطلين۔ الا تنظر الى النصارىٰ انهم دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسوّلت لهم النفس المضلة والشهوة المزلة ان اتخذوا عبدا الٰهًا وارتضعوا عقار الضلالة والجهالة ونسوا الكمال الله تعالىٰ وما يجب لذاته ونحتوا لله البنات والبنين۔ ولو انهم امعنوا انظارهم فی صفات الله تعالیٰ وما یلیق له من الکمالات لما اخطأ توسمهم وما کانوا من الهالکین۔ فاشار الله تعالیٰ ھٰھنا ان القانون العاصم من الخطأ فی معرفت الباری عز اسمه امعان النظر فی کمالاته وتتبع صفات تلیق بذاته وتذکر ما ھو اولےٰ من جدویٰ واحریٰ من عدویٰ وتصور ما اثبت بأفعاله من قوته وحوله وقهره وطوله فاحفظه ولا تکن من اللاغفين۔ واعلم ان الربوبية كلها لله والرحمانية كلها لله والرحيمية كلها لله والحكم فی یوم المجازات كله لله فاياك وتابيك من مطاوعة مربيك وكن من المسلمين الموحدين۔ واشار فی الآیة الیٰ انه تعالیٰ منزه من تجدد صفة وحول حالةٍ ولحوق وصمةٍ وحَورٍ بعد کورٍ بل قد ثبت الحمد له اولا وآخرًا وظاهرًا وباطنًا الیٰ ابد الآبدین۔ ومن قال خلاف ذلك فقد احرق وكان من الكافرين۔

وقد علمت ان هذه الآية ردّ على النصارىٰ وعبدة الاوثان فانهم لا یوفون الله حقه ولا یرجون له برقه بل یغدفون علیه ستارة الظلام و یلقونه فی سبل الآلام ویبعدونه من الکمال التام ویشرکون به کثیرا من المخلوقین۔ فهذا هو الظن الذی ارداهم والتقلید الذی ابادهم۔ واهلكهم بما عولوا على اقوال المفترين۔ وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه فی الآثار

المنتقاة المدونة عن الثقات وما توجهوا الى عثر آباء هم وجهل علمائهم وتشريقهم وتغريبهم من مراكز تعاليم النّبيّين - وتيههم فى كل وادٍ هائمين.
والعجب من فهمهم وعقلهم انهم يعلمون ان الله كامل تام لايجوز فيه نقص وشنعة وشحوب وذهول وتغير وحوول ثم يجوّزون فيه كثيرا منها و ينسبون اليه كل شقوة وخسران وعيب ونقصان ويكذبون - ما كانوا صدقوه اولًا و يهذون كالمجانين۔

و فى لفظ الحمد لله تعليم للمسلمين انهم اذا سئلوا وقيل لهم من الهكم فوجب على المسلم ان يجيبه ان الهى الذى له الحمد كله وما من نوع كمال وقدرة الاوله ثابت فلا تكن من الناسين - ولولاحظ المشركين حظّ الايمان واصابهم طل من العرفان لماطاح بهم ظن السوء بالذى هو قيوم العالمين - ولكنهم حسبوه كرجل شاخ بعد الشباب واحتاج بعد صمديته الى الاسباب ووقعت عليه شدائد نحول وتحول وقشف محول ووقع فى الاتراب بل قرب من اليباب وكان من المتربين -

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -

اعلم اولا ان العالم ما يعلم و يخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدبّر بالارادة ويلخص الطالب الى الايمان به وينصبه الى المومنين۔

واما خبايا اسرار اسماءٍ ذكرها الله تعالىٰ فى هذه الآيات واودعها انواع النكات فاصغ اليّ اكشف لك تناعها ان كنت استمحتنى وجئتنى كالمخلصين فاعلم ان هذه الصفات عيون لفيوض الله الكاملة النازلة على اهل الارض والسماء وكل صفة منبع لقسم فيض بترتيب اودع الله آثارها فى العالم ليرى توافق قوله بفعله و ليكون اٰية للمتفكرين - فالقسم الاول من اقسام الصفات الفيضانية صفة

يسمّيها ربّنا ربّ العالمين۔ وهذه الصفة اوسع الصفات فى الافاضة ولا بد من ان نسمى فيضانها فيضانا اعمّ لان صفة الربوبية قد احاطت الحيوانات وغير الحيوانات بل احاطت السموات والارضين وفيضانها اعم من كل فيض ما غادر انسانا ولا حيوانا ولا شجرًا ولا حجرًا ولا سماءً ولا ارضا بل نزل ماءه على كل شئ فاحياه واحاط بالكائنات كلها ظواهرها وبواطنها فكل شئ صنيعة من الله الذى اعطى كل شئ خلقه وبدء خلق الانسان من طين۔ واسم ذلك الفيض ربوبيةٌ ربه يبذر الله تعالىٰ بذر السعادت فى كل سعيد وعليه يتوقف استثمار الخيرات وبروز مادة السعادات وآثار الورع والحزامة والتقات وكلما يوجد فى الرشيدين وكل شقى وسعيد وطيب وخبيث ياخذ حظه كما شاء ربه فى المرتبة الربوبية فهذا الفيض يجعل من يشاء انسانا و يجعل من يشاء حمارًا ويجعل ما يشاء نحاسا ويجعل ما يشاء ذهبًا وما كان الله من المسئولين۔ واعلم ان هذا الفيض جارٍ على الاتصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاعه طرفة عين لفسدت السموات والارض وما فيهن ولكن احاط صحيحًا ومريضًا ويفاعًا وحضيضًا وشجرًا وحجرًا وكلما فى العالمين۔ وقدم الله هذا الفيض فى كتابه وضعا لتقدمه فى عالم اسبابه طبعا فليس هذا التقديم محدودًا فى توشية الكلام ومحصورا فى رعايت الصفاء التام بل هى بلاغة حكمية لاراءة النظام من حيث انه تعالىٰ جعل اقواله مرأة لرؤية افعاله الموجودة فى طبقات الانام لتطمئن به قلوب العارفين۔

والقسم الثانى من الصفات الفيضانية صفة يسميها ربنا الرحمٰن ولا بد من ان نسمّى فيضانه فيضانا عاما ورحمانية وله مرتبةٌ بعد

مرتبة الفیضان الاعم وهو اخصُ من الفیضان الاول ولا ینتفع منه الاذوو الروح من اشیاء السماء و الارضین۔ و ان اللّٰه فی وقت هذ الفیض لا ینظر الاستحقاق والعمل و الشکر بل ینزله فضلا منه علی کلّ ذی رُوحٍ انسا نا کان اوحیوا نًا مجنونًا کان اوعاقلاً مومنًا کان اوکا فرًا وینجی کل روح من هلکةٍ دانت منها بعد ما کادت تهوی فیها ویعطی کل شیٔ خلقا ینفعه لان اللّٰه جوّاد بالذات ولیس بضنین۔ فکلما تریٰ فی السماء من الشمس والقمر والنجوم والمطر والهواء وما تریٰ فی الارض من الانهار والاشجار والاثمار والادویة النافعة والالبان السائغة والعسل المصفی فکلها من رحمانیته عزّ وجل لا من عمل العاملین۔ والیٰ هذ الفیضان اشار اللّٰه تعالیٰ فی قوله ورحمتی وسعت کل شیٔ[1] وفی قوله تعالیٰ الرحمٰن علم القراٰن[2] وفی قوله تعالیٰ من یکلؤکم بالّیل والنهار من الرحمان[3] وفی قوله تعالیٰ ما یمسکهن الا الرحمٰن[4]۔ تذکرة للمتقین[5]۔ ولو لم یکن هذ الفیضان لما کان لطیران یطیر فی الهواء۔ ولالحوتٍ ان یتنفس فی الماءِ و لا یادکل معیل ضَفَفُه وکل ذی قشف شظفه وما بقی سبیل لاماطته کما لا یخفی علی المستطلعین۔

الا تریٰ کیف یحیی اللّٰه الارض بعد موتها ویکور (دور کردن) اللیل علی النهار ویکور النهار علی اللیل وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمی ان فی ذٰلک لاٰیات رحمانیة للمتدبرین۔ وجعل لکم اللیل لتسکنوا فیه والنهار مبصرا وجعل لکم الارض قرارا والسماء بناءً وصورکم فاحسن صورکم ورزقکم من الطیبات فذ الکم الرحمٰن ربکم مربّی المساکین۔ والذین کفروا برحمانیته فجعلوا اللّٰه علیهم سلطانا مبینا۔ وما قدروا اللّٰه حق قدره وکانوا من الغافلین۔ الا یرون الی الشمس التی تجری من المشرق

[1] اعراف: ۱۵۷ [2] الرحمٰن: ۲-۳ [3] انبیاء: ۴۳ [4] الملک: ۲۰ [5] الحاقہ: ۴۹

الى المغرب اكان خلقها وجريها من عملهم اومن تفضل الرحمٰن الذى وسعت رحمانيته الصالحين والظالمين۔ وكذالك ينزل الله ماءً في اوقاته فينشى به زروعًا و اشجارا فيها فواكه كثيرة افهذه النعماء من عمل عامل او رحمانية خالصة من الله تعالىٰ الذى نجانا من كل اعتياص المعيشة واعطانا سُلّمًا لكل حاجة نحتاج فيها الى الارتقاء وارشية نحتاج اليها للاستسقاء فسبحان الله الذى انعم علينا برحمانيته وما كان لنا من عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان نخلق فانظر هل ترىٰ مثله فى المتعمين۔ فحاصل الكلام ان الرحمانية رحمة عامة لنوع الانسان والحيوان ولكل ذي روح وكل نفس منفوسة من غير ارادة اجر عمل ومن غير لحاظ استحقاق عبد بصلاحه ونورعه فى الدّين۔

والقسم الثالث من الصفات الفيضانية صفة يسمّيها ربّنا الرحيم ولابد من ان نسمى فيضانها فيضانًا خاصًا ورحيمية من الله الكريم۔ للذين يعملون الصالحات ويشمرون ولا يقصرون ويذكرون ولا يغفلون و يبصرون ولا يتعامون ويستعدون ليوم الرحيل ويتقون سخط الرب الجليل ويبيتون لربهم سُجّدًا وقيامًا ويصبحون صائمين۔ ولا ينسون موتهم ورجوعهم الى مولٰهم الحق بل يعتبرون بنعي يسمع ويرتاعون لالف يفقد ويذكرون منايا هم من موت الاحباب ويهولهم هيل التراب على الاتراب فيلتاعون ويتنبهون ويريهم اخترام الاحبة موت انفسهم فيتوبون الى الله وهم من الصالحين۔ فلعلك فهمت ان هذا الفيضان ينزل من السمآء على شريطة العمل والتورع والسمت الصالحة والتقوىٰ والايمان ولا وجود له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجود كتاب الله تعالىٰ وحدوده واحكامه وكذلك

المحرومون من هذه النعمة لا يستحقون عتابا ومواخذة من قبل هذه الشرائط فظهران الرحيمية توام لكتاب الله وتعليمه وتفهيمه فلا يوخذ احد قبله ولا يدرك احدا عطب القهر الا بعد ظهورهذه الرحيمية ولا يسئل فاسق عن فسقه الا بعدها فخذ هذا السر مني وهو رد على المتنصرين۔ فانهم قائلون بلسغ الذنب من آدم الى انقطاع الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالىٰ واعطى له عقل سليم اوكان من المعذورين وزعموا ان الله تعالىٰ لا يغفر احدا الا بعد ايمانه بالمسيح وزعموا ان ابواب النجات مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجرد الاعمال فان الله عادل والعدل يقتضى ان يعذب من كان مذنبا وكان من المجرمين۔ فلما حصحص الياس من ان تطهر الناس باعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليزر وزرالناس على عنقه ثم يصلب و ينجى الناس من اوزارهم فجاء الابن وقتل ونجا النصارىٰ فدخلوا في حدائق النجات فرحين۔ هذه عقيدتهم ولكن من نقدها بعين المعقول ووضعها على معيار التحقيقات سلكها مسلك الهذيانات۔ وان تعجب فما تجد اعجب من قولهم هذا الا يعلمون ان العدل اهم واوجب من الرحم فمن ترك المذنب واخذ المعصوم نفعل فعلا ما بقي منه عدل ولا رحم وما يفعل مثل ذلك الا الذي هو اضل من المجانين۔ ثم اذا كانت المواخذات مشروطة بوعد الله تعالىٰ ووعيده فكيف يجوز تعذيب احد قبل اشاعة قانون الاحكام وتشييده وكيف يجوز اخذ الاولين والآخرين عند صدور معصية ما سبقها وعيد عند ارتكابها وما كان احد عليها من المطلعين۔ فالحق ان العدل لا يوجد اثره الا بعد نزول كتاب الله ووعده ووعيده واحكامه وحدوده و شرائطه واضافة العدل الحقيقي الى الله تعالىٰ باطل لا اصل لها لان العدل لا يتصور الا بعد تصور الحقوق وتسليم وجوبها وليس لاحد حق على رب العالمين۔ الا ترى

ان الله سخر کل حیوان للانسان و اباح دماءها لادنی ضرورته - فلوکان وجوب العدل حقا علی الله تعالیٰ لما کان له سبیل لاجراء هذه الاحکام والا فکان من الجائرین ولکن الله یفعل مایشاء فی ملکوته یعز من یشآء ویذل من یشآء ویحیي من یشآء ویمیت من یشآء ویرفع من یشآء ویضع من یشآء - ووجود الحقوق یقتضی خلاف ذلک بل یجعل یداه مغلولة وانت تری ان المشاهدة تکذبها وقد خلق الله مخلوقه علیٰ تفاوت المراتب فبعض مخلوقه افراس وحمیر وبعضه جمال ونوق وکلاب وذیاب ونمور وجعل لبعض مخلوقه سمعًا وبصرًا وخلق بعضهم صما وجعل بعضهم عمین - فلاي حیوان حق ان یقوم ویخاصم ربه انه لم خلقه کذا اولم یخلقه کذا - نعم کتب الله علیٰ نفسه حق العباد بعد انزال الکتب وتبلیغ الوعد والوعید وبشر بجزاء العاملین - فمن تبع کتابه ونبیه ونهی النفس عن الهویٰ فان الجنة هي الماویٰ - ومن عصٰی ربه واحکامه وابیٰ فسیکون من المعذبین - فلما کان ملاک الامر الوعد والوعید لا العدل العتید الذی کان واجبًا علی الله الوحید - انهدم من هذا الاصُولِ المنیف المُمرّد الذی بناه النصاریٰ من اوهامهم فثبت ان ایجاب العدل الحقیقی علی الله تعالیٰ خیال فاسد ومتاع کاسد - لا یقبله الا من کان من الجاهلین - ومن هنا نجد ان بناء عقیدة الکفارة علی عدل الله بناء فاسد علی فاسد فتدبر فیه فانه یکفیک لکسر الصلیب النصاریٰ ان کنت من المناظرین واسم هذه الصفة فی کتاب الله تعالیٰ رحیمیة کما قال الله تعالیٰ فی کتابه العزیز وکان بالمومنین رحیما[1] وقال والله غفور رحیم[2] - فهذ الفیضان لا یتوجه الا الی المستحق ولا یطلب الا عاملاً وهذا هو الفرق بین الرحمانیة والرحیمیة - والقرآن مملو من نظائره ولکن کفاک هذا القدر ان کنت من العاقلین ٭

---

[1] احزاب: ۴۳ [2] حجرات: ۶

القسم الرابع من الفيضان فيضان نسميه فيضانًا اخص ومظهرًا تامًا للمالكية - وهو اكبر الفيوض واعلاها وارفعها واتمها واكملها ومنتهاها وثمرة اشجار العالمين - ولا يظهر الا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير ودروس اطلاله وآثاره وشحوب سحنته ونضوب ماء وجنته وافول نجمه كالمغربين - وهو عالم لطيف دقت اسراره وكثرت انواره بحار نيها فهم المتفكرين - وان قلت لم قال الله تعالىٰ فى هذ المقام مٰلكِ يوم الدين وما قال عادل يوم الدين - فاعلم انّ السرّ فى ذالك ان العدل لا يتحقق الا بعد تحقق الحقوق وليس لاحدٍ من حقٍ على الله ربّ العٰلمين - ونجات الاٰخرة موهبةٌ من الله تعالىٰ للذين اٰمنوا به وسارعوا الى امتثاله و تقبل احكامه وعبادته ومعرفته بسرعتٍ معجبةٍ كانهم كانوا فى نجاء حركاتهم ومسائح غدواتهم وروحاتهم ممتطين على هوجاء شملّة ونوقٍ مشمعلة وان لم يتمّوا امر الاطاعة وما عبدوا احق العبادة وما عرفوا حق المعرفت ولكن كانوا عليها حريصين - وكذالك الذين عصوا ربهم وان لم تبلغ شقوتهم مداها ولكن كانوا اليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات ويزيدون فى جراءاتهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرىٰ ماكان فى نيّته رحمةً مِن الله او قهرًا فمن ناوح مهّب نسيم الرحمة فسيجد حظامنها خالدًا فيها ومن قابل صراصر القهر فسيقع فى صدماتها وما هذا الا المالكية لا العدل الذى يقتضى الحقوق فتدبر ولا تكن من الغافلين -

واعلم ان في ترتيب هذه الصفات بلاغةٌ اُخرىٰ نريد اَنْ نذكرها لتكتحل من كحل المتبصّرين - وهو ان الاٰيات التى رصّع الله بعدها كلها

مقسومة على تلك الصفات برعايت المحاذات ووضع بعضها تحت بعض كطبقات السموات والارضين۔ وتفصيله انه تعالىٰ ذكر اولاً ذاته وصفاته بترتيب يوجد فى العالمين۔ ثم ذكر كل ما هو يناسب البشرية بترتيب يشاهد فى قانون الله ومعذ الك جعل كل صفة بشريةٍ تحت صفتٍ الٰهيّة وجعل لكل صفة انسانية مشربا وسقيًا من صفة الٰهية تستفيض منها وارىٰ التقابل بينهما بترتيب وضعى يوجد فى الآيات فتبارك الله احسن المرتبين وتشريحه التام ان الصفات مع اسم الذات خمسة اَبْحُر قد تقدم ذكرها فى صدر السورة اعنى الله۔ وربّ العالمين۔ والرحمٰن۔ والرحيم۔ ومالك يوم الدين فجعل الله كمثلها خمسةً من المغترفات مما ذكر من بعد وقابل الخمسة بالخمسةِ وكل واحد من المغترفات يشرب من ماءِ صفةٍ تشابهه وتناوحه وتاخذ مما احتوت علىٰ معان تسر العارفين۔ مثلاً اوّلها بحر اسم الله تعالىٰ وتغترف منه جملة اياك نعبد التى حذته وصارت كالمحاذين۔ وحقيقة التعبد تعظيم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله والانصباغ بصبغه والخروج من النفس والانانية كالفانين۔ وسره ان العبد قد خلق كالمريض والعليل والعطشان وشفاءه وتسكين غلّته وارواء كبده فى ماءِ عبادت الله فلا يبرء ولا يرتوى الا اذا يثنى اليه انصبابه ويفرط صبابه ويسعى اليه كالمستسقين۔ ولا يُطهر قريحته ولا يليّد عجاجته ولا يُحلى مجاجته الا ذكر الله الا بذكر الله تطمئن قلوب الذين يعبدون الله ويأتونه مسلمين۔ ففى اية اياك نعبد اقرار لمعبودية الله الذى هو مستجمع بجميع صفات الكاملية ولذالك وقعت هذه الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر ان كنت من الناظرين۔

وثانيها بحر ربّ العالمين وتغترف منها جملة اياك نستعين۔ فان العبد

اذا سمع ان الله يُربى العالمين كلها وما من عالم الا هو مربيه ورأى نفسه امّارة بالسوء فتضرع و اضطر و التجأ الى بابه وتعلق باهدابه و دخل فى ما دبه برعايت آدابه ليدركه بالربوبية ويحسن اليه وهو خير المحسنين۔ فان الربوبية صفة تعطى كل شئ خلقه المطلوب لوجوده ولا يغادره كالناقصين۔

وثالثها بحر اسم الرحمٰن وتغترف منه جملة اهدنا الصراط المستقيم ليكون العبد من المهتدين المرحومين۔ فان الرحمانية تعطى كلما يحتاج اليه الوجود الذي رُبّي من صفةِ الربوبية فهذه الصفة تجعل الاسباب مرافقةً للمرحوم واثر الربوبية تسوية الوجود وتخليقه كما يليق وينبغي واثر هذه الصفة انها تكسى ذالك الوجود لباسًا يوارى سوأته وتهب له زينته و تكحل عينه و تغسل وجهه وتعطى له فرسًا للركوب وتريه طرق الفارسين ومرتبتها بعد الربوبيته وهى تعطى كل شئ مطلوب وجوده وتجعله من الموفقين۔

ورابعها بحر اسم الرحيم وتغترف منه جملة صراط الذين انعمت عليهم ليكون العبد من المنعمين المخصوصين۔ فان الرحيمية صفت مُدُنيةٌ الى الانعامات الخاصة التى لا شريك فيها للمطيعين۔ و ان كان الانعام العام محيطة بكل شئ من الناس الى الافاعى و التنين۔

وخامسها بحر مالك يوم الدين۔ وتغترف منه جملة غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔ فان غضب الله وتركه فى الضلالة لا تظهر حقيقته على الناس على الوجه الكامل الا فى يوم المجازات الذى يجاليهم الله فيه بغضبه و انعامه ويجالحهم بتذليله و اكرامه ويجلّى عن نفسه الى حدٍ ما جلى كمثله وتراء السابقون كفرس مجلى وتراءت

الجالية بغيّهم المبين۔ وفيه يعلم الذين كفروا انهم كانوا مورد غضب الله وكانوا قومًا عمين۔ ومن كان فی هذه اعمٰی فهو فی الاٰخرة اعمٰی ولكن عمي هٰذه الدنيا مخفیّ ويتبيّن فی يوم الدين۔ فالذين ابوا وما تبعوا هدي رسولنا ونوركتابنا وكانوا لطواغيتهم متبعين۔ فسوف يرون غضب الله وتغيظ النار وزفيرها ويرون ظلمتهم وضلالتهم بالاعين ويجدون انفسهم كالظالع الاعور وبين خلوّ جهنم خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين۔ وفی الاٰيت اشارةٌ الی ان اٰم مالك يوم الدين ذو الجهتين يضل من يشاء ويهدی من يشاء فاسئلوه ان يجعلكم من المهتدين۔

هٰذا ما اردنا من بيان بعض نكات هذه الاٰية ولطائفها الادبية التی هی للناظرين كالاٰيات وبلاغتها الرائعة المبتكرة المحبّرة المحتوية علی محاسن الكنايات مع درر حكمية ومعارف نادرةٍ من دقائق الالٰهيات فلا تجد نظيرها فی الاولين والاٰخرين۔ فلا شك ان ملح ادبها بارعة وقدمها علی اعلام العلوم فارعة وهی يصبی قلوب العارفين۔ وقد علمت ترتيب خمسة ابحرٍ التی تجری بعضها تلو بعض۔ فتسلمه وكن من الشاكرين۔ واما ترتيب المغترفات فتعرفه بترتيب ابحرها ان كنت من المغترفين۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قدم الله عزوجل قوله اياك نعبد علی قوله اياك نستعين اشارة الی تفضلاته الرحمانية من قبل الاستعانته فكان العبد يشكر ربه ويقول يارب انی اشكرك علی نعمائك التی اعطيتنی من قبل دعائی ومسئلتی وعملی وجهدی واستعانتی بالربوبية والرحمانية التی سبقت سؤل السائلين۔ ثم اطلب منك قوةً وصلاحًا وفلاحًا وفوزًا

ومقاصد التی لا تعطی الا بعد الطلب و الاستعانة و الدعاء و انت خیر المعطین۔ وفی هٰذه الاٰیات حث علی شکر ما تعطی والدعاء بالصبر فیما تتمنیٰ فرط اللهج الیٰ ما هو اتم و اعلیٰ لنکون من الشاکرین الصابرین۔ وفیها حثٌّ علی نفی الحول و القوة و الاستطراح بین یدی سبحانه مترقبًا منتظرًا مدیمًا للسؤال و الدعاء والتضرع و الثناء و الافتقار مع الخوف و الرجاء کالطفل الرضیع فی ید الظئر والموت عن الخلق وعن کل ما هو فی الارضین۔ وفیها حثٌّ علی اقرارٍ و اعتراف بانا الضعفاء لا نعبدك الا بك ولا نحسس منك الا بعونك۔ بك نعمل وبك نتحرك و الیك نسعی کالثواکل متحرقین وکالعشاق متلظّین۔ وفیها حثٌّ علی الخروج من الاختیال و الزّهو و الاعتصام بقوة الله تعالیٰ وحوله عند اعتیاص الامور و هجوم المشکلات و الدخول فی المنکسرین۔ کانه تعالیٰ شانه یقول یا عباد احسبوا انفسکم کالمیتین و بالله اعتضدوا کل حین۔ فلا یزده الشاب منکم بقوته ولا یتخصّر الشیخ بهراوته ولا یفرح الکیس بدهائه ولا یثق الفقیه بصحة علمه وجودة فهمه ذکائه ولا یتکئ الملهم علی الهامه وکشفه وخلوص دعائه فان الله یفعل ما یشاء و یطرد من یشاء و یدخل من یشاء فی المخصوصین۔ وفی جملة ایاك نستعین اشارة الیٰ عظمة شر النفس الامارة التی تسعیٰ کالعسارة فکانها افعیٰ شرها قد طم فجعل کل سلیم کعظم اذا رم وتراها تنفث السم او هی ضرغامٌ ما ینکل ان همّ ولا حول ولا قوة ولا کسب ولا لم الا بالله الذی هو یرجم الشیاطین۔

وفی تقدیم نعبد علی نستعین نکات اخریٰ فنکتب للذین هم مشغوفون

بآيات المثاني لابرئات المثاني ويسعون اليها شايقين۔ وهى ان الله عز وجل
يعلم عباده دعاءً فيه سعادتهم فيقول يا عباد سلوني بالانكسار والعبودية
وقولوا ربنا اياك نعبد ولكن بالمعاناة والتكلف والتحشم وتفرقة الخاطر
وتمويهات الخناس وبالروية الناضبة والاوهام الناصبة والخيالات المظلمة
كماءٍ مكدرٍ من سيل اوكحاطب ليل وان نتبع الاظنا وما نحن بمستيقنين۔
واياك نستعين يعنى نستعينك للذوق والشوق والحضور والايمان الموفور
والتلبية الروحانية والسرور والنور ولتوشيح القلب بحلي المعارف وحلل
الحبور لنكون بفضلك من سباقين في عرصات اليقين والى منتهى المارب
واصلين۔ وفي بحار الحقايق متوردين۔ وفي قوله تعالى اياك نعبد تنبيه اٰخر
وهو انه يرغّب فيه عباده الى ان يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع و
يقوموا مُلبّين في كل حين تلبية المطيع فكان العباد يقولون ربنا انا لا نالوا
فى المجاهدات وفى امتثالك وابتغاء المرضات ولكن نستعينك ونستكفى
بك الافتتان بالعجب والرياء ونستوهب منك توفيقًا قائدًا الى الرشد
والرضاء وانا ثابتون على طاعتك وعبادتك فاكتبنا فى المطاوعين۔ وهٰنا
اشارةً اخرى وهى ان العبد يقول يا ربّ انا خصصناك بمعبوديتك واٰثرناك
علىٰ كل ما سواك فلا نعبد شيئًا الا وجهك وانّا من الموحّدين۔ واختار
عز وجل لفظ المتكلم مع الغير اشارة الى ان الدعاء لجميع الاخوان لا لنفس
الداعى وحث فيه على مسالمة المسلمين واتحادهم ووِدادهم وعلى ان يحنو الداعى
نفسه لنصح اخيه كما يحنو لنُصح ذاته ويهتمّ ويقلق لحاجاته كما يهتم ويقلق
لنفسه ولا يفرق بينه وبين اخيه ويكون له بكل القلب من الناصحين۔

فكانه تعالیٰ یوصی ویقول یا عبادِ تهادُوا بالدعاء تهادی الاخوان والمحبین۔
وتناثئوا دعواتکم وتباثئوا انبیا تکم وکونوا فی المحبّة کالاخوان والآباء والبنین۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

هٰذا الدعآء ردّ علی قول الذین یقولون ان القلم قد جف بما هو کائنٌ فلا فائدة فی الدعاء فالله تبارك وتعالیٰ یبشر عباده بقبول الدُّعاء فکانه یقول یا عبادِ ادعونی استجب لکم وان فی الدعاء تاثیرات و تبدیلات والدعاء المقبول یدخل الداعی فی المنعمین۔ وفی الآیة اشارة الیٰ علامات تعرف بها قبولیة الدعاء علیٰ طریق الاصطفاء و ایماء الیٰ آثار المقبلین۔ لان الانسان اذا احبّ الرحمٰن وقوّی الایمان فذالك الانسان وان کان علیٰ حسن اعتقاد فی امر استجابة دعواته ولکن الاعتقاد لیس کعین الیقین۔ ولیس الخبر کالمعاینة ولا یستوی حال اولی الابصار والعمین۔

بل من یدرب باستجابة الدعوات حق التدریب وکان معه اثر من المشاهدات فلا یبقیٰ له شكٌّ ولا ریبٌ فی قبولیة الادعیة والذین یشکون فیها فسببه حرمانهم من ذٰلك الحظ ثم قلّت التفاتهم الیٰ ربهم وابتلاءهم بسلسلة اسباب توجد فی واقعات الفطرة وظهورات القدرة فما ترقّت اعینهم فوق الاسباب المادیة الموجودة امام الاعین فاستبعدوا ما لم تحط بها اراءهم وما کانوا مهتدین۔

وفی هذه السورة نکاتٌ شتّیٰ نرید ان نکتب بعضها ومنها انّ الفاتحة سبع ایاتٍ اوّلها الحمد لله ربّ العالمین واٰخرها غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ وفی الآیة الاولیٰ

بیان بدء الخلق وفی الاخری اشارة الی قوم تقوم القیامة علیهم وعلی امثالهم من
الیهود والمتنصرین وفی تعیین سبع آیة الی ان عمر الدنیا سبعة کما ان ایام
اسبوعنا سبعة وما ندری حقیقة السبعة علی وجه التحقیق اهی آلاف کآلافنا او
غیر ذلك ولکنا نعلم انه ما بقی من السبعة الا واحدا وقد اراد الله تصرفات جدیدة
بعد انقضائها فیهلك القرون الاولی عند اختتامها ویخلق الآخرین۔ وفی الآیة السادسة
یعنی صراط الذین انعمت علیهم نکتة اخری وهی ان آدم قد خلق فی یوم السادس
انعم علیه ونفخ فیه روح الحیاة فی الجمعة بعد العصر کذلك یخلق رجل فی الالف
السادس وهو آدم قوم اضاعوا ایمانهم فیحیی ویحیی قلوبهم ویهب لهم عرفانا
غضا طریا ویجعلهم بعد نومهم من المستیقظین۔

وفی آیة اهدنا الصراط المستقیم اشارة وحث علی دعاء صحة المعرفة کأنه
یعلّمنا ویقول ادعوا الله ان یریکم صفاته کما هی ویجعلکم من الشاکرین۔ لان الامم
الاولی ما ضلوا الا بعد کونهم عمیا فی معرفة صفات الله تعالی وانعاماته ومرضاته
فکانوا یغافون الایام فیما یزید الآثام فحل غضب الله علیهم فضربت علیهم الذلة
وکانوا من الهالکین۔ والیه اشار الله تعالی فی قوله غیر المغضوب علیهم وسیاق
کلامه یعلم ان غضب الله لا یتوجه الا الی قوم انعم الله علیهم من قبل الغضب فالمراد
من المغضوب علیهم فی الآیة قوم عصوا فی نعماء وآلاء رزقهم الله خاصة واتبعوا الشهوات
ونسوا المنعم وحقه وکانوا من الکافرین۔ واما الضالون فهم قوم ارادوا ان یسلکوا
مسلك الصواب ولکن لم یکن معهم من العلوم الصادقة والمعارف المنیرة الحقة
والادعیة العاصمة الموفقة بل غلبت علیهم خیالات وهمیة فرکنوا الیها وجهلوا طرقهم
واخطاؤا مشربهم من الحق فضلوا وما سرحوا انکارهم فی مراعی الحق المبین۔ والعجب
من افکارهم وعقولهم وانظارهم انهم جوزوا علی الله وعلی خلقه ما یأبی منه الفطرة

الصحيحة والاشراقات القلبية ولم يعلموا انّ الشرائع تخدم الطبائع والطبيب معين للطبيعة لامنازع لها فيا حسرةً عليهم ما الهاهم عن صراط الصادقين۔ وفي هذه السورة يُعلّم الله تعالیٰ عباده المسلمين فكانه يقول يا عباد انكم رئيتم اليهود والنصارىٰ فاجتنبوا شبه اعمالهم واعتصموا بحبل الدعاء والاستعانة ولا تنسوا نعماء الله كاليهود فيحل عليكم غضبه ولا تتركوا العلوم الصادقة والدعاء ولا تهنوا من طلب الهداية كالنصاری فتكونوا من الضّالين۔ وحثّ على طلب الهداية اشارة الیٰ انّ الثبات على الهداية لا يكون الا بدوام الدعاء والتضرع فی حضرة الله ومع ذٰلك اشارة الیٰ انّ الهداية امر من لديه والعبد لا يهتدی ابدا من غير ان يهديه الله ويدخله فی المهديّين۔ و اشارة الیٰ ان الهداية غير متناهية وترقی النفوس اليها بسلم الدعوات ومن ترك الدعاء فاضاع سُلّمه فانما الحري بالاهتداء من كان رطب اللسان بالدعاء وذكر ربه وكان عليه من المداومين۔ ومن ترك الدُعاء وادّعی الاهتداء فعسی ان يتزين للناس بما ليس فيه ويقع فی هوة الشرك والرّياء ويخرج من جماعة المخلصين۔ والمخلص يترقی يومًا فيومًا حتی يصير مخلصًا بفتح اللام وتهب له العناية سرا يكون بين الله وبينه ويدخل فی المحبوبين۔ ويتنزل منزلة المقبولين۔ والعبد لا يبلغ حقيقة الايمان من غير ان يفهم حقيقة الاخلاص ويقوم عليها ولا يكون مخلصًا وعنده على وجه الارض شيءٌ يتكأُ عليه او يخافه او يحسبه من الناصرين۔ ولا ينجو احد من غوائل النفس وشرورها الّا بعد ان يتقبله الله باخلاصه و يعصمه بفضله وحوله وقوته ويذيقه من شراب الروحانيّين لانها خبيثة وقد انتهت الیٰ غاية الخبث وصارت منشأ الاهوية المضلة المردية فعلم الله تعالیٰ عباده ان يفروا اليه بالدعاء عائذا من شرورها ودواهيها ليدخلهم في زمر المحفوظين۔ وان مثل جذبات النفس كمثل الحميات الحادة فكما تجد عند تلك الحميات اعراضا هايلةً مشتدة مثل النافض والبرد والقشعريرة ومثل العرق الكثير والرعاف المفرط والقئ العنيف

والاسهال المضعف والعطش الذی لایطاق ومثل السبات الکثیر والارق اللازم وخشونة اللسان وتحل الفم ومثل العطاس الملح والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفواق وغیرها من علامات المحمومین کذٰلك للنفس جذبات وعلامات موادها تفور وامواجها تمور واعراضها تدور وبقراتها تخور واسیرها یبور وقل من کان من الناجین۔ فطلب الهدایة کمثل الرجوع الی الطبیب الحاذق والاستطراح بین یدی المعالجین والانعام الذی اشار الله الیه لعباده هو تبتل العبد الی الله واحاؤ وداده ودوام اسعاده ورجوع الله الیه ببرکاته والهاماته واستجاباته وجعله طودا من اطواده وادخاله فی عباده المحفوظین وقوله یا نار کوني بردًا وسلامًا علی ابراهیم وجعله من الطیبین والطاهرین۔ فهذا هو الشفاء من حمی المعاصی والعلاج باوفق الادویة والاغذیة والتدبیر اللطیف الذی لا یعلمه الارب العالمین۔

ثم اعلم ان الله في هذه السورة المبارکة یبین للمؤمنین ما کان اٰخر شان اهل الکتاب ویقول ان الیهود عصوا ربهم بعد ما نزلت علیهم الانعامات وتواترت التفضلات فصاروا قوما مغضوبا علیه والنصاری نسوا صفات ربّهم وانزلوه منزل العبد الضعیف العاجز فصاروا قومًا ضالین۔

وفی السورة اشارة الی ان امر المسلمین سیؤل الی امر اهل الکتاب فی اٰخر الزمان فیشابهونهم في افعالهم واعمالهم فیدرکهم الله تعالیٰ بفضل من لدنه وانعام من عنده ویحفظهم من الانحرافات السبعیة والبهیمیة والوهمیة ویدخلهم في عباده الصالحین۔

وفی السورة اشارة الی برکات الدعاء والی انه کل خیر ینزل من السماء والیٰ انه من عرف الحق وثبّت نفسه علی الهُدیٰ وتهذب وصلح فلا یضیعه الله ویدخله فی عباده المنعمین۔ والذي عصٰی ربه فیکون من الهالکین۔

و فی السورة اشارة الی ان السعید هو الذي کان فیه جیش الدعاء لایعیأ ولا یلغب ولا یعبس ولا ییأس ویثق بفضل ربه الی ان تدرکه عنایة الله فیکون من الفائزین

وفی السورة اشارة الی انّ صفات الله تعالیٰ موثرة بقدر ایمان العبد بها و اذا توجه العارف الی صفة من صفات الله تعالیٰ و ابصره ببصر روحه وامن ثم امن ثم امن حتی فنی فی ایمانه فتدخل روحانیة هذه الصفة فی قلبه وتاخذه منه فیری السالک بالٓه فارغا من غیر الرحمان وقلبه مطمئنا بالایمان وعیشه حلواً بذکر المنان ویکون من المستبشرین فتتجلی تلک الصفة له وتستوي علیه حتی یکون قلب هذا العبد عرش هذه الصفة وینصبغ القلب بصبغها بعد ذهاب الصبغ النفسانیة و بعد کونه من الفانین۔

فان قلت من این علمت ان هذه الاشارة توجد فی الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله یدل علیه فان الله تعالیٰ ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فکانه انطق فطرتنا واراناما کان مخفیا فی فطرتنا وهذه اشارة الی ان الانسان قد خلق علی فطرة الاسلام وادخل فی فطرته ان یحمد الله ویستیقن انه رب العالمین ورحمٰن ورحیم ومالک یوم الدین وانه یعین المستعین ویهدی الداعین۔ فثبت من ههنا ان العبد مجبول علی معرفة ربه وعبادته وقد اشرب فی قلبه محبته فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب وتجری ذکر الله تعالیٰ علی اللسان من غیر اختیار وتکلف وتنبت شجرة المعارف وتثمر وتوتی اکله کل حین وفي قوله تعالیٰ صراط الذین انعمت علیهم اشارة اُخری وهو ان الله تعالیٰ خلق الاٰخرین مشاکلین بالاولین۔ فاذا اتصلت ارواحهم بارواحهم بکمال الاقتداء ومناسبة الطبائع فینزل الفیض من قلوبهم الی قلوبهم ثم اذا تم اقتضاء المستفیض الی المفیض وبلغ الامر الی غایة الوصلة فیصیر وجودهما کشیٔ واحد ویغیب احدهما فی الاٰخر وهذه الحالة هي المعبر عنها بالاتحاد وفی هذه المرتبة یسمی السالک فی السماء تسمیة الانبیاء لمشابهته ایاهم فی جوهرهم وطبعهم کما لا یخفی علی العارفین۔

وحاصل الكلام ان الله تعالیٰ يبشر لامة نبيّنا صلى الله عليه وسلم فكانه يقول يا عباد انكم خُلقتم على طبائع المنعمين السابقين وفيكم استعداداتهم فلا تضيعوا لاستعدادات وجاهدوا لتحصيل الكمالات واعلموا ان الله جواد كريم وليس بخيل ضنين۔ ومن ههنا يُفهم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه۔ فانّ عبدًا من عباد الله اذا اقتدى هدى المهتدين وتبع سنن الكاملين وتاهب للانصباغ بصبغ المهديّين وعطف اليهم بجميع ارادته وقوته وجنانه وادّى شرط السلوك بحسب امكانه وشفعَ الاقوال بالاعمال والمقال بالحال ودخل فى الذين يتعاطون كاس المحبة للقادر ذي الجلال ويقتدحون زناد ذكر الله بالتضرع والابتهال ويبكون مع الباكين۔ فهنالك يفور بحر رحمة الله ليطهره من الاوساخ والادران وليرويه بافاضة التهتان ثم ياخذ يده ويرقيه الى اعلىٰ مراتب الارتقاء والعرفان۔ ويدخله فى الذين خلوا من قبله من الصلحاء والاولياء والرسل والنبيين۔ فيعطى كمالا كمثل كمالهم وجمالا كمثل جمالهم وجلالا كمثل جلالهم وقد يقتضى الزمان والمصلحة ان يرسل هذا الرجل علىٰ قدم نبي خاص فيعطى له علمًا كعلمه وعقلًا كعقله ونورًا كنوره واسمًا كاسمه ويجعل الله ارواحهما كمرايا متقابلة فيكون النبي كالاصل والولي كالظل من مرتبته ياخذ ومن رُوحانيته يستفيد حتى يرتفع منهما الامتياز والغيرية وترد احكام الاوّل على الاخر ويصيران كشيءٍ واحدٍ عند الله وعند ملاء الاعلىٰ وينزل على الاخر ارادة الله وتصريفه الى جهة وامره ونهيه بعد عبوره على روح الاوّل وهذا سرٌّ من اسرار الله تعالیٰ لا يفهمه الامن كان من الروحانيين۔ واعلم ان ذٰلك الرجل الذي يتشابه قلبه بقلب نبي بمشابهة قوية شديدة تامة كاملة لا ياتى الا اذا اشتدت الضرورة لمجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل يستاثر الله عبدًا من عباده لهذا الامر

فيدانيه رحمته كما كانت دانت مورثه و ينزل عليه سر روحه وحقيقة جوهرة وصفاء سيرته وشان شمائله ويجعل ارادته فى اراداته وتوجهاته فى توجهاته حتى يتجلّٰى فيه جميع شيون النبى المشبه به ويصير مغمورًا فى معنى الاتحاد فيصيران حقيقةً واحدةً يقع عليهما اسم واحد وينسبون الى مثال واحدٍ كان النبى المشبه به نزل من السمآء الى اهل الارضين - فهذا معنى قول النبى صلى الله عليه وسلم فى نزول عيسٰى ابن مريم عليه السلام وهو الحق لا يخالف القرآن ولا يعارضه وقد مضى مثله فى الاولين - فلا تجادل بغير الحق ولا تكن من المنكرين - قد توفّى عيسٰى كما توفى الذين خلوا من قبله وجاؤا من بعده فلا تخف قومًا تركوا كتاب الله ونصوصه واثروا غير القرآن على القرآن واثروا الشك على اليقين - وخف الله وقهره واعتزل تلك الفرق كلها واعتصم بحبل الله المتين - ومن صرف عنان التوجه الى هذه الاٰية وامعن فيه حق الامعان فيرى انها شاهد على بياننا هذا و يكون من المذعنين ؞

فلا تعذلونى بعد ما قلتُ سِره ۔۔۔ واثبتهُ بدلائل الفرقان

وقد بان برهاني بقول واضح ۔۔۔ وانا رصدني عند ذى العرفان

وعليك بالصدق النقى وسبله ۔۔۔ ولو انه القاك فى النيران

ثم اعلم ان لله تعالىٰ صفات ذاتية ناشية من اقتضاء ذاته وعليها مدار العالمين كلها وهى اربع ربوبية[۱] ورحمانية[۲] ورحيمية[۳] ومالكية[۴] كما اشار الله تعالىٰ اليها في هذه السورة وقال ربّ[۱] العالمين الرحمٰن[۲] الرحيم[۳] ملك[۴] يوم الدين - فهذه الصفات الذاتية سابقة على كل شئ ومحيطة بكل شئ ومنها وجود الاشياء واستعدادها وقابليتها ووصولها الى كمالاتها واما صفة الغضب فليست ذاتية لله تعالىٰ بل هي ناشية من عدم قابلية بعض الاعيان للكمال

المطلق وكذلك صفة الاضلال لايبد والا بعد زيغ الضالين۔ واما حصر
الصفات المذكورة فى الاربع فنظر اعلى العالم الذي يوجد فيه آثارها الاترىٰ ان
العالم كله يشهد علىٰ وجود هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات
بنحو لايشك فيها بصيرٌ الامن كان من قوم عمين۔ وهذه الصفات اربع الى اغراض
للنشاءة الدنيوية ثم تجلى من تحتها اربع أخرى التى من شانها انها لا تظهر الا
في العالم الاخر واول مطالعها عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير
الله تعالىٰ وصار مظهرا اتامًا لانوار رب العالمين وقوائمهٗ اربع ربوبية ورحمانية
ورحيمية ومالكية يوم الدين۔ ولاجامع لهذه الاربع علىٰ وجه الظلية الاعرش
الله تعالىٰ وقلب الانسان الكامل وهذه الصفات امهات لصفات الله كلها ووقعت
كقوايم العرش الذى استوى الله عليه وفى لفظ الاستواءِ اشارة الىٰ هذ الانعكاس
علىٰ الوجه الاتم الاكمل من الله الذي هو احسن الخالقين۔ وتنتهى كل قائمةٍ
من العرش الىٰ ملكٍ هو حاملها ومدبر امرها ومورد تجلياتها وقاسمها علىٰ
اهل السماء والارضين فهذا معنى قول الله تعالىٰ ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ
ثمانيةٌ فان الملائكة يحملون صفاتا فيها حقيقة عرشية والسرّ فى ذلك ان
العرش ليس شيئًا من اشياء الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا والأخرة ومبدءٌ قديم
للتجليات الربانية والرحمانية والرحيمية والمالكيته لاظهار التفضلات وتكميل
الجزاء والدين۔ وهو داخل فى صفات الله تعالىٰ فانه كان ذا العرش من قديم و
لم يكن معه شئ فكن من المتدبرين۔ وحقيقة العرش واستواء الله عليه سرٌّ عظيم
من اسرار الله تعالىٰ وحكمة بالغة ومعنى روحاني وسمى عرشا لتفهيم عقول هذا
العالم ولتقريب الامر الى استعدادا اتهم وهو واسطة في وصول الفيض الالٰهى و
التجلى الرحمانى من حضرة الحق الى الملايكة ومن الملائكة الى الرُّسل ولايقدح

في وحدته تعالیٰ تکثر قوابل الفیض بل التکثر ھھنا یوجب البرکات لبنی آدم ویعینھم علی القوۃ الروحانیۃ وینصرھم فی المجاھدات والریاضات الموجبۃ لظھور المناسبات التی بینھم وبین ما یصلون الیہ من النفوس کنفس العرش والعقول المجردۃ الی یصلوا او یصلون الی المبدء الاول وعلۃ العلل ثم اذا اعان السالک الجذبات الالٰھیۃ والنسیم الرحمانیۃ فیقطع کثیرا من حجبہ وینجیہ من بعد المقصد وکثرۃ عقباتہ وآفاتہ وینورہ بالنور الالٰھی ویدخلہ فی الواصلین۔ فیکمل لہ الوصول والشھود مع رویتہ عجائبات المنازل والمقامات ولا شعور لاھل العقل بھذہ المعارف و النکات ولا مدخل للعقل فیہ والاطلاع بامثال ھذہ المعانی انما ھو من مشکوۃ النبوۃ والولایۃ وما شمت العقل رائحتہٗ وما کان لعاقل ان یضع القدم في ھذا الموضع الا بجذبۃ من جذبات رب العالمین۔

واذا انفکت الارواح الطیبۃ الکاملۃ من الابدان ویتطھرون علی وجہ الکمال من الاوساخ والادران یعرضون علی اللہ تحت العرش بواسطۃ الملائکۃ فیاخذون بطور جدید حظا من ربوبیۃ یغائر ربوبیۃً سابقۃ وحظا من رحمانیۃ مغائر رحمانیۃ اولیٰ وحظا من رحیمیۃ ومالکیۃ مغائر ما کان فی الدنیا فھنالک تکون ثمانی صفات تحملھا ثمانیۃ من ملائکۃ اللہ باذن احسن الخالقین۔ فان لکل صفۃٍ ملک موکل قد خلق لتوزیع تلک الصفۃ علی وجہ التدبیر ووضعھا في محلھا۔ الیہ اشارۃ فی قولہ تعالیٰ والمدبرات امرًا فتدبر ولا تکن من الغافلین۔

وزیادۃ الملائکۃ الحاملین فی الآخرۃ لزیادۃ تجلیات ربانیۃٍ ورحمانیۃ ورحیمیۃ ومالکیۃ عند زیادۃ القوابل فان النفوس المطمئنۃ بعد انقطاعھا ورجوعھا الی العالم الثاني والربّ الکریم تترقی في استعداداتھا فتموج الربوبیۃ والرحمانیہ والرحیمیۃ والمالکیۃ بحسب قابلیاتھم واستعداداتھم کما تشھد علیہ کشوف العارفین۔ وان کنت

من الذين اعطی لہم حظّ من القرآن فتجد فیہ کثیرا من مثل هذ البیان۔ فانظر بالنظر الدقیق۔ لتجد شہادۃ هذ التحقیق۔ من کتاب اللہ ربّ العالمین۔
ثم اعلم انّ فی آیۃ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اشارۃ عظیمۃ الی تزکیۃ النفوس من دقائق الشرک و استیصال اسبابہا ولاجل ذلک رغب اللہ فی الآیۃ فی تحصیل کمالات الانبیاء واستفتاح ابوابہا فان اکثر الشرک قد جاء فی الدنیا من باب اطراء الانبیاء والاولیاء و ان الذین حسبوا نبیہم وحیدًا فریدًا اووحدہ لاشریک لہ کذات حضرۃ الکبریاء فکان مآل امرہم انہم اتخذوہ الٰہًا بعد مدۃ وهکذا افسدت قلوب النصاریٰ من الاطراء والاعتداء فاللہ یشیر فی هذہ الآیۃ الیٰ هذہ المفسدۃ والغوایۃ ویومی الیٰ انّ المنعمین من المرسلین والنبیین والمحدثین انما یبعثون لیصطبغ الناس بصبغ تلک الکرام لاان یعبدوھم ویتخذوھم الٰہۃ کالاصنام فالغرض من ارسال تلک النفوس المہذبۃ ذوی الصفات المطہرۃ ان یکون کل متبعٍ قریع تلک الصفات لا قارع الجبہۃ علیٰ هٰذہ الصفات فاومی اللہ فی هٰذہ الآیۃ لاولی الفہم والدرایۃ الیٰ ان کمالات النبیین لیست ککمالات ربّ العٰلمین وان اللہ احد صمد وحید لاشریک لہ فی ذاتہ ولا فی صفاتہ واما الانبیاء فلیسوا کذٰلک بل جعل اللہ لہم وارثین من المتبعین الصادقین فامتہم ورثاءھم یجدون ما وجد انبیاءھم ان کانوا لہم متبعین والیٰ هذا اشار فی قولہ عزوجلّ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللہ فانظر کیف جعل الامّۃ احبّاء اللہ بشرط اتباعہم واقتداءھم بسیّد المحبوبین۔ وتدل آیۃ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ان تراث السابقین من المرسلین والصدیقین حق واجب غیر مجذوذ ومفروض للاحقین من المومنین الصالحین الی یوم الدین۔ وھم یرثون الانبیاء

ویجدون ما وجد وامن انعامات اللهؕ وهذا هو الحق فلا تکن من الممترین۔
واما سرّ ذٰلك التوارث ولمّیة المورث والوارث فتنکشف من تلك الاٰیة التی تعلم التوحید وتعظم الرب الوحید فان الله المعین وارحم الراحمین اذا علم دقائق التوحید وبالغ فی التلقین وقال ایاك نعبد وایاك نستعین۔ فاراد عنده هذا التعلیم والتفهیم ان یقطع عروق الشرك کلّها فضلا من لدنه ورحمة منه علی امة خاتم النبیین۔ لینجی هٰذه الامة من اٰفات وردت علی المتقدمین۔ فعلمنا دعاء مبرّة وعطاءًا وجعلنا منه من المستخلصین۔ فنحن ندعوا بتعلیمه ونطلب منه بتفهیمه فرحین برفده مفصحین بحمده قائلین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ ونحن نسئل الله لنا فی هذا الدعاء کلما اُعطی للانبیاء من النعماء ونسئله ان نثبت کالانبیاء علی الصراط ونتجافی عن الاشتطاط وندخل معهم فی مربع حظیرة القدس متطهرین من کل انواع الرجس ومبادرین الیٰ ذار ربّ العالمین فلا یخفی ان الله جعلنا فی هذا الدعاء کاظلال الانبیاء واورثنا واعطانا المعلوم والمکتوم والمعکوم والمختوم ومن کل آلاء والنعماء فاحتملنا منها وقرنا ورجعنا بما یسدّ فقرنا وسالت اودیة بقدرها فاحللنا محل الفائزین۔ وهذا هو سر ارسال الانبیاء وبعث المرسلین والاصفیاء لنُصبّغ بصبغ الکرام وننتظم فی سلك الالتیام ونرث الاولین من المقربین المنعمین۔
ومع ذٰلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطا عبدا کمالا وطفق الجهال یعبدونه ضلالا ویشرکونه بالرب الکریم عزّةً وجلالًا بل یحسبونه ربًّا فعالًا فیخلق الله مثله ویسمّیه بتسمیته ویضع کمالاته فی فطرته وکذٰلك یجعل لغیرته لیبطل ما خطر فی

قلوب المشرکین۔ یفعل مایشاء ولا یسئل عما یفعل وھم من المسئولین۔ یجعل من یشاء کالدرّ السائغ للاغتذاء اوکالدُرّۃ البیضاء فی اللمعان والصفاء ویسوق الیہ شربًا من التسنیم ویضمخہ بالطیب العمیم حتی یسفر عن مرای وسیم وارج نسیم للناظرین۔ فالحاصل انہ تعالیٰ اشار فی ھذا الدعاء لطلاب الرشاد الی رحمتہ العامۃ والوداد فکانّہ قال اننی رحیم وسعت رحمتی کلّ شیٔ اجعل بعض العباد وارثا لبعض من التفضل والعطاء لاسدّ باب الشرک الذی یشیع من تخصیص الکمالات ببعض افراد من الاصفیاء فھذا ھو سرھٰذا الدعاء کانہ یبشر الناس بفیض عام وعطاء شامل لا نام ویقول انی فیاض ورب العٰلمین۔ ولست کبخیل وضنین۔ فاذکروا بیت فیضی وما ثمّ فان فیضی قد عم وتم۔ وان صراطی صراط قد سُوّی ومُدّ لکل من نھض واعتد واستعد وطلب کالمجاھدین وھٰذہ نکتۃ عظیمۃ فی اٰیۃ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم وھی ازالۃ الشرک وسدّ ابوابہ فالسلام علی قوم استخلصوا من ھذا الشرک وعلیٰ من لدیھم وعلی کلمن تبعھم من الطالبین الصادقین۔

وفی الآیۃ اشارۃ اخری وھی ان الصراط المستقیم ھو النعمۃ العظمیٰ وراس کل نعمۃ وباب کل ما یُعطی۔ وینتاب العبد نعم اللہ مُذ اعطی لہ ھذہ الدولۃ الکُبریٰ وملک لا یبلیٰ۔ ومن تاھّب لھذہ النعمۃ ووفق للثبات علیھا فقد دعي الیٰ کل انواع الھدیٰ وریٔ العیش النضیر والنور المنیر بعد لیال الدجیٰ نجّاہ اللہ من کل الھفوات قبل الفوات وادخلہ فی زمر التقات بعد مقانات العصاۃ واراہ سبل الذین انعم علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ واما حقیقۃ الصراط المستقیم۔ التی اریدت فی الدین القویم فھو ان العبد اذا احبّ ربہ المنان وکان راضیًا بمرضاتہ وفوض الیہ الروح والجنان واسلم

وجهه لله الذی خلق الانسان وما دعا الا ایاہ وصافاہ وناجاہ وسئله الرحمة والحنان وتنبّه من غشیه و استقام فی مشیه وخشي الرحمان وشغفه الله حبا و اعان وقوی الیقین والایمان فمال العبد الی ربه بکل قلبه و اربه وعقله و جوارحه و ارضه وحقله و اعرض عما سواہ وما بقی له الا ربه وما تبع الاهواہ وجاءہ بقلب فارغ عن غیرہ وما قصد الا الله فی سبل سیرہ وتاب من کل ادلال واغترار بمال وذی مال وحضر حضرة الرب کالمساکین- ووذر العاجلة والغاها واحب الآخرة و ابتغاها وتوکّل علی الله وکان لله وفنٰی فی الله وسعی الی الله کالعاشقین- فهذا هو الصراط المستقیم الذی هو منتهی سیر السالکین ومقصد الطالبین العابدین- وهذا هو النور الذی لا یحل الرحمة الا بعد حلوله ولا یحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذی یناجی السالکُ منه بذات الصدور وتفتح علیه ابواب الفراسة ویجعل محدثا من الله الغفور- ومن ناجا ربّه ذات بکرة بهذا الدعاء بالاخلاص وامحاض النیة و رعایة شرائط الاتقاء والوفاء فلا شك انه یحل محل الاصفیاء والاحباء و المقربین- ومن تاوّہ آهة الثکلان فی حضرت الرب المنان و طلب استجابة هٰذا الدُعاء من الله الرحمان خاشعا مبتهلا وعیناہ تذرفان فیستجاب دعاءہ ویکرم مثواہ ویعطی له هداہ وتقویٰ له عقیدته بالآیل[1] المنیرة کالیاقوت- ویقویٰ له قلبه الذي کان اوهن من بیت العنکبوت- ویوفق لتوسعة الذرع ودقایق الورع فیدعیٰ الیٰ قِرٰی الروحانین- ومطائب الربانین- ویکون فی کلّ حال غالبا علی هوئ مغلوب- و یقودہ برعایة الشرع حیث یشاء کاشجع راکب علی اطوع مرکوب- ولا یبغی الدنیا ولا ینحنی لاجلها ولا یسجد لعجلها ویتولاہ الله وهو یتولی الصالحین- وتکون نفسه مطمئنة ولا تبقی کالمبید

[1] یظهر ان اللفظ "بالدلائل" شمس-

المضل ولا تحلق حملقة الباز المطل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون شُحُبه كالجهام بل يشرب كل حين من ماء معين - وحث الله عباده على ان يسئلوه ادامة ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لا يحصل لاحد الا بفضل ربه لا بجهد نفسه فلا بد من ان يضطر العبد لتحصيل هذه النعمة الى حضرت العزة ويسئله انجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمرغ على ترب المذلة باسطاً ذيل الراحة ومتعرضاً للاستماحة كالسائلين المضطرين - وجملة غير المغضوب عليهم اشارة الى رعاية حسن الاداب والتادب مع رب الارباب - فان للدعاء اداباً ولا يعرفها الّامن كان توابا ومن لا يبالى الاداب فيغضب الله عليه اذا اصرّ على الغفلة وما تاب فلا يرى من دعائه الا العقوبة والعذاب فلاجل ذلك تقلّ الفائزون فى الدعاء واكثر الهالكون لحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لا يدعون الاوهم مشركون والى غير الله متوجّهون - بل الى زيد وبكر ينظرون فالله لا يقبل دعاء المشركين - ويتركهم فى بيداء هم تائهين - وان حبوة الله قريب من المنكسرين وليس الداعى الذي ينظر الى اطراف وانحاء ويختلب بكل برق وضياء ويريد ان يترع كمه ولو بوسايل الاصنام ويعلو كل ربوة راغباً فى حبوة ويبغى معشوق المرام ولو بتوسل اللئام والفاسقين - بل الداعى الصادق هو الذي يتبتل الى الله تبتيلا ولا يسئل غيره فتيلا ويجيئ الله كالمنقطعين المستسلمين ويكون الى الله سيره ولا يعباء بمن هو غيره ولو كان من الملوك والسلاطين - والذى يكب على غيره ولا يقصد الحق فى سيره فهو ليس من الداعين الموحدين بل كزاملة الشياطين فلا ينظر الله الى طلاوة كلماته وينظر الى خبثة نياته وانما هو عند الله مع حلاوة لسانه وحسن بيانه كمثل روث مفضض او كنيف مبيض قد آمنت شفتاه وقلبه من الكافرين

فاولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله المغضوب عليهم انهم دعوا الى سُبُل الحق فتركوها بعد رويتها وتخيروا المفاسد بعد التنبه على خبثتها وانطلقوا ذات الشمال وما انطلقوا ذات اليمين۔ وانهم ركنوا الى المين ومابقى الاقيد رمحين۔ وعدموا الحق بعد ما كانوا عارفين۔ واما الضالون الذين اشير اليهم فى قوله عزّ و جل الضالين فهم الذين وجدوا طريقا طامسًا فى ليل دامس فزاغوا عن المحجة قبل ظهور الحجة وقاموا على الباطل غافلين۔ وما كان مصباح يومنهم العثار او يبين لهم الآثار فسقطوا فى هوة الضلال غير متعمدين۔ ولو كانوا من الداعين بدعاء اهدنا الصراط المستقيم لحفظهم ربهم ولاراهم الدين القويم ولنجاهم من سبل الضلالة ولهداهم الى طرق الحق والحكمة والعدالة ليجدوا الصراط غير ملومين۔ ولكنهم بادروا الى الاهواء وما دعوا ربهم للاهتداء وما كانوا خائفين۔ بل لوّا رؤسهم مستكبرين۔ وسرت حُمَيا العجب فيهم فرفضوا الحق لهفوات خرجت من فيهم ولفظتهم تعصباتهم الى بوادى الهالكين۔ فالحاصل ان دعاء اهدنا الصراط المستقيم ينجى الانسان من كل اود ويظهر عليه الدين القويم ويخرجه من بيت تفر الى رياض الثمر والرياحين۔ ومن زاد فيه الحاحا زاده الله صلاحًا والنبيون آنسوا منه انس الرحمان فما فارقوا الدعاء طرفة عين الى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنيا عن هذه الدعوة ولا معرضا عن هذه المنية نبيا او كان من المرسلين۔ فان مراتب الرشد والهداية لا تتم ابدا بل هى الى غير النهاية ولا تبلغها انظار الدراية فلذلك علم الله تعالى هذا الدعاء لعباده و جعله مدار الصلوٰة ليتمتعوا برشاده وليكمل الناس به التوحيد وليذكروا المواعيد وليستخلصوا من شرك المشركين۔ ومن كمالات هذا الدعاء انه يعم كل مراتب الناس وكل فرد من افراد الاناس وهو دعاء غير محدود ولا حد له ولا انتهاء ولا غاية ولا ارجاء

فطوبیٰ للذین یداومون علیه بقلب دامی القرح وبروح صابرة علی الجُرح و نفس مطمئنة کعباد الله العارفین- و انه دعاء تضمّن کل خیر و سلامة و سداد و استقامة وفیه بشارات من الله ربّ العالمین- وقیل ان الطریق لا یسمیٰ صراطًا عند قوم ذوي قلب و نور حتی یتضمن خمسة امور من امور الدین- وهی الاستقامة[1] و الایصال[2] الی المقصود بالیقین- وقرب[3] الطریق وسعته[4] للمارین- وتعیینه[5] طریقا للمقصود فی اعین السالکین وهو تارةً یضاف الی الله اذ هو شرعه وهو سوی سُبله للماشین- وتارة یضاف الی العباد لکونهم اهل السلوک والمارّین علیها والعابرین-

والان نری ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذی علمه المسیح فی الانجیل لیتبین لکلّ منصف ایّهما اشفی للعلیل و ادرء للغلیل و ارفع شانا و اتم بُرهانا و انفع للطالبین- فاعلم ان فی انجیل لوقا قد کتب فی الاصحاح الحادی عشر ان المسیح علم الدعاء هکذا (۲) فقال لهم یعنی للحواریین- متی صلّیتم فقولوا ابانا الذی فی السموات لیتقدس اسمک لیات ملکوتک لتکن مشیتک کما فی السموات کذالک علی الارضین- خبزنا کفافنا اعطنا کلیوم و اغفر لنا خطایانا لاننا نحن ایضًا نغفر لکل من یذنب الینا (یعنی نغفر للمذنبین-) ولا تدخلنا فی تجربة لکن نجّنا من الشریر- هذا دعاء علّم للمسیحیین-

فاعلم انه دعاء یفرّط فی الصفات الربّانیة وکذالک ما یحیط علی مقاصد الفطرة الانسانیة بل یزید سورة الحسرة الروحانیة ویحرک القوی لطلب الاهواء الفانیة والشهوات المتفانیة مع الذهول عن سعادات یوم الدین- ومن جملة جمله فقرة اعنی **لیتقدس اسمک** فانظر فیها بعقلک و فهمک هل تجده حریًا

بشان الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة مترقبة من مراتب التقدس والجلال۔ فان المحامد والتقدسات كلها ثابتة لحضرة العزة ولا ينتظر شيء منها فى الازمنة الاتية وهذا هو تعليم القرآن وتلقين كلام الله الرحمان كما مر كلامنا فى هذا البيان۔ ومن اقبل على الفرقان المجيد وفهمه وتدبر ونظره بالنظر السديد فينكشف عليه ان الفرقان قد اكمل فى هذا الامر البيان و صرح بان لله كمالا تاما۔ وكل كمال ثابت له بالفعل وليس فيه كلام وتجويز الحالة المنتظرة له جهل وظلم واجترام و اما الانجيل فيجعل البارى عز اسمه محتاجا الى الحالة المنتظرة وضاجرا لكمالات مفقودة غير الموجودة ولا يقبل وجود كمال شجرته بل يظهر الامانى لايناع ثمرته وليس قائل استنارة بدره بل ينتظر زمان علو قدره كان رب الانجيل واجم من فقد المرادات وعاجز عن امضاء الارادات وكم من ليلة باتها ينتظر كمالات و يترقب تغير حالات حتى يئس من ايام رشاده واقبل على عباده ليتمنوا له حصول مراده وليعقدوا الهمم لزوال كمده وعلاج رمده سبحان ربنا ان هذا الا بهتان مبين۔ انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون ما للبلبال و رب ذى الجلال رب العالمين۔ ثم دعاء المسيح دعاء لا اثر فيه من غير التنزيه لانه يقول ان الله منزه عن الكذب و التمويه ولكن لا توجد فيه كمالات اخرى ولا من الصفات الثبوتية اثر ادنى فان التنزيه والتقديس من الصفات السلبية كما لا يخفى على ذوى المعرفة والبصيرة واما الصفات السلبية فهى لا تقوم مقام الاثبات كما ثبت عند الثقات و اما ما علمنا القرآن من الدعاء فهو يشتمل على جميع صفات كاملة توجد فى حضرت الكبرياء الا ترى الى قوله عز وجل الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين كيف احاط صفات الله جموعها وتابط اصولها وفروعها۔

واشار فی الحمد للہ ان اللہ ذات لا تحصی صفاته ولا تعد کمالاته و اشار فی رب العالمین۔ ان وبل ربوبیته یعم السموات والارضین۔ والجسمانیین والروحانیین۔ واشار فی الرحمٰن الرحیم ان الرحمة بجمیع انواعها من اللہ القیوم القدیم والخلاق الکریم واشار فی قوله یوم الدین ان مالك المجازات هو اللہ لا غیره من المخلوقین۔ وان ابحر المجازات جاریة وهي تمر مرّ السحاب کل حین۔ وکل ما یری عبد من فضل اللہ واحساناته بعد اعمال صالحة وصدقه وصدقاته فانما هو صنیعة مجازاته۔ ففي هذه المحامد اشارات رفیعة عالیة ودلالات لطیفة متعالیة علی کل کمال لحضرة اللہ جامع کل جمال وجلال۔ ثم من المعلوم ان اللام في الحمد للہ للاستغراق فهو یشیر الی ان المحامد کلها للہ بالاستحقاق۔ واما دعاء الانجیل اعنی **لیتقدس اسمك** فلا یشیر الی کمال بل یخبر عن خطرات زوال ویظهر الاماني لتقدیس الرحمٰن کأن التقدس لیس له بحاصل الی هذا الآن فما هذا الدعاء الا من نوع الهذیان فانك تعلم ان اللہ تقدس من الازل الی الابد کما هو یلیق بالاحد الصمد فهو منزه ومقدس من کل التدنسات فی جمیع الاوقات الی ابد الابدین ولیس محروما ومن المنتظرین۔

ثم قوله تعالیٰ الحمد للہ رب العالمین الی یوم الدّین رد لطیف علی الدهریین والملحدین والطبیعین الذین لا یومنون بصفات اللہ المجید ویقولون انه کعلة موجبة ولیس بالمدبر المرید ولا یوجد فیه ارادة کالمنعمین والمعطین۔ فکانه یقول کیف لا تومنون برب البریة وتکفرون بربوبیته الارادیة وهو الذي یربّی العالمین ویغمر بنواله ویحفظ السماوات والارض بقدرته وجلاله ویعرف من اطاعه ومن عصا فیغفر المعاصی او یودب بالعصا ومن جاءه مطیعا فله

جنتان وحقّت به فرحتان فرحة يصيبه من اسم الرّحيم و أُخرىٰ من الرّحمٰن القديم فيجزى جزاء اوفى من الله الاعلىٰ و يدخل فى الفائزين۔ ولاشك ان هٰذه الصفات تجعل الله مستحقا للعبادة معطيا من عطايا السعادة و اما التقديس وحده كما ذكر فى الانجيل فلا يحرك الروح للعبادة بل يتركها كالنائم العليل و امّا سرهٰذا الترتيب الذى اختاره فى الفاتحة ربنا المجيد ذو المجد و العزّة وذكر المحامد قبل ذكر الدعاء و العبادة فاعلم انه فعل ذلك ليذكر عباده عظمة صفات البارى ذى المجد و العلاء قبل الدعاء و يشير الىٰ انه هو المولىٰ لا منعم الّاهو ولا راحم الاهو ولا مجازي الاهو ومنه ياتي كل ما ياتى العباد من الآلاء و النعماء وهذا الترتيب احسن وللروح انفع فانه يظهر على السعيد منن الله الرحيم ويجعله مستعدا ومقبلا على حضرة القدير الكريم و يظهر منه تموج تام فى ارواح الطلباء كما لا يخفى على اهل الدهاء و اما تخصيص ذكر الربوبية و الرحمانية و المالكية فى الدُّنيا و الآخرة فلاجل ان هذه الصفات الاربعة اُمّهات لجميع الصفات الموثرة المفيضة۔ ولاشك انها محركات قوية لقلوب الداعيين۔

ثم الانجيل يذكر الله تعالىٰ باسم الاب و القرآن يذكره باسم الرب وبينهما بون بعيد ويعلمه من هو زكي و سعيد و ان لم يعلمه من كان من الجاهلين۔ فان لفظ الاب لفظ قد كثر استعماله فى المخلوقين فنقله الى الرب تعالى فعل فيه رائحة من الاشراك وهو اقرب للاهلاك كما لا يخفى على المتدبرين۔

ثم اعلم ان شكر المحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوى العقول و العرفان و اذا كان المحسن مع احسانه العام ورحمه التام خالق الاشياء و قيوم العالم من الابتداء الى الانتهاء وكان فى يده كل امر الجزاء فيضطر الانسان طبعًا ليرجع الىٰ جنابه و يتذلّل علىٰ بابه و ينجو من تبابه و اذا وجده فلا يتادبه عنده ـــم

ولا یفزعه وهم ویکون من المطمئنین۔ وهذا الامر داخل فی فطرته ومرکوز فی جبلته ومتنقش فی مهجته انه یطلب صاحب هذه الصفات عند التردّدات ویأم به المخرج من المشکلات والطالبون یتعاطون بذکره کاس المنافثة ویقتدحون لطلبه زناد المباحثة ویجوبون البراری والفلوات ویطلبون اثر ذلك الجامع البرکات و قاضی الحاجات ویبیتون مجاهدین۔ فبشر الله عباده انه هو۔ و انه مقصد ملاح عیونهم ومقصود مرامی لحظهم ومد ارشیئونهم فلیطلبوه ان کانوا طالبین۔ ومن هذا المقام یظهر عظمة الفاتحة وکونه من الله العلام فانها مملوۃ من کل دواء وعلاج لکُلّ داء و منجی من کل بلاء یقوی الضعفاء ویبشر الصلحاء ویفتح ابواب الخیر وسُدده ویعطی کل ذي رشد رشده الا الذي احاط علیه غباوته وشقاوته فصار من الهالکین۔ وانظر الی کمال ترتیب الفاتحة من الله ذی الجلال والعزّة کیف قدم ذکر اسم الله فی العبارة وجعله سرّاً مجملا لتفاصیل الصفات الاربعة وزین العبارة بکمال لطایف البلاغة ثم اردفه صفت الربوبیة العامة فان الله کان ککنز مخفي من اعین اهل المعرفة فاوّل ما عرفه کانت ربوبیته بکمال الحکمة والقدرة ثم ذکر الله فی الفاتحة رحمانیةً وبعدها رحیمیة وقفاها مالکیة فوضعها طباقا وطبقها اشراقا وجعل بعضها فوق بعض وضعا کما کان مدارجها طبعا وفیه آیات للمتدبّرین۔ وعلم الله عباده ان یقد مواحمد المحامد بین یدیه ویسئلوا الهدایة والاستقامة بعد الثناء علیه لتکون هذه الصّفات وتصورها سببا لفورعیون الرّوحانیة ووسیلة للحضور والذوق والمواجید التعبدیة ولیستجاب الدعاء بهذا الحضور ویکون موجبا لانواع السرور والنور والبعد عن المعاصی والفجور لان العبد اذا عرف انه یعبد ربّا احاط ذاته جمیع انواع المحامد وهو قادر علیٰ ان یستجیب جمیع ادعیة المحامد وعرف انه رب عظیم یوجد فیه جمیع انواع الربوبیة و رحمان کریم یوجد فیه جمیع اقسام الرحمانیة ورحیم قدیم یوجد فیه کل اصناف الرحیمیة

ومالك مجازات يقدر على ان يجزى كل ذى مرتبة فى الاخلاص على حسب المرتبة فيجد ذاته عظيم الشان فى القدرة ويجد عظمة صفاته خارجة من الاحاطة فيسعى الى بابه ويبادر الى جنابه قائلا اياك نعبد واياك نستعين۔ فيجمع في هذا الكلام انكسار العبد وجلال رب العالمين۔ فهذا الاجتماع المبارك يقطع عرق الاسترابة ويكون سببا قريبا للاستجابة فيكون الداعى من المقبولين۔ بل ممن لا يشقى بهم جليس ولا يقربهم غول ولا تلبيس ولا يخيب فيهم مظنون وترفع حجبهم فلا يطوى دونهم مكنون فيطلع على ماحاك فى صدور الناس وعلى امور سماوية متعالية عن طور العقل والقياس ويدخل فى اهل السر القرب المكلمين۔ ويكون له الرب الكريم كالخل الودود والخدن المودود بل اقرب من كل قريب واحب من كل حبيب ويكون كلامه احلى من كل شربة والهامه الذ من كل لذة ويدخل الله فى القلب ويشغفه حبا وينظر الى المحب فيجعله لبا ويصبغه بصبغ المتبتلين۔ ويأتيه منه البرهان والنور والمعان والعلم والعرفان فلا يسعه الكتمان ولو اختفى فى مغارة الارضين فسبحان ربنا رب الاولين والآخرين۔

واعلموا ايها الناظرون والعلماء المستبصرون ان عيسى عليه السلام علم تمهيدا قبل الدعاء والقرآن علم تمهيدا قبل الدعاء والفرق بينهما ظاهر على اهل الدهاء فان تمهيد القرآن يحرك الروح الى عبادة الرحمان ويحرك العباد الى ان ينتحوا حضرته بامحاض النية واخلاص الجنان ويظهر عليهم انه عين كل رحمة وينبوع جميع انواع الحنان ومخصوص باسم الرب والرحمان والرحيم والديان فالذين يطلعون على هذه الصفات فلا يزايلون اهلها ولو سقطوا فى فلوات الممات بل يسعون اليه ويوطنون لديه بصدق القلب وصحة النيات ويتراكضون اليه خيلهم ويسعون كالمشوق ويضطرم فيهم هوى المعشوق فلا يناقش اهواء اخرى

عند غلبة هو ارب العالمين۔ فثبت ان فی تمهید هذا الدعاء تحریکا عظیماً للعابدین۔

فان العبد اذا تدبر فی صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحه وعلم انها مشتملة علی صفات کماله ونعوت جلاله باستیفاء الاحاطة ومحرکة لانواع الشوق والمحبة وعلم ان ربه مبدء لجمیع الفیوض ومنبع لجمیع الخیرات ودافع لجمیع الآفات ومالك لکل انواع المجازات منه یبدء الخلق والیه یرجع کل المخلوقات وهو منزه عن العیوب والنقائص والسیّات ومستجمع لسائر صفات الکمال وانواع الحسنات فلا شك انه یحسبه منجح جمیع الحاجات ومنجیا من سائر الموبقات فیکابد فی ابتغاء مرضاته کل المصائب ولو قتل بالسهم الصائب ولا یعجزه الکروب ولا یدری ما اللغوب ویجذ به المحبوب ویعلم انه هو المطلوب ویسرله استقراء المسالك لتطلب مرضات المالك فیجاهد فی سبله ولو صارکالهالك ولا یخشی هول بلاء وینبری لکل ابتلاء ولا یبقی له من دون حبه الاذکار ولا تستهویه الافکار وینزل من مطیة الاهواء لیمتطی افراس الرضاء ویضفر ازمة الابتغاء لیقطع المسافة النائیة لحضرت الکبریاء ویظل ابدًا اله مدانیا ولا یجعل له ثانیا من الاحیّاء ولا یحنو رقلبه بین الشرکاء ویقول یارب تسلّم قلبی وتکفینی لجذبی وجلبی ولن یصبینی حسن الاخرین۔ هذه نتائج تمهید دُعاء الفاتحة، امّا دعاء عیسٰی علیه السلام فقد عرفت حقیقته وما فیه من الآفة فلا حاجة الی الاعادة فتفکر فی ایما مضی وتندم من زمان ما مضی وکن من التائبین ❊

ثم بعد ذلك ننظر الی دعاء علّمه عیسٰی والی دعاء علّمه ربنا الاعلٰی لیتبین ماهو الفرق بینهما لذی النهی ولینتفع به من کان من الصالحین ❊

فاعلم ان عیسٰی علیه السلام علم دعاءً یتزرّیٰ علیه انصافنا اعنی خبزنا کفافنا۔ واما القرآن فعاف ذکر الخبز والماء فی الدعاء وعلمنا طریق الرشد والاهتداء وحث علی ان نقول اهدنا الصراط المستقیم ونطلب منه الدین القویم ونعوذ به من طرق المغضوب علیهم و الضّالین۔ واشار الی ان راحة الدنیا والآخرة تابعة لطلب الصراط واخلاص الطاعة فانظر الی دعاء الانجیل ودعاء القرآن من الرب الجلیل وکن من المنصفین۔ واما ما جاء فی دعاء عیسٰی ترغیب فی الاستغفار فهو تاکید لدعاء طلب الخبز کاهل الاضطرار لعل الله یرحم ویعطی خبزا کثیرا عند هذا الاقرار فالاستغفار تضرع لطلب الرغفان واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان ویثبت من هذا الدعاء ان اکثر امم عیسٰی کانوا عشاق الذهب واللجین وما جری الحق للجرین۔ وباعی[1] الدین ببخسٍ من الدراهم ومختبئی خلاصة النص وتارکی ذیل الربّ الراحم والعاثین عاصین۔ وحبب الیهم ان یتخذوا الطمع شرعة وحب الدنیا نجعة فاستشرف الاناجیل لیظهر علیك صدق ما قیل واتق الرب الجلیل ودع الاقاویل ولا تحسب الحق الصریح کالمعضلات واستوضح منی المشکلات لاخبرك عن انباء العصاة والمنجیات والمهلکات ففتش الحق قبل حموم الحمام وهجوم الالام ونزع الروح وحصر الکلام واعلم ان الخیر کله فی الاسلام نطوبی للذی ضرب الخیام فی هذا المقام وقوی یقینه بالالهام ووحی الله العلام ورداه الله رداء الاکرام۔ ان المسلمین قوم سجایاهم اعلاء کلمة التوحید وبذل النفس ابتغاءً لمرضات الله الوحید وصلحاءهم یتانفون من الدنیا بل من الامرة ولا یتخیرون لانفسهم الا وجه رب ذی العزة ولا یشجیهم الا ان غفلة من ذکر الحضرت۔ یتوکلون علیه ویطلبون منه هداه ولا یرکنون الی الخلق بل یبتغون حباه ویمشون فی الارض هونا ولا یبطشون جبارین۔ وشانهم اطالة الفکرة

[1] باعی الدین۔ شمس

وتحقيق الحق وتنقيح الحكمة يراعون فى الرياسة تهذ ب السياسة وفى اوان
الخصاصة والانتقار اداب التبصر والاصطبار ولا تفاضل فيهم الا بتفاضل
التقوى والتقات ولا رب لهم الا ربّ الكائنات وكل ذٰلك انوار حاصلة من
الفاتحة كما لا يخفى على اهل الفطرة الصحيحة والتجربة فالحق ان الفاتحة
احاطت كلّ علم ومعرفة واشتملت على كل دقيقة حق وحكمة وهى تجيب كل
سائل وتذيب كل عدوّ صائل ويطعم كل نزيل الى التضيّف مائل ويسقى الواردين
والصادرين۔ ولا شك انها تزيل كل شك خبّيب وتجيح كل هم شيّب وتعيد كل
هد وتغيب وتخجل كل خصيم نيب ويبشر الطالبين۔ ولا معالج كمثله لسم الذنوب
وزيغ القلوب وهو الموصل الى الحق واليقين۔

واما الهداية التى قد امرنا لطلبها فى الفاتحة فهو اقتداء محامد ذات الله
وصفاته الاربعة والى هذا يشير اللام الذى موجود فى اهدنا الصراط المستقيم
ويعرفه من اعطاه الله الفهم السليم ولا شك ان هذه الصفات امهات الصفات
وهى كافيه لتطهير الناس من الهنات وانواع السيات فلا يومن بها عبد الا بعد ان
يأخذ من كل صفة حظه ويتخلق باخلاق رب الكائنات فمن استفاض منها
فيفتح عليه باب عظيم من معرفة الرب المحبوب وتتجلى له عظمته فتحصل
الامانة والتنفر من الذنوب والسكينة والاخبات والامتثال الحقيقى و
الخشية والانس والذوق والشوق والمواجيد الصحيحة والمحبة الذاتية
المفنية المحرقة باذن الله مربّى السالكين ٭

وهٰذه كلها ثمرات التدبر فى مضامين الفاتحة فانّها شجرة طيبة توتى كل حين
اكلاً من المعرفة ويروى من كاس الحق والحكمة فمن فتح باب قلبه لقبول نورها
فيدخل فيه نورها ويطلع على مستورها ومن غلق الباب فدعا ظلمته اليه بفعله

ورأى التباب ولحق بالهالكين۔

ثم اعلم ان قوله تعالیٰ ایاك نعبد و ایاك نستعین یدل علی ان السعادة کلها فی اقتداء صفات ربّ العالمین۔ وحقیقة العبادة الانصباغ بصبغ المعبود و هو عند اهل الحق کمال السعود فان العبد لا یکون عبدا فی الحقیقة عند ذوی العرفان الّا بعد ان تصیر صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودیة ان تتولد فیه ربوبیة کربوبیة حضرت العزت وکذلك الرحمانیة و الرحیمیة وصفت المجازات اظلالا لصفات الحضرت الاحدیة وهذا الصراط المستقیم الذی امرنا لنطلبه و الشرعة التی اوصینا لنرقبها من کریم ذی الفضل المبین۔

ثم لما کان المانع من تحصیل تلك الدرجات الریاء الذی یاکل الحسنات والکبر الذی هو راس السیأت و الضلال الذي یبعد عن طرق السعادات اشار الیٰ دواء هذه العلل المهلکات رحمة منه علی الضعفاء المستعدین للخطیات وترحما علی السالکین۔ فامران یقول الناس ایاك نعبد لیستخلصوا من مرض الریاء و امران یقولوا ایاك نستعین لیستخلصوا من مرض الکبر و الخیلاء و امران یقولوا اهدنا لیستخلصوا من الضلالات و الاهواء فقوله ایاك نعبد حث علی تحصیل الخلوص و العبودیة التامة وقوله ایاك نستعین اشارة الیٰ طلب القوة و الثبات و الاستقامة وقوله اهدنا الصراط اشارة الیٰ طلب علم من عنده وهدایة من لدنه لطفا منه علی وجه الکرامة فحاصل الآیات ان امر السلوك لا یتم ابدًا ولا یکون وسیلة للنجات الا بعد کمال الاخلاص وکمال الجهد وکمال فهم الهدایات بل کل خادم لا یکون صالحا للخدمات الا بعد تحقق هذه الصفات۔

مثلا ان کان خادم مخلصا و موصوفا باوصاف الامانة والخلوص والعفة ولکن کان من الکسالی والوانین القاعدین وکالضجعة النومة لا من اهل السعی والجهد والجد والقوة فلا شک انه کلّ علی مولاه ولا یستطیع ان یتبع هداه ویکون من المطاوعین۔ وخادم آخر مخلص امین۔ ومع ذالک مجاهد ولیس یقاعد کالآخرین ولکنه جهول لا یفهم هدایات مخدومه ویخطی ذات مرار کالضالین۔ فمن جهله ربما یجترء علی الممنوعات ویوقع نفسه فی المخاطرات والمحظورات ویبعد عن مرضات المولیٰ من جهل جاذب من الجهلات وربما یضیع نفائس المولیٰ ودرره وجواهره من کمال جهله وحمقه وسوء فهمه ویضع الاشیاء فی غیر محلها من زیغ وهمه فهذا الخادم ایضا لا یستطیع ان یستحصل مرضات المخدوم ویسقطه جهله کلّ مرة عن اعین مولاه فیبکی کالموقوم وکذلک یعیش دائما کالملعون الملوم ولا یکون من المحمود حین بل یراه المولی کالمنحوس الذی لا یاتی بخیر فی سیر ویخرب بقعته ورحاله واموالہ فی کل حین۔

واما الخادم المبارک والعبد المتبرک الذی یرضی مولاه ولا یترک نکتة من هداه ویسمع مرحباه فهو الذی یجمع فی نفسه هٰذه الثلث

سویا ولا یوذی مولاہ بخیانة وجدال ولا یطحطی بکسل اوجهل فیصیر عبدا مرضیا فهذه هی الاشراط الثلثة للذین یسلکون سبل ربهم مسترشدین۔ وفی ایاك نعبد اشارة الی الشرط الاول والی الشرط الثانی فی ایاک نستعین والی الثالث فی اهدنا الصراط فطوبیٰ للذین جمعوا هٰذه الثلث ورجعوا الیٰ ربهم کاملین۔ وتادّبوا مع ربهم بکل الادب وسلکوا بکل شریطة غیر قاصرین۔ فاولئك الذین رضی اللّٰه عنهم ورضوا عنه ودخلوا حظیرة القدس اٰمنین ولما کانت هٰذه الشرائط اهم الامور للذی قصد سبل النور جعلها اللّٰه الحکیم من اجزاء الدعاء لیتدبر السالك کالعقلاء ولیستبین سبیل الخائنین۔

وهذا اٰخر ما اردنا فی هذا الکتاب بفضل رب الارباب
والحمد للّٰه رب العالمین۔ والسلام علیٰ سیّدنا
ورسولنا محمد خاتم النبیین رب امطر
مطر السوء علی مکذبیه واجعلنا
من المنصورین۔

آمین

بقلم احقر العباد من المریدین لحضرت المسیح الموعود والمهدی المسعود العبد المفتقر الی اللّٰه الاحد
غلام محمد الامرتسری عفی عنه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدّین۔ و الصّلوٰۃ والسّلامُ علیٰ سیّد وُلد آدم سیّد الرُّسل والانبیاء۔ اصفی الاصفیاء محمدٌ خاتم النّبیّین وآلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف المفتقر الی اللہ القوی الامین **نورُ الدّین** عصمہ اللہ من الآفات وادخلہ فی زمرۃ الامنین۔ وجعلہ کاسمہ نورالدین۔ انّی قد کنت لمّا رایت المفاسد من اهل الزمان وشاهدت تغیرالادیان۔ ان ارزق رویۃ رجل یجدد هذا الدّین۔ ویرجم الشیاطین وکنت ارجو هذہ المنیۃ لان اللہ قد بشرالمومنین فی کتاب مبین۔ وقال وهو اصدق القائلین۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الّذین من قبلهم[1] الی آخرما قال رب العٰلمین۔ وکذا قال الذی ما ینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یُوحیٰ وهوالصدوق الامین۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان اللہ یبعث فی هذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدّد لها دینها فکنت لرحمتہ من المنتظرین۔ فقصدت لهذہ البغیۃ بیت اللہ مهبط انوارالحق و الیقین۔ فکنت اجوب البراری۔ و اقطع الصحاری واستقری عبدًا من العباد الربّانیّین*

[1] النور : ۵۶

فتوسمتُ فی البقعة المبارکة المکرمة شیخی الشیخ السیّد حسین المهاجر الورع - الزاهد - التقی - وشیخی الشیخ محمد الخزرجی الانصاری - وفی طابة الطیبة تشرفت بلقاء شیخی وسیدی ومولائی الشیخ عبد الغنی المجددی الاحمدی وکلهم کانوا کما اظن من المتقین - جزاهم الله عنی احسن الجزاء آمین یارب العالمین - وهولاءِ الشیوخ رحمهم الله کانوا علیٰ اعلی المراتب من التقویٰ والعلم ولکن لم یکونوا علیٰ اعداء الدّین من القائمین ولا لشبهاتهم مستاصلین - بل فی الزوایا متعبدین - وبمناجات ربهم متخلین -

ومارایت فی العلماء من توجه الی دعوة النصاریٰ - والآریة - والبراهمة - والدهریة - والفلاسفة - والمعتزلة وامثالهم من الفرق المضلین - بل رایت فی الهند ما ینیف علی تسع مأتة الف من الطلبة رفضوا العلوم الدینیة - واختاروا علیها العلوم الانکلیزیة - والالسنة الاوربیة - واتخذوا بطانة من دون المؤمنین *

وازید من سنتین الف الف رسالة طبعت فی مقابلة الاسلام والمسلمین هٰذه المصیبة - وعلیها نسمع المشائخ واتباعهم انهم یقولون ان الدعوة و المناظرات خلاف دیدن اهل الکمال واصحاب الیقین - وعلماءنا الا من شاء الله مایعلمون مایفعل بالدّین واهل الدّین - والمتکلمون منتهی تدقیقاتهم مسئلة امکان کذب الباری (نعوذ بالله) وامتناعه لا لتبکیت الکافرین - وردمکائد المعاندین - ومع هٰذه الشکوی فنشکر مساعی الشیخ الاجل واستاذی الاکمل رحمة الله الهندی المکی والدّکتور وزیرخان رحمهما الله تعالیٰ والسید الامام ابی المنصور الدهلوی والزکی الفطن السید محمد علی الکانفوری والسید اللبیب مصنف

تنزیہ القرآن وامثالھم سلمھم اللہ۔ فشکر اللہ سعیھم وھو خیر الشاکرین۔
لکن جہادھم مع شعبۃ واحدۃ من مخالفی الاسلام ثم ما کان بالآیات السماویۃ والبشارات الالٰھیّۃ۔
وکنت حریصًا علیٰ رؤیۃ رجل ای رجل واحد من افراد الدھر قائم فی المضمار لتائید الدّین۔ وافحام المخاصمین فرجعت الیٰ الوطن وانا کالھائم الولھان اخبط ورق نھاری۔ بعصا تسیاری۔ ومن المتعطشین الطالبین۔
نبینما انتظر النداء من الصّادقین۔
اذجاءتنی بشارۃ من جناب السید الاجل والعالم الحبر الابل مجدّد المائۃ ومھدی الزمان ومسیح الدوران **مؤلف البراھین۔**
فجئتہ لانظر حقیقۃ الحال فتفرست انہ ھو الموعود الحکم العدل وانہ الذی انتدبہ اللہ لتجدید الدّین فقال **لبّیک یا الٰہ العٰلمین۔** فسجدت للہ شکرًا علیٰ ھذہ المنۃ العظیمۃ۔ لک الحمد والشکر والنعمۃ یا ارحم الراحمین۔
ثم اخترت محبتہ واستحسنت بیعتہ حتی غمرتنی رافتہ وغشیتنی مودتہ وصرت فی حبہ من المشغوفین۔ فاثرتہ علی طارفی وتالدی۔ بل علی نفسی واھلی ووالدی واعزتی الاقربین۔ اصبی قلبی علمہ وعرفانہ۔ فشکرًا لمن اتاح لی لقیانہ ومن سعادۃ جدّی انی اثرتہ علی العٰلمین فشمّرت فی خدمتہ تشمیر من لایالوفی میدان من المیادین فالحمد للہ الذی احسن الیّ وھو خیر المحسنین۔

فواللہ مذلاقیتہ زادنی الھدیٰ	وعرفت من تفھیم احمد احمدا

وکم من عویص مشکل غیر واضح | انار علی فصرت منه مسهدا

وما ان راینا مثله بطلاً بدا | وما ان راینا مثله قاتل العدا

واکفره قوم جهول وظالم | وکذبه من کان فظا وملحدا

وهذا علی الاسلام احدی المصائب | یکفر من جاء النبی مؤیّدا

افی القوم تمدح یا مکفّر صادقٍ | الا انّ اهل الحقّ سمّوك مُفنّدا

نبذت هدی العرفان جهلا وبعده | اخذت طریقا قد دعاك الی الرّدا

وانکنت تسعی الیوم فی الارض مفسدًا | فتحرق فی یوم النشور مزودا

ولو قبل اکفار تفکرت ساعة | لعمری هدیت وما ابیت تبددا

قصدت لترضی القوم من سوء نیة | وکان رضی الباری اتم واوکدا

وما فی یدیك لتبعدن مقربًا | اله البرایا قد دناه واحمدا

وقد کنت تقبل صدقه وکتبته | فمثلك کفرا ما رئینا ضفندا

الا انه قد فاق صدقا خواصکم | ودا فارؤس الصائلین وارجدا

اتکفر یا غول البراری مثیله | اتُلعن مقبولا یحب محمّدًا

وتعسًا لکم یا زمر شیخ مزوّر | هلکتم واردا کم وعقّا وافسدا

له کتب السب والشتم حشوها | شریر ویستقری الشرور تعمدا

اضل کثیرا من ضلالات وهمه | وباعد من حق مبین وابعدا

وما ان اری فیه الفضیلة خاصة | نعم فی طریق المفسدین تفردا

یشیع رسالات لبغی شرایه | ولیجلب الحمقی الیها ویرفدا

وما کان لی بغض به وعداوة | وفی الله عادیناه اذ ذم احمدا

فخذ یا الٰهی راس کل معاند ۔۔۔ کاخذك من عادی ولیّا وشدّدا

لتکون ایات لکل مکذب ۔۔۔ حریص علی سبّ مبا هی تحسدا

ویا طالب العرفان خذ ذیل نوره ۔۔۔ ودع کل ذي قول بقول المهتدیٰ

وفی الدّین اسرار وسبل خفیة ۔۔۔ یلاحظها بصر یلاقی اثمدا

و اٰخر دعوانا ان الحمد کله
لربّ رحیم بعث فینا محمّدا

قد تمت هذه القصائد وقد احببنا ان نلحقها ببعض قصائد بلیغة نصیحة من کلام الادیب المفلق السیّد محمد سعید الشامی الطرابلسی سلمه الله تعالیٰ قد نظمها ومدح بها سیدنا ومرشدنا المشار الیه فیها وهجی الفرقة النصرانیة ومن خالفه ۔

خضعتْ لرفعة مجدك العظماء ۔۔۔ و اتتك تسحب ذیلها العلیاء

ورنت الیك مع الوقار وسلمت ۔۔۔ وتفاخرت بمدیحك الشعراء

ولك الامان من الزمان وما علیٰ ۔۔۔ من لاذ فیك من الزمان عناء

قد حُزت فضلا من الٰهك فوق ما ۔۔۔ قد حازه من قبلك الاٰباء

وحویت علما لیس فیه مشارك ۔۔۔ لك فی الانام وللاله عطاء

یامن اذا نزل الوفود ببابه ۔۔۔ اغناهُم عما الیه جاؤا

انت الذی وعد الرسول وجئنا ۔۔۔ وعد به قد صحت الانباءُ

انت الذی ان حل جدب فی الملا ۔۔۔ ودعوت ربك حله الارواءَ

طُوبیٰ لعبد قد رضی بك ملجأً ۔۔۔ اذ لا یخیب ورا احتاه ملاء

طُوبیٰ لقوم انت بیضة ملکهم ۔۔۔ وکذا العصر انت فیه ذکاء

طوبى لدار انت فيها قاطن ... فلقد بدت فى سوحها الزهراء

يا ايّها الحبر الاجل ومن به ... يرجى المراد وتكشف الضراء

انى لارغب ان ارى لك سيّدى ... وجهًا عليه من الجمال رداء

يا واحدًا فى ذاته وصفاته ... قد حققت بوجودك الاشياء

وبك استقامت للعلا اركانه ... وتزينت بمقامك الجوزاء

ايدت دين الحق يا علم الهدى ... وابنت طرقا طمها الجهلاء

ورفعت للاسلام حصنا باذخا ... تفنى الدّهور وما يليه فناء

ونكثت اهل الشرك حتى اصبحوا ... فى غيّهم قد مسهم اقواء

وسللت سيفا للشريعة بينهم ... لما رؤه اكبهم اعباء

مازلت تضرب فيهم حتى انثنوا ... من وقعه فكأنهم اهباء

جاؤا لينتصروا عليك وما دروا ... ان الاله عليك منه لواء

صالوا وراموا ان يفوزوا بالذى ... قصدوا اليه فصدهم اعياء

وتفرقت احزابهم لما رؤا ... اسدا اهصور اكفه عضباء

ما ضرهم لو امنوا اذ جئتهم ... بل كذبوك فخابت الآراء

هيهات ان يصلوا الى ما املوا ... حتى تلين وتنبت الصماء

بئس الذى قصدوا اليه من الردى ... وتنزلت بقلوبهم باساء

ضلوا وقالوا ان عيسى لم يمت ... بل فى السماء واين منه سماء

قد مات عيسى مثل موتة امّه ... والموت حق ليس فيه خفاء

من كان ينكر ذا فليس بمؤمن ... فيما ارى والرب منه براء

ان كان عيسى يا تين بحيد ما | ذاق الحمام فهكذا القد ماء
لا مرحبا بهم ولا اهلا ولا | سهلا ولا حملتهم الغبراء
كلا ولا برحت صبا حامع مسے | مر الدهور تجذ هم حصباء
قوم كانهم الذياب اذا عوت | فاستحوزتها الكلب ورعاء
لا يقربون من الحلال عندهم | ان الحلال طريقة شنعاء
والى الحرام شواخص ابصارهم | ان الحرام لمن يرمه غذاء
يا ايها البحر الذى ما مثله | بحر وما الجميله احصاء
بل ايها الغيث الذى انوائه | فعلت بما لا تفعل الانواء
حياك ربى كلما هبت صبا | نجدٍ وما قد غنت الورقاء

او ما ترنم فى مديحك منشد
خضعت لرفعة مجدك العظماء

السيد محمد سعيد الشامى

ولہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حمد غزير صادق الاذعان | لله رب دائم الغفران
فرد كثير العفو والاحسان | منشے الانام ومنزل الفرقان
اذقد ابيرت دولة الصلبان | من وقع شهم حاذق الطعان
فى الحرب اذيعد وبحدّ سنان | محى المنون وموقد النيران

کاللیث صادف رعلة الضبعان | فی یوم مخمصة علی اسوان
اسد هزبر ثابت الجنان | لم یکترث بکثرة الفرسان
بتل الشکوک بقاطع البرهان | ودلائل قرت بها العینان
حبر امدّ موائد العرفان | واسح ابحرها علی الظمئان
ردع الخصوم بقدرة المنان | یدعون ویلا نکس الاذقان
یا ایها المولی العظیم الشان | هیهات عینی ان تری لک ثان
اذ کنت علما فخر کل زمان | ولقد تناقل فضلک الثقلان
فانعم ودم بالعز والامان | ما هز ریح مید الاغصان

وله رحمه الله تعالیٰ متغزلاً وممتدحاً الجناب المشار الیہ

الا لا ارٰے من احب بعینی | وعدوی اراہ بکرة واصیلا
یالقومی ویالصحبی الحقونی | وادرکونی فقد غدوت قتیلا
من لحاظ راشقات بقلبی | اسهمًا عنه لا تری تحویلا
وخدود اینع الشقیق علیها | ورضاب مزاجه زنجبیلا
ظبیة من قادیان سبتنی | اذ رنت رنوة وطرفا کحیلا
حبذا قدها اذا یتثنی | کتثنی الغصون ذُلّلت تذلیلا
ما الشمس عندی ولا البدر فاعلم | فی حلاها ارٰے لها تمثیلا
کلا ولست فی الجنان براض | بسواها ان اراها بدیلا
ولقد ارانی بعد ما کنت لیثا | مصمئلا عمثهلا خنشلیلا
یرهب الاحمس المدجج صوتی | وبعینی یری العزیز ذلیلا

وابن اوی یدعو علی العویلا	تسحب النملة یا فدیتك جسمی
فی هواها لاصبرن جمیلا	غیر انی و ان جننت غراما
قد تخطت تلاثغا و سهولا	نصب الهمام الذی الیه المطایا
من لعیسی المسیح اضحی مثیلا	خیر عبد براه اشرف قوم

ان یرانی و یکشف مابی
عن قریب قبل انوی الرحیلا

وقال رحمه الله تعالیٰ مقرظاً علیٰ هذا الکتاب المبارك وما دحا للجناب الاقدس نفع الله به المسلمین۔

وحوی من النظم البدیع طروسا	کتاب حکی زهر الربیع نضارة
عن ان یکون له الحبیب جلیسا	یغنی الادیب فکاهة ومسرة
تدع اللیال اذا دجین شموسا	قد صاغه الحبر الذی انواره
کالشام حیث اقام فیها عیسیٰ	لله در القادیان فانها
وتقدست ارجائها تقدیسا	بلد بها غیث المواهب قد همی
جیلا حباه ربه الناموسا	فکانما هی ایلیاء اذ حوت
فوه الزمان ولا یری تدلیسا	قرم تقاصر عن ثناء خصاله

بحر تلاطم بالمعارف موجه
شهم علا رتب الکمال عروسا

وَقَالَ مُقرظاً علیہ اَیضاً

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبّ العَالمین۔ وصلی اللہ علیٰ سیّد المُرسَلِین۔ امّا بعد۔ فانی قد سرحت طرفی فی مضمار حلبۃ البیان۔ و اجلت قداح فکری فی حدیقۃ بستان الاذھان۔ اعنی العجالۃ التی ابتکرھا نتیجۃ افکار الزمان۔ ومحط رجال العرفان۔ نابغۃ دھرہٖ۔ وسحبان قطرہٖ۔ سیدنا ومرشدنا مسیح الزمان۔ مرکز العزّ و الامان۔ الشیخ العالم العلامۃ۔ الحبر الفاضل الجھبذ الفھامۃ۔ سمی من انزل علیہ الفرقان۔ سید ولد عدنان۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ احمد الفعال والخصال۔ ادامَ اللہ علیہ سوابغ الاجلال۔ ومنابع الافضال ولازال مرفوع الجناب مقبل الاعتاب فوجدتھا القدح المعلّی۔ والدرۃ الیتیمۃ۔ والرّوضۃ الاریضۃ والحدیقۃ المثمرۃ۔ وکیف لا وموجدھا حبر یشار الیہ بالانامل۔ وبحر لیس لہ من ساحل۔ فکانما قد عنیتہ بقولی اذ کان بہ احریٰ و بسرہٖ ادریٰ۔

ھیھات یوجد فی الزمان نظیرہٖ	ولقد حلفت بانہ لا یوجد
باللہ رب الراقصات الیٰ منا	والقائمین ظلامھم یتھجدوا

فللّٰہِ درّہ ولا فض فوہ ولاعدمہ بنوہ اذ قد احسن واجاد و بالغ فیما بہ افادہٗ

تمّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي اطلع شموس الهداية فی قلوب اهل العرفان و اطمع نفوس اهل الغواية فی ورود منهل الغُفران۔ و انبع ينابيع المكارم ليرد على زلالها كل ظمآن۔ ورفع منابر التقديس و التحميد وخفض اعلام البُهتان۔ والصّلوة والسّلام على سيّد وُلدِ عدنان سيّدنا و نبيّنا محمدٍ الذي اتى بالبيان۔ وعلىٰ اٰله و اصحابه وازواجه فی كُلّ وقت واوان۔ امّا بعد فيقول اسير ذنبه وفقير عفو ربه المنان محمد الطرابلسی الشامی الشهير بحميدان۔ اننی لما دخلت الهند وبلدة قاديان۔ واجتمعت بحبرها بل وحبر جميع البلدان۔ مولانا وسيّدنا الشيخ **ميرزا غلام احمد** صاحب الوقت ومسيح الزمان واطلعت على هذا الكتاب فاذا الكتاب اذا ما لمحته استملحته وانی اراه قد انتضی الحجج لازعاج المخالفين وافحام المخاصمين ذو العوج اعطى كل ذی سهم سهمه وما اخطاء سهمه يدعو الضالين الى الصلاح وما يدع نكتة من لوازم الفلاح وجب على المسلمين اطاعة امره وقد اشرب قلبی انه من الصّادقين والله حسيب وهو يعلم سر الناس وجهرهم ويعلم ما فی السّمٰوات والارضين واٰخر دعوانا

ان الحمد لله رب العالمين

رؤیا غریبہ

اعلموا انی قمت فی عجز اللیل علی العادة لصلوة الفجر ثم بعد ادائہا غلبتنی عینی بالنوم فرأیت کأن مرشدنا رحمہ اللہ تعالیٰ قد صنع طعاماً کثیرا فاخرا ودعا الیہ جما غفیرا من الخلق من بلاد مختلفة عرباً وعجماً ثم بسط سفراً وموائد عدیدة وجلس علیہا اولئك القوم عشرة عشرة وانا معہم فی اخرہم فاکلوا وقاموا وبقیت منفردا فداخلنی الخجل وقمت غیر شبع فنظرت عن یمینی مکانا مملوا من المرق فصرت اغب منہ حتی اکتفیت ثم انتہیت وانتہی الناس الی مکان المذکور وقد فرش بانواع الفرش النفیسة فجلسوا بحسب مراتبہم وفیہم العلماء والامراء وغیرہم فقام رجل منہم یعظ الناس علی طریقة الفقہاء الحنفیة وکانہ نسب قولا الی الاولیاء فقال احد اہل المحفل لعن اللہ آباء الاولیاء ان کانوا یقولون بھذا فقلت لا بل اباك لم تکذب اولیاء اللہ وجری ذکر الامام الجوہری فسبہ رجل منہم فغضبت علیہ وقلت اتشتم امام الدنیا فی اللغات العربیة ولا تخاف من اللہ تعالیٰ ورایت کان المذکور ایدہ اللہ تعالیٰ قد اخذ بیدی وسلك بی منفردا طریقا مستقیما محفوفا بالازھار والاشجار وقال لی انی قد اردت الاقامة اما فی الشام او فی امرتسر فما رایک فی ھذا فقلت لہ ان رأیی ان تقیم فی الشام فانہا ارض اللہ ومعقل المسلمین وبہا تتاھل وتبنی لك بیتا وتتخذ بستانا وارضا وان اقمت معی فی مکانی حیث ذکرت لك فانہ احسن اتکفل لك بجمیع ذلك فقال لی انشاء اللہ افعل ما اشرت بہ ورایت کان قد جیٔ برجل مدید القامة اصہب الوجہ واللحیة فی ثیاب رثة وھیأة قبیحة کانہ یراد قتلہ ثم ھببت من رقدتی متعجبا من ذلك واظنہ خیرا واقبالا للمذکور وامنا لہ من نوائب الزمان ھذا ما رایتہ وعبرتہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب۔

السیّد محمد سعید الشامی

اتمام الحجة على المكفّرين من العلماء والمشائخ كلهم اجمعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فاني قد سمعت انكم ايّها الاخوان كفّرتموني وكذّبتموني
وحسبتموني مفتريًا وناضلتموني حتى نُثِلت الكنائن وتبين الحق وظهر الامر الكائن ولكن
ما ركدت زعازعكم وما اخذتكم هيبة الحق بل جزتم عن القصد جدا وحسبتم الحق شيئًا
ادا وكنتم على قولكم من المصرّين فلما ارتبتم فى امري وصرتم قرين الخناس ونجي الوسواس
توجّست ما هجس فى افكاركم وفطنت لما بطن من استنكاركم فصنفت كتبا قد حسن ترتيبها
وصفف نوج تعاجيبها وجمعت على التحقيق صفاء الدرر وسكر الرحيق وقنوء المحقيق وكان
فيها ازعاج اوهام المتوهمين- وعلاج نزغات الشياطين واصلاح نزوات المفسدين و
بيان اعنات الباغين ومعانات الطاغين ومعادات العادين وحيل المحتالين وسطوة
الجابرين وكيد الكائدين- مع كثير من الدلايل والبراهين- وكانت اسماءها فتح الاسلام
وتوضيح المرام وازالة الاوهام ومرآة كمالات الاسلام ولكنكم ما رايتم وتعاميتم و
كفرتم داعي الله وعصيتم وكنتم قومًا عادين- واصررتم على انكاركم حتى انتهى امركم
الى تكفير المسلمين ولعن المؤمنين وكذبتم اسرارًا لم تحيطوا بها وعنفتموني على
ما لم تعلموا حقيقته وكنتم تضحكون عليّ مرتاحين- وكم من دلو ادليتها الى انهاركم
لعلي اجد قطرة من علمكم واخباركم ولكنها لم ترجع ببلة ولم تجتلب نقع غلة وما
زادني سئلي منكم غير ياس وقنوط ودُرخمين- فاسترجعت على انقراض العلم ودروسه
وافول اقماره وشموسه وذرفت عيناى على حال قوم فيه تلك العلماء الذين هم
محروق العظم والمبعدون من اسرار الدّين- ومعذلك وجدت كل واحد منكم
سادرا في غلوائه وسادلًا ثوب خيلائه ومفارقًا من ارجاء حيائه ومن الاكابر
المفسدين فلما انسرت جلباب خفركم واماطت جذبات النفس خضراء قفركم

وتواترت ريح دفركم- فهمت ان النصح لا يأخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما
لا ينفع المتمردين- فتاوهت أهة الثكلان وعيناي تهملان ودعوت الله اياما سجدا او
قياما وخررت امام حضرته واسنطرحت بين يديه مبتغيا اليه اذيال وسيلته ورفعت
صرخي كحقيرة المتالمين-

فرئ الله برحائي واعتداء اعدائي وقلة اخلائي وبشرني بفتوحات وآيات و
كرامات ومن علي بتائيده المبين- فمنها ما وعدني ربي في عشيرتي الاقربين- انهم
كانوا يكذبون بآيات الله وكانوا بها يستهزؤن ويكفرون بالله ورسوله وقالوا لا حاجة لنا
الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسوله خاتم النبيين وقالوا لا نتقبل آية حتى يرينا الله
آية في انفسنا وانا لا نومن بالفرقان ولا نعلم ما الرسالة وما الايمان وانا من الكافرين
فدعوت ربي بالتضرع والابتهال ومددت اليه ايدي السوال فالهمني ربي وقال
ساريهم آيةً من انفسهم واخبرني وقال انني ساجعل بنتا من بناتهم آية لهم-
فسماها وقال انها سيجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلث سنة من يوم النكاح
ثم نردها اليك بعد موتهما ولا يكون احدهما من العاصمين وقال انا رادوها اليك
لا تبديل لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد فقد ظهر احد وعديه ومات ابوها في
وقت موعود فكونوا لوعده الآخر من المنتظرين فتاملوا في هذا تامل المنتقد وانظروا
بالمصباح المتقد هل هو فعل الله تعالى او كيد المفترين- وهل يجوز ان يستجيب الله
دعاء ملحد كافر كما يستجيب دعاء المقبولين- وكيف يخفى امر رجل يميت الله لاجل
اعزازه واجلاله رجلين ويجعله في انباء الغيبية من الصادقين ان الله لا يظهر
على غيبه احداً الا من ارتضى من رسول الذي ارسله لاصلاح الخلق في زي
الانبياء والمحدثين- **ومنها** ما وعدني ربي واستجاب دعائي في رجل مفسد
عدو الله ورسوله المسمى ليكهرام الفشاوري واخبرني انه من الهالكين- انه

کان یسب نبی اللہ ویتکلم في شانه بکلمات خبیثة قد عوت علیه فبشرني ربي بموته فی ست سنة ان في ذلك لاٰیة للطالبین۔

ومنها ما وعدنی ربي اذ جادلنی رجل من المتنصرین الذي اسمه عبداللہ اٰتھم الجنڈیسری انه کان اراد ان یشدّ جبائر الحیل علیٰ دین النصاری ویواری سوأته فصال علی الاسلام وکان من المتشددین۔ وباحثنی في حلقةٍ مغتصة بالانام مختصة بالزحام وزخرف مکائدہ لارضاء الکافرین۔ فثنیت الیه عناني وابثثتهٗ من معارف بیاني وجعلته من المفحمین۔

فما وجم من قلة الحیاء وکان یجمح فی جھلاته ویسدر في الغلواء وامتدت المباحثة الی نصف الشھر وکنا نغدوا الیه بعد صلوة الفجر ونرجع فی وقت الھجیر عند اشتد ادحر الظھیرة وترکنا الاستراحة کالمجاھدین۔ فبینما انا في فکر لاجل ظفر الاسلام وافحام اللیام فاذا بشرني ربي بعد دعوتی بموته الی خمسة عشر اشھر من یوم خاتمة البحث فاستیقظت وکنت من المطمئنین ثم جئناہ واجتمعت الحلقة وحضر الخاص والعام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثت ان قعدت وانبأت من کل ما اخبرت من رب الارباب واملیته فی الکتاب ثم ارتحلت من دار غربتی وحسبت ذلك البحث افضل قربتی وحسبت ذلك النبأ نعمة من نعماء رب العٰلمین۔ فتفکروا یا فاکم اللہ ولا تعجلوا في تکفیری ولا تسبوا ولا تقذفوا وان کنتم فی شك فانتظروا ھذہ الانباء المذکورة فانھا معیار لصدقي وکذبي وان لم تنتھوا فقد تمت علیکم حجة اللہ وحجتی ولن تضروني شیئًا وستسئلون عند مالك یوم الدین وان تتوبوا وتتقوا فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۲ واسم بعلھا سلطان محمد ابن محمد بیك ومحمد بیك ابن نظام الدین واسم عم بعلھا محمود بیك وھم سکان قریة المسماة فتی فی ضلع لاھور واسم ابیھا مرزا احمد بیك، توفی بعد الھاٰی ھذا فی میعاد الالھام واما بعلھا سلطان محمد فحی وبقی من میعاد موته قریبًا من السنة ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت

۱۳۱۰ھ